THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday the April 29, 2025
(349th Session)
Volume V, No.04
(Nos. 01-04)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume V	SP.V (04)/2025
No.04	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Leave of Absence 2
3. Further discussion on Motion under Rule 218 on the issue pertaining to rising escalation between India and Pakistan apropos to Pahalgam attack in the Indian Illegally Occupied Jammu & Kashmir (IIOJK), on 22nd April, 2025 . 4
    - Senator Palwasha Mohammed Zai Khan 4
    - Senator Raja Nasir Abbas 7
    - Senator Nasir Mehmood 11
    - Senator Danesh Kumar 13
    - Senator Kamil Ali Agha 16
    - Senator Gurdeep Singh 18
    - Senator Sarmad Ali 21
    - Senator Saifullah Abro 25
4. Presentation of Report of the Standing Committee on Foreign Affairs on [The Biological and Toxin Weapons Convention (Implementation) Bill, 2025]33
5. Presentation of Report of the Functional Committee on Human Rights on [The National Commission for Minorities Rights Bill, 2025] 34
6. Consideration and Passage of The Biological and Toxin Weapons Convention (Implementation) Bill, 2025... 35
7. Consideration and Passage of [The National Commission for Minorities Rights Bill, 2025]... 38
8. Continued Further Discussion on the Motion under Rule 218 41
    - Senator Dost Muhammad Khan..41
    - Senator Afnan Ullah Khan...47
    - Senator Ahmed Khan 51
    - Senator Mohammad Abdul Qadir 53
    - Senator Shahzaib Durrani 55
    - Senator Aon Abbas 58
    - Senator Nadeem Ahmed Bhutto...61
    - Senator Hidayatullah Khan 63
    - Senator Masroor Ahsan 65
    - Senator Abdul Shakoor Khan..67
    - Senator Bilal Ahmed Khan 69
    - Senator Saleem Mandviwalla 72
    - Senator Mohammad Humayun Mohmand 75
    - Senator Shahadat Awan 79

- Senator Zeeshan Khan Zada..80
- Dr. Tariq Fazal Chaudhry, Minister for Parliamentary Affairs 82
- Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House..................84

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, the April 29, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten minutes past three in the evening with Mr. Acting Chairman (Senator Syedaal Khan) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ
حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَ
يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ
يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾

ترجمہ: اس کے آگے اور پیچھے اللہ کے محافظ ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اللہ اس (نعمت) کو جو کسی قوم کو (حاصل) ہے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو خود نہ بدلے اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر وہ پھر نہیں سکتی اور اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ اور وہی تو ہے جو تم کو ڈرانے اور امید دلانے کے لیے بجلی دکھاتا اور بھاری بھاری بادل پیدا کرتا ہے۔ اور رعد اور فرشتے سب اس کے خوف سے اس کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے اور وہ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور وہ تو بڑی قوت والا ہے۔

سورۃ الرعد (آیت نمبر ۱۱ تا ۱۳)

جناب قائم مقام چیئر مین: جزاک اللہ۔ پہلے چھٹی کی درخواستیں لیتے ہیں۔

Leave of Absence

جناب قائم مقام چیئر مین: سینیٹر ضمیر حسین گھمرو صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 346 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 14, 17 and 21 فروری اور 347 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 6 and 11 مارچ اور حالیہ اجلاس میں 28 and 29 اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئر مین: سینیٹر راجہ ناصر عباس صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر گزشتہ 346ویں اجلاس کے دوران مورخہ 18 and 21 فروری اور 347ویں اجلاس کے دوران مورخہ 11مارچ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئر مین: سینیٹر سید علی ظفر صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر گزشتہ 346ویں اجلاس کے دوران مورخہ 21فروری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئر مین: سینیٹر محمد اسلم ابڑو صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر گزشتہ 346ویں اجلاس کے دوران مورخہ 21فروری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئر مین: سینیٹر لیاقت خان ترکئی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر گزشتہ 346ویں اجلاس کے دوران مورخہ 18اور 21فروری اور اور 347ویں اجلاس کے دوران

مورخہ 6 مارچ اور 348ویں اجلاس اور حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب نے بعض ملکی اور سرکاری مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 347ویں اجلاس کے دوران مورخہ 8اور 11مارچ اور حالیہ اجلاس کے دوران مورخہ 22اور 28اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر زرقا سہروردی تیمور صاحبہ نے ناسازی طبیعت کی بنیاد پر گزشتہ 347ویں اجلاس کے دوران مورخہ 6مارچ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز صاحب نے ناسازی طبیعت کی بنیاد پر مورخہ 22اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر پرویز رشید صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 347ویں اجلاس کے دوران مورخہ 6اور 8مارچ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: کل دونوں اطراف کی consensus سے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جن ممبران نے resolution پر بات کرنی ہے وہ آج اپنی تقاریر کو ختم کریں گے۔ اس حوالے سے اجلاس کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! وزیر برائے قانون و انصاف، وزیر برائے پارلیمانی امور اور پارلیمانی لیڈرز بھی تشریف رکھتے ہیں۔ کافی عرصے سے سینیٹ کا اجلاس

بڑے time پر شروع ہوتا تھا۔ تین بجے، چار بجے یا دن 11 بجے کا وقت مقرر ہوتا تھا تو بالکل اسی وقت اجلاس شروع ہوتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اس tradition کو ہمیں لے کر چلنا چاہیے۔ ابھی خود بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ کوئی آیا ہے یا نہیں آیا ہے۔ جس طرح قومی اسمبلی کا اجلاس ایک ایک اور دو دو گھنٹے تاخیر سے شروع ہوتا ہے۔ ہمارے اس ہاؤس کی ایک tradition تھی تو اسی کو برقرار رہنا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ وہ tradition برقرار رہے۔ سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان صاحبہ۔

Further discussion on Motion under Rule 218 on the issue pertaining to rising escalation between India and Pakistan apropos to Pahalgam attack in the Indian Illegally Occupied Jammu & Kashmir (IIOJK), on 22nd April, 2025

Senator Palwasha Mohammed Zai Khan

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: شکریہ، جناب چیئرمین! ویسے تو میرے والد صاحب کا انتقال ہوا ہے اور میں تقریریں نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن یہ دھرتی ہماری ماں ہے اور جب ماں کی طرف کوئی اپنا ہاتھ بڑھائے تو پھر کوئی غم اور سوگ پیچھے ڈال دینا چاہیے۔ لہٰذا، اس موقع کی مناسبت سے سب سے پہلے آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کی اجازت دی۔ جناب چیئرمین! اللہ تعالیٰ مسبّب الاسباب ہے اور وہ تمام ایسے اسباب پیدا کرنے پر قادر ہے کہ تمام دنیا میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو لیکن حالات اور واقعات سے ایسا لگ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ اسباب پیدا کر رہا ہے کہ اس برصغیر پاک و ہند میں پاکستانی مسلمانوں کی حکومت ان شاء اللہ قائم ہوگی۔ یہ اسباب وہاں کے Dracula نریندر مودی کے ہاتھوں پیدا کروا رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! اس بات میں کوئی دو رائے نہیں کہ اس وقت مودی اور نیتن یاہو کا آپس میں گٹھ جوڑ ہے۔ اگر کوئی شیطانی قوت اپنی پوری شیطانیت کے ساتھ مودی کے ساتھ کھڑی ہے تو وہ اسرائیل ہے۔ یہ پہلی مرتبہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور میں اس وقت کے اسرائیلی وزیر اعظم نے ہمارے ایٹمی تنصیبات کو نشانہ بنوانے کی ایک ناپاک سازش کی جس میں اس کا پورا ساتھ اس وقت کی بھارتی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے دیا۔

اس کے جواب میں یہاں سے اس کو جو reaction ملا تو پھر ان کی جرات نہیں ہو سکی لیکن ان کے طیارے اس وقت جام پور ائیر بیس پر پہنچ چکے تھے۔

جناب چیئرمین! اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ بھارت کی یہ دشمنی پاکستان سے یا پاکستانیوں سے نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور اسلام سے ہے۔ ان دونوں فرعونوں کے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ کسی کے ہاتھ غزہ کے مسلمانوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں اور مودی کے ہاتھ کشمیریوں اور انڈیا کے باقی مسلمانوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ ایک گجرات کا قاتل ہے اور دوسرا غزہ کے مسلمانوں کا قاتل ہے۔ جناب چیئرمین! لیکن ان کا میڈیا بار بار کہتا ہے کہ ان کے ساتھ وہ سلوک کرو جو کہ حماس کے ساتھ یا جو غزہ کے مسلمانوں کے ساتھ ہوا ہے۔ سینیٹ آف پاکستان کی طرف سے ان کو یہ پیغام جانا چاہیے کہ اگر کوئی ہاتھ اس طرف بڑھتا ہے تو پھر دہلی کا لال قلعہ جو ان کی طاقت کی علامت ہے۔ اس کی فصیلوں نے بھی پھر اس طرح کا کشت و خون نہیں دیکھا ہوگا جو وہاں پر برپا ہوگا اور جس کی تباہی اس نے صدیوں سے نہیں دیکھی ہوگی۔ صدیوں تک اس کی فصیلیں گواہ رہیں گی۔ جناب چیئرمین! Hugo Chavez نے اپنے سے ایک بڑے دشمن کو مخاطب کرکے کہا تھا کہ ہمارے پاس بندوقیں بھی ہیں، ہاتھ بھی ہیں، درخت بھی ہیں اور اگر دشمن نے حملہ کرنے کی کوئی کوشش کی تو ہم ان کی لاشوں کو اپنے درختوں پر لٹکائیں گے۔ جناب چیئرمین! آج ہماری طرف سے بھی یہی پیغام انہی الفاظ میں بھارت کے ان لوگوں کو جو یہاں پر اپنے ناپاک عزائم آزمانا چاہتے ہیں ان تک جانا چاہیے۔ لیکن یہاں پر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہماری بھارتی عوام سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ بھارتی عوام کی ایک بڑی تعداد مودی کے خلاف ہے۔ مودی کے پالیسیوں کے خلاف احتجاج کر رہی ہے۔ اگر یہ پاکستان کو غزہ سمجھتے ہیں تو مودی کو یہ باور کروا دینا چاہیے یہ غزہ، عراق اور لیبیا نہیں ہے بلکہ ایک ایٹمی طاقت ہے۔ مودی اور اس کے بغل بچے نیتن یاہو کو بھی پتا ہونا چاہیے کہ وہاں پر بھی جہاں غزہ کے مسلمانوں کے پاس لڑنے کے لیے کچھ نہیں ہے، پیٹ بھوکے ہیں وہاں پر بھی ان کے مجاہدین کے آگے ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے تو خدا کا شکر ہے کہ ہمارے پیٹ بھی بھرے ہوئے ہیں، ہمارے ہاتھ بھی مضبوط ہیں، یہاں کسی نے چوڑیاں نہیں پہنیں بلکہ یہاں پر عورتوں نے بھی چوڑیاں نہیں پہنیں ہیں۔ اس سینیٹ میں جو عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں انہوں نے چوڑیاں نہیں پہنیں ہیں۔ جناب چیئرمین! اگر یہ ایک اینٹ ماریں گے تو پتھروں سے ایسی بارش ہوگی کہ یہ تہس نہس ہو

جائیں گے اور جو ہاتھ اس طرف بڑھے گا وہ کاٹ دیا جائے گا۔ جو پاؤں اس دھرتی پر قدم رکھنے کی جسارت کرے گا وہ بھی کاٹ دیا جائے گا۔ جو آنکھ اس طرف میلی نگاہ ڈالے گی وہ بھی پھوڑ دی جائے گی۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ مودی کے ٹاؤٹ اور شاید یہ غیر پارلیمانی لفظ ہے، بعد میں اس کو بے شک expunge کر دیں۔ مودی کے کتورے جو ہماری قوم اور افواج کو وہاں سے studio میں بیٹھ کر چلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم پنجاب کے دیہات سے اور راولپنڈی سے چیخوں کی آوازیں سننا چاہتے ہیں۔ تو سب سے پہلے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ لاشیں شہیدوں کی چاہے پختونخوا میں جائیں، چاہے سندھ میں جائیں، چاہے بلوچستان میں جائیں وہاں پر کوئی ماتم نہیں کرتا۔ وہاں پر لوگ مبارک لیتے ہیں۔ تو یہ کس سے لڑ رہے ہیں؟ جب ان کو پتا نہیں ہے کہ شہادت کیا ہے اور جس ملک پر یہ حملہ کرنے آ رہے ہیں وہاں پر تو لوگ مرنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔ یہ کیا جنگ لڑیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میرے سامنے بڑی لمبی لسٹ پڑی ہے۔ اگر آپ پانچ منٹ تک بات کر لیں تو بہتر رہے گا۔

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: جناب چیئرمین! مجھے صرف دو منٹ مزید دے دیں۔ میں نے کل سارا دن انتظار کیا تھا۔ جناب چیئرمین! ڈھولک کی تاپ اور جنگی گھوڑوں کی ٹاپ ہوتی ہے اس میں بڑے فرق ہوتا ہے۔ جو سو سو کروڑ کی فلمیں بناتے ہیں، انہیں پتا ہونا چاہیے کہ رقص و سرور کی محفل اور میدان جنگ میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ جس فوج کے بل بوتے پر اتنی بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں اور پاکستان کو دھمکاتے ہیں تو یہ پتا ہونا چاہیے کہ اس فوج میں تقسیم ہے۔ اس فوج کا کوئی سکھ سپاہی، کوئی سکھ فوجی پاکستان پر حملہ کرنے کو تیار نہیں ہے۔ پاکستان سے جنگ کرنے کو تیار نہیں ہے کیونکہ ان کے لیے یہ گرونانک کی دھرتی ہے، ان کے لیے یہ پاک دھرتی ہے۔ اس دھرتی کے چپے چپے پر گرونانک کے قدم پڑے ہیں۔ یہاں اس ہاؤس کو سکھوں کے لیڈر، ہرپتونت سنگھ پنوں کی جرأت کو سلام پیش کرنا چاہیے جنہوں نے کہا ہے کہ بھارتی پنجاب سے وہ کوئی بھارتی فوج، اس طرف نہیں آنے دیں گے۔ یہ ہمیں دھمکی دیتے ہیں کہ ہماری لاشیں بچھائیں گے تو ان کو پتا ہونا چاہیے کہ فوج صرف چھ سات لاکھ نہیں ہے۔ یہاں پچیس کروڑ لوگ وقت آنے پر فوج کے ساتھ ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ، سپاہی بنیں گے۔

جناب! میں اپنی بات ختم کرتے ہوئے کہتی ہوں کہ بھٹو صاحب نے کہا تھا کہ ہم ہزار سال جنگ کریں گے، بلاول صاحب نے بھی انہی کی بات کو repeat کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہاں پانی نہیں بہے گا تو دریاؤں میں خون بہے گا۔ میں صرف یہ کہوں گی کہ وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب بابری مسجد کی بنیاد میں پہلی اینٹ، پنڈی سے ایک عام سپاہی لگائے گا۔ اس میں پہلی اذان پاکستان کا سپہ سالار، عاصم منیر دے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر راجہ ناصر عباس صاحب۔

Senator Raja Nasir Abbas

سینیٹر راجہ ناصر عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے (عربی)۔ پاکستان strategically بہت اہم جگہ پر واقع ہے۔ اس کی بہت اہمیت ہے۔ اربوں انسانوں کی connectivity کا hub ہے۔ ایک چوک اور چوراہے کی طرح ہے۔ اس کی strategic location کی جہاں اس کے لیے بہت زیادہ فرصتیں ہیں، opportunities ہیں، وہیں اس کے لیے threats بھی ہیں۔ Threats کے حوالے سے ہمارے پاس facts موجود ہیں، اس کے لیے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہے کہ پاکستان دو نیم ہوا، اندرونی جنگ پاکستان کے اندر آچکی ہے، پاکستان کے borders بھی محفوظ نہیں ہیں تو عقل مند قومیں، باشعور قومیں، strategic thinking رکھنے والے افراد اور لیڈرشپ اور strategic decision making کرنے والے افراد اور لیڈرشپ ان threats کو opportunities میں بدلتے ہیں۔

پاکستان نے گزشتہ کئی دہائیوں میں ایسے فیصلے کیے جو پاکستان کی قومی سلامتی کے بھی خلاف تھے اور پاکستان کے قومی مفادات کے بھی خلاف تھے۔ ان میں سے ایک امریکی مفادات کی خاطر، امریکہ کی security کی خاطر، ہمارے حکمرانوں کے فیصلے war against terror کے front man کے طور، ہمارے وزیر دفاع صاحب نے فرمایا کہ ہم تیس سال تک امریکہ کی خاطر یہاں پر دہشت گرد پالتے رہے اور ہم نے یہ کارروائیاں کی ہیں۔ انہوں نے یہ کہہ کر پاکستان کو charge sheet کیا ہے کہ ہم تیس سال تک ایسا کرتے رہے، ہمارا وزیر دفاع کہہ رہا ہے، کن حالات کے اندر، جب اپنے ملک کے اندر اسّی ہزار سے زیادہ جنازے اٹھائے ہیں۔ گویا ہماری

policies غلط تھیں۔ ان policies کے جو نقصانات ہیں، after shocks ہیں، ہم آج تک بھگت رہے ہیں۔

اب بھی پاکستان کا دشمن step by step آگے بڑھ رہا ہے، آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا ہے۔ وہ ہمیں isolate اور تنہا کرنا چاہتا ہے، اس کے بعد ہمارے پاکستان کے وجود کو مٹانا چاہتا ہے۔ آپ اس کی خارجہ پالیسی دیکھ لیں حتیٰ کہ وہ راضی نہیں ہے کہ اس کے کرکٹ کے کھلاڑی پاکستان میں آئیں اور کرکٹ کھیلیں۔ وہ پاکستان کو ہر جگہ تنہا کرنا چاہتا ہے۔ آپ economically دیکھ لیں، socially دیکھ لیں، ہر لحاظ سے دیکھ لیں۔ اس نے ہمارے خلاف کئی طرح کی جنگ شروع کی۔ وہ دہشت گردوں کو بھی support کرتا ہے، media war بھی کر رہا ہے، نفسیاتی جنگ بھی لڑ رہا ہے، cognitive war بھی کر رہا ہے۔ ہمارے اذہان کو تسخیر کرکے، انہیں اپنا سپاہی بنا رہا ہے۔ مقابلے میں ہم کیا کر رہے ہیں؟ PECA ایکٹ لا رہے ہیں۔ ہم اپنے میڈیا کا گلا گھونٹ رہے ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ اپنے لوگوں کو اکٹھا کرے، وہ انہیں انتہا پسندی کی طرف لے کر جاتا ہے، مسلمانوں کو بھی نقصان پہنچا رہا ہے۔ وہ پاپولر گورنمنٹ بنا رہا ہے، وہاں کا سسٹم اپنے پاپولر لیڈرشپ کو سنبھال رہا ہے جبکہ ہم پاکستان کے اندر کیا کر رہے ہیں؟

مودی کی خارجہ پالیسی دنیا کے سامنے ہے کہ کس کس ملک نے اس کی حمایت کی ہے اور اس کا ساتھ دینے کی کوشش کی ہے۔ اس کے مقابلے میں ہم کہاں کھڑے ہیں؟ ہماری فارن پالیسی کدھر ہے؟ ہماری diplomacy کدھر ہے؟ ہماری media war کدھر ہے؟ یہ پارلیمنٹ ہے، ہم یہاں بیٹھے ہیں، یہاں وزیر دفاع کو آنا چاہیے تھا، ہمیں حقائق بتلانے چاہیے تھے کہ کیا صورت حال ہے تاکہ ہم اپنے وطن کو defend کر سکیں۔ ہم جو باتیں لیں، میڈیا سے لیں؟ یہ پارلیمنٹ کس لیے ہے؟ سیکرٹری دفاع کو آنا چاہیے تھا۔ حکومت کے باقی لوگوں کو آنا چاہیے تھا۔ دیکھیں، دشمن کے مقابلے میں قوم کا انجام بہت ضروری ہے۔ جو قومیں منتشر ہوتی ہیں، جو گھر منتشر ہوتے ہیں، باہر کے دشمن انہیں آسانی سے ختم کر سکتے ہیں۔ اس وقت پاکستان کے عوام میں داخلی انتشار ہے۔ بہت زیادہ انتشار ہے۔ آپ دیکھیں سندھ کے اندر کیا صورت حال ہے؟ وہاں اسکولوں اور کالجوں کے بچے بھی احتجاج کر رہے ہیں اور باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بلوچستان کی صورت حال آپ کے سامنے ہے، خیبر پختونخوا آپ کے سامنے ہے، گلگت بلتستان میں لوگ minerals کی وجہ سے

گھروں سے باہر نکلے ہیں اور دھرنے دے رہے ہیں، ایک طرف یہ صورت حال ہے۔ پنجاب کے اندر آپ دیکھ لیں کہ کیا صورت حال ہے؟ ملک کے اندر وحدت کی ضرورت ہے۔ وطن کے بیٹوں کو اکٹھا کرنے کی ضرورت ہے۔آئیں گزشتہ گناہوں کی معافی مانگیں، خدا کی بارگاہ میں توبہ کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ اصل موضوع کی طرف آئیں۔

سینیٹر راجہ ناصر عباس: یہی اصل موضوع ہے۔ پلیز، مجھے بولنے دیں۔ یہی موضوع ہے، وطن کا موضوع ہے، پاکستان کا موضوع ہے۔اس کی مشکلات کا موضوع ہے۔اس لیے جو پاپولر لیڈر شپ ہے، عمران خان کو جیل سے باہر نکالیں۔ پاکستان کے اندر اور باہر، مودی کا وہی مقابلہ کرسکتا ہے۔ وہ پاکستان کے لیے اللہ کی نعمت ہے۔ اسے باہر نکالیں۔ بہت سے لوگ سزا یافتہ تھے، جب ایئر پورٹ پر آئے تو وہیں پر ان کا انگوٹھا لگا کر انہیں آزاد کیا گیا۔ وہ پاکستان کی ضرورت ہے۔آئیں، تمام داخلی اختلافات کو ختم کریں۔ کون سزا یافتہ ہے اور کون نہیں ہے، ہم سب جانتے ہیں۔خدا کے لیے، سیاستدان آگے بڑھیں۔ نواز شریف صاحب کیوں نہیں بول رہے؟ انہیں بولنا چاہیے۔ وہ ایک بڑی جماعت کے صدر اور لیڈر ہیں۔ میرے خیال میں یہ وقت اکٹھا ہونے کا ہے۔ پاکستان کی خاطر یہ پارلیمنٹ اکٹھی ہو، سینیٹ اکٹھی ہو اور ہم سارے اکٹھے ہوں۔ یہ پاکستان کو بچانے کا وقت ہے۔ ہمارا دشمن ہم پر ایسے یلغار کیے ہوئے ہے جیسے سمجھتا ہے کہ یہاں اس کے مقابلے میں کوئی ہے ہی نہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم قوم کو اکٹھا کریں، اللہ پر اعتماد کریں، اللہ پر توکل کریں۔ امریکہ اور اس کے حواریوں کی سازشی strategies سے باہر نکلیں۔ پاکستان کو دیکھیں، پاکستان کا سوچیں۔ ہم آج تک امریکہ کے آگے لیٹے ہوئے تھے۔ امریکا کا جب بھی کسی دوسرے ملک کے national interest کے ساتھ contradiction پیدا ہو جائے تو وہ اپنے national interest اور قومی سلامتی کو ترجیح دیتا ہے۔ امریکا کے ساتھ کھڑے ہو کر پاکستان تباہ ہوا ہے۔ پاکستان تباہ ہوا ہے چپ رہ کر۔

غزہ کے اندر ظلم ہوتا رہا، ہم کیوں نہیں بولے؟ صدر پاکستان نے ایوان صدر میں سب جماعتوں اور ان کی لیڈر شپ کو بلایا تھا۔ وہاں پر غزہ کے حوالے سے گفتگو ہوئی تھی، کہا گیا تھا کہ وہاں پر ایک کمیٹی بنے گی۔ وہ کمیٹی کہاں ہے جو دورے کرے گی اور لوگوں کو بتلائے گی؟ وہ کمیٹی کدھر بنی ہے؟ گونگلوؤں سے مٹی جھاڑنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جو انسان زبان سے بات کرتا ہے، اس کی اہمیت

ہوتی ہے۔ مرد کی زبان، زبان ہوتی ہے۔ یہی وہ زبان ہے جس سے بیٹی اور بہن کا رشتہ دیا جاتا ہے، جگر کا ٹکڑا دیا جاتا ہے۔ ہم زبان سے جو کہتے ہیں، وہی عمل ہمیں کرنا چاہیے۔ ہمیں اکٹھا ہونا ہوگا، پارلیمنٹ کو on board لینا ہوگا۔ پارلیمنٹ کو وقار دینا ہوگا۔ ہم سب نے فیصلے کرنے ہوں گے۔ واللہ، بخدا، ہم چوبیس پچیس کروڑ ہیں۔ انڈیا یا مودی ہمارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا، شرط یہ ہے کہ پاکستان کے عوام کو اکٹھا کیا جائے۔ جنہیں جیلوں میں پھینکا گیا ہے، انہیں باہر نکالو۔ سیاسی قیدیوں کو باہر نکالو تاکہ پاکستان اکٹھا ہو، ہم اکٹھے ہوں۔ غلطیاں سب سے ہوتی ہیں۔ عبرت حاصل کرو، سبق لو۔ لہٰذا، ضروری ہے کہ پاکستان کی خاطر، اس وطن کی خاطر ہم اکٹھے ہوں۔

چیئرمین صاحب! یہاں وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، خدا گواہ ہے دل جلتا ہے، جگر پھٹتا ہے۔ میں اس آدمی کا بیٹا ہوں، میں نے پہلے بھی کہا ہے، جس دن پاکستان ٹوٹا تھا، سولہ کو ٹوٹا تھا، سترہ تاریخ کو بی۔ بی۔ سی پر خبریں سنتے ہوئے میرے والد جو کہ اکتالیس سال کے تھے، چھ فٹ تین انچ ان کا قد تھا، انہیں heart attack ہوا، وہ گر کر مر گئے۔ جس دن پاکستان ٹوٹا، میں اس دن یتیم ہوا تھا۔ ہماری جان، مال، ناموس، سب اپنے وطن پر فدا ہوں لیکن لڑنے کا کوئی طریقہ ہوتا ہے، مقابلہ کرنے کا کوئی طریقہ ہوتا ہے۔ خالی باتیں نہیں ہوتیں۔ آپ سب قیدیوں کو باہر نکالیں جو بے گناہ ہیں۔ آپ وطن کے بیٹوں کے درمیان سندھ کے مسئلے کو حل کریں۔ بلوچستان کے لوگوں کو engage کریں، ان کی عورتوں کو باہر نکالیں جن کو پکڑا ہوا ہے۔ GB کے لوگوں کو مزید ناراض نہ کریں۔ اس طرح سے ہم اکٹھے ہو جائیں، پاکستان کے بیٹے اکٹھے ہوں گے۔ واللہ، بخدا، ہم سب اختلافات رکھنے کے باوجود پاکستان کی خاطر اکٹھے ہیں، وطن کی خاطر اکٹھے ہیں، مادر وطن کی خاطر اکٹھے ہیں۔ اس کی ناموس کی خاطر اکٹھے ہیں۔ ہم مر جائیں گے، پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ آئیں اس سینیٹ سے یہ پیغام جانا چاہیے۔ یہاں ہمارے وزیر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آئیں قوم کو اکٹھا کریں۔ خدا کے لئے اکٹھا کریں اور وہ فیصلے کریں جو عقل کہتی ہے، جو ہمارا شعور کہتا ہے، جو ہماری بصیرت کہتی ہے اور جو وطن کے فائدے میں ہے۔ ان شاء اللہ العزیز پاکستان کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اگر ہم نقصان نہ پہنچائیں اور ہم اکٹھے ہوں، شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر ناصر محمود بٹ۔

Senator Nasir Mehmood

سینیٹر ناصر محمود: شکریہ، جناب چیئرمین! شکر ہے کہ آخر میری باری بھی آ گئی۔ تین دن سے انتظار کر رہے تھے۔ جو junior ہوتا ہے، اسے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ میں بات اصل موضوع پر ہی کروں گا۔ بات یہ ہے کہ بھارت نے جب سے یہ ایک گھناؤنا کھیل کھیلا ہے، اس کا جواب تو ہم دے رہے ہیں لیکن ہم سب کو خدارا آج یہ message دنیا کو دینا چاہیے کہ ہم ایک یک جا قوم ہیں۔ ہمارے اوپر کوئی حملہ کرے گا تو اس کے لئے ہم سب اپنے اختلافات ختم کرکے ان کو اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے اور یہی ہونا چاہیے۔ میں تین دن سے یہ سن رہا ہوں اور بڑی اچھی باتیں ہو رہی ہیں اور یہ ہونی بھی چاہیے اور continuity اس بات کی ہونی چاہیے کہ ہم ایک قوم ہیں۔ جو مودی ہے، وہ ایک دہشت گرد ہے۔ وہ لوگوں کو قتل کرکے خوش ہوتا ہے۔ جب وہ صوبہ گجرات کا وزیر اعلیٰ تھا، اس نے وہاں جو قتل کیا اور وہ بڑے فخر سے کہتا تھا کہ میں نے مسلمانوں کو مارا ہے۔ مسلمانوں کو مارنا اس کا شوق ہے اور اس کا جواب ہمیں دینا چاہیے۔ وہ ایک بات کرتے ہیں نا کہ ہم گھس کر ماریں گے۔ میں اس کو بتا دوں کہ ہم already اس کے اندر گھسے ہوئے ہیں۔ مسلمان قوم ایک ہے۔ کلمہ ایک ہے۔ جب مسلمان اور اسلام پر بات آئے گی تو پھر میں کہتا ہوں چاہے وہ ہندوستان کے مسلمان ہو یا کسی اور جگہ کے پھر وہ اس کے لئے اکٹھے ہو جائیں گے۔ آپ اس دن سے ڈریں۔ مسلمانوں کے اوپر الزامات لگانے والے وہ لوگ ہیں جو خود دہشت گرد ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ ہندو کیا کرتے ہیں۔ ان کے آپ حالات دیکھیں۔ مودی ہمیشہ کچھ نہ کچھ ایونٹ کرکے دنیا کو یہ بتاتا ہے کہ ہم تو بڑے پرامن ہیں لیکن پاکستان یہ کرتا ہے۔

جناب! آپ مجھے بتائیں کہ کلبھوشن کون ہے جسے ہم نے پکڑا ہے۔ دنیا کو نہیں پتا کہ اسے بلوچستان سے پکڑا گیا۔ وہ بے گناہ مسلمانوں کا قاتل تھا۔ ایک ابھی نندن بھی آیا تھا۔ یہ میرے بھائی کہتے ہیں آئے آج عمران خان وزیر اعظم ہوتا۔ وہ تو اس وقت وزیر اعظم تھا اور ابھی نندن کو چائے پلا کر واپس بھیج دیا۔ اسے تین، چار دن رکھتا اور بتاتا دنیا کو کہ اس کے منہ سے سنو کہ یہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔ وزیر اعظم شہباز شریف صاحب اس وقت اپوزیشن لیڈر تھے۔ انہوں نے کہا کہ عمران صاحب ایسا طریقہ اختیار کریں اور دنیا کو بتائیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں تو مجھے یاد ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں کیا کروں۔ آپ نے کرنا تھا کیونکہ آپ ایک لیڈر تھے۔ آپ کا فیصلہ ہونا چاہیے تھا تاکہ دنیا کو پتا

چلتا۔ دو گھنٹے بعد آپ نے اٹھا کر اسے واپس بھیج دیا۔ اب آپ کہتے ہیں کہ اسی عمران خان کو باہر نکالو۔ جو اس نے کیا ہے، وہ اس کی سزا پائے گا۔ وہ عدالت میں جائے اور جا کر اپنی بے گناہی دے کر باہر آ جائے۔ ہم اکٹھے ہیں اس بات میں کہ ہم نے ہندوستان کو یہ message دینا ہے کہ اگر تم کوئی ارادہ کروگے تو اس کا جواب تمہیں ایسے دیں گے اور وہ دیا بھی جا رہا ہے۔ ہمیں دنیا کو یہ بتانا چاہیے کہ Prime Minister نے جب یہ کہا کہ ہم تیسرے بندے کو بیچ میں فریق رکھتے ہیں، وہ فیصلہ کریں کہ کیا ہوا ہے۔ میں یقین سے یہ کہتا ہوں کہ مودی نے یہ نہیں کرنا کیونکہ اس کا ارادہ یہی تھا۔ جب third party offer کا کہا گیا تھا تو کئی لوگوں نے کہا جی یہ کمزوری ہے۔ یہ کمزوری نہیں ہے۔ ہم دنیا کو یہ بتاتے ہیں کہ ہم امن پسند لوگ ہیں اور پاکستان امن پسند ہے۔ 80 ہزار شہداء اس بات کا ثبوت ہیں کہ ہم نے دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑی ہے اور آج بھی لڑ رہے ہیں۔

جناب! دیکھیں سیاسی اختلافات ہیں اور وہ ختم بھی ہو جاتے ہیں۔ اس بات پر دنیا کو ایک اچھا پیغام جانا چاہیے اور وہ جا بھی رہا ہے۔ مزید اس میں ہم پھر یہ کہیں گے کہ ہندوستان یاد رکھو کہ اگر تم نے کوئی حرکت کی تو وہ میزائل موجود ہیں خواہ وہ پرانے ہی کیوں نا ہوئے ہوں۔ 1998 میں جب ہندوستان نے ایٹمی دھماکے کئے تو نواز شریف اس وقت وزیر اعظم تھے اور ایک لیڈر تھے۔ امریکہ نے کہا کہ ہم آپ کو اتنے اربوں ڈالر دیتے ہیں اور آپ ایٹمی دھماکے نہ کریں تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ دیکھیں ان کا وہ فیصلہ تھا جو آج ہم بھی nuclear power ہیں۔ ذوالفقار علی بھٹو شہید نے یہ شروع کیا۔ یہ چیزیں کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ لیڈران ایسے فیصلے کرتے ہیں۔ ہمیں یہ احساس ہونا چاہیے کہ جب دنیا اور خاص کر ہمارا پڑوسی ہندوستان جو ایک دہشت گرد ہے، اب ہم کیا کریں کیونکہ ہم اپنے ہمسائے تو نہیں بدل سکتے لیکن ہم اس کو یہ بتا سکتے ہیں کہ اگر تم ایسی کوئی حرکت کروگے تو اس کا تمہیں ایسا منہ توڑ جواب دیا جائے گا کہ تم یاد کروگے۔ ہمارے جو 1998 کے میزائل ہیں، شاید ان کو کچھ زنگ لگ گیا ہوگا۔ ایک، دو چلا دیتے ہیں۔ اگر انہیں ان کا شوق ہے تو ان کا جواب بھی دے دیں۔ اگر مودی اور ہندوستان کوئی ایسی حرکت کریں تو میں اپنی افواج اور اپنے Prime Minister سے یہی کہوں گا کہ اس کو ایسا جواب دیں کہ وہ یاد رکھیں۔ ہم سب کی ایک ہی آواز ہے کہ ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان کی خاطر جان دینے والے ہیں۔ ہم نے تو ٹینکوں کے نیچے لیٹ کر

ہندوستان کو یہ بتایا تھا کہ جب ہم اپنے ملک کی حفاظت کرتے ہیں تو پھر اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتے۔ اللہ پاکستان کا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر دنیش کمار۔

Senator Danesh Kumar

سینیٹر دنیش کمار: شکریہ، جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آج آپ نے مجھے اس اہم موقع پر بولنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں پہلگام واقعے میں جو معصوم جانیں گئی ہیں، اس کی مذمت کرتا ہوں۔ ان کا بے رحمانہ قتل کیا گیا ہے۔ کسی بھی مذہب کے لوگوں کا کہیں بھی قتل ہو، میں سمجھتا ہوں کہ وہ انسانیت کا قتل ہے۔ میں داد دیتا ہوں کہ جیسے ہی پہلگام واقعہ ہوا تو ہمارے وزیر اعظم جناب شہباز شریف صاحب، Interior and Foreign Ministers اور ہر کسی نے اس واقعے کی مذمت کی اور اس ایوان سے جو قرارداد منظور ہوئی، اس نے بھی متفقہ طور پر اس واقعے کی مذمت کی مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس واقعے کو آدھا گھنٹہ بھی نہیں ہوا تھا کہ انڈیا کے میڈیا نے بغیر کسی ثبوت کے پاکستان پر الزام لگانا شروع کر دیا۔ یہ ان کی سوچ ہے۔ آپ سوچ دیکھیں کہ کسی قسم کا ثبوت نہیں مگر اس میں پاکستان کو ملوث کیا اور اس کے بعد مودی صاحب نے دوسرے دن ایک قسم کا اعلان جنگ کر دیا اور پہلے سفارتی جنگ شروع کر دی۔ سندھ طاس معاہدہ معطل کر دیا۔ یہ کہاں کا قانون ہے کوئی ثبوت نہیں۔ آپ کسی بھی عقلمند اور دانشمند سے پوچھیں کہ اس وقت جب پاکستان اندرونی طور پر کے پی اور بلوچستان میں دہشت گردوں کے خلاف لڑ رہا ہے تو وہ کیسے اس طرح کا کوئی واقعہ کر سکتا ہے۔ اب ہماری معیشت سنبھل رہی ہے۔ آج سے ڈیڑھ سال پہلے مہنگائی جو تاریخی سطح پر تھی، آج وہ 5 per cent پر آ گئی ہے۔ اس موقع پر کون اور کیوں یہ سوچے گا کہ اس طرح کے واقعات ہوں۔ میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں رونما ہونے والے دہشت گردی کے واقعات سے بھی آپ بخوبی واقف ہیں اور دنیا بھی واقف ہے کہ کتنے دہشت گردانہ حملے ہوئے ہیں اور کتنے ہمارے معصوم لوگ مارے گئے ہیں۔ میرے صوبے بلوچستان میں گزشتہ دنوں جعفر ایکسپریس کا واقعہ ہوتا ہے اور وہاں پر بے گناہ لوگ مارے جاتے ہیں مگر آپ فرق دیکھیں۔ پہلگام واقعے کی تو ہمارے وزیر اعظم اور جتنے بھی اعلیٰ عہدیدار تھے، سب نے مذمت کی مگر ہمارے ہاں جو دہشت گردی ہوتی ہے، اس کی کبھی بھی انڈیا نے مذمت نہیں کی۔ یہ ثبوت ہے۔

جناب !آپ دیکھیں کہ ہم نے تو ان واقعات کو لے کر کبھی بھی اعلان جنگ نہیں کیا اور کوئی معاہدے معطل نہیں کئے۔ اگر وہ اس طرح کی کارروائیاں کر کے سمجھتا ہے کہ پاکستانی قوم تقسیم ہے اور پارٹی کے حوالے سے ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچتے ہیں، ہم فرقہ پرستی میں تقسیم ہیں مگر اس کی یہ بھول ہے کہ جب معاملہ پاکستان کا آئے گا تو نہ کوئی ن لیگ ہوگی، نہ کوئی پی ٹی آئی ہوگی، نہ کوئی جے یو آئی ہوگی اور نہ ہی کوئی اور پارٹی ہوگی بلکہ سب پاکستانی ہوں گے۔ ہم بھارت کو بانگ دہل یہ بولیں گے کہ ہم پاکستانی ہیں، آ کر ہم سے لڑ کر دیکھو۔ میں آپ کو بتا دوں کہ اگر پاکستان پر کوئی آنچ آتی ہے تو نہ کوئی بلوچ ہوگا، نہ پنجابی، نہ سندھی اور نہ پختون، سب پاکستانی ہوں گے۔ پاکستان پر بری نظر رکھنے والوں کی آنکھیں نوچ لیں گے۔

جناب والا! ابھی میرے دوست بٹ نے کہا کہ میں ہندو ہوں، مجھے فخر ہے کہ میں ہندو ہوں۔ مجھے فخر ہے کہ میں پاکستانی ہندو ہوں، مجھے فخر ہے کہ میں بلوچ ہندو ہوں۔ میرے ایک دوست نے یہاں بھی کہا کہ ہندوؤں کی جنگ میں آپ ہندو کیا کریں گے۔ میں بتا رہا ہوں کہ دنیش کمار ہندو ہے، دنیش کمار محب وطن پاکستانی ہے۔ مجھے کسی کے سرٹیفیکیٹ کی ضرورت نہیں، میرا سرٹیفیکیٹ پاکستان کا جھنڈا ہے۔ دنیش کمار کا ہندو مذہب، ہندومت سکھاتا ہے کہ کسی بے گناہ کی جان نہ لی جائے۔ دنیش کمار کا مذہب سکھاتا ہے کہ جہاں دنیش کمار پیدا ہوا ہے، وہ دھرتی اس کی ماں ہے۔ دنیش کمار ایک غیرت مند بیٹے کی طرح ہے، جو اس کی ماں کی طرف دیکھے گا، اس کی آنکھیں نکال دے گا۔

جناب !آپ یہ مت بھولیں کہ دو ملکوں کی لڑائی میں کسی کے مذہب کو بیچ میں نہ لائیں۔ میرے خاندان نے ثابت کیا ہے کہ برصغیر میں جو سب سے پہلے قدم اہل بیت نے رکھا تو میرے خاندان کے پاس رکھا۔ ہمیں فخر ہے۔ ہم اپنی دھرتی کی حفاظت کرنا جانتے ہیں۔ ہم اپنی دھرتی کی خاطر جان دینا بھی جانتے ہیں اور جان لینا بھی جانتے ہیں۔ آپ کہہ رہے ہیں، میں آپ کو بتا دوں۔ ہمارے چیف آف آرمی اسٹاف جنرل عاصم منیر، آپ لوگ عاصم منیر پر ناراض نہ ہوں۔ میں آپ کو ایک تاریخی حقیقت بتا رہا ہوں۔ میں جنرل صاحب کی تعریف نہیں کر رہا، میں ایک تاریخی حقیقت بیان کر رہا ہوں کہ انہوں نے دو قومی نظریہ کے حوالے سے کہا تو ہندوستانی میڈیا اور دنیا نے کہا کہ انہوں نے مذہب کے حوالے سے بات کی، انہوں نے ہندومت کے خلاف بات کی۔ جناب! میں

تاریخی درستی کر رہا ہوں کہ صرف جنرل عاصم منیر نے دو قومی نظریے کی بات نہیں کی، اگر میرے دوستوں کو معلوم نہیں تو میں بتا دیتا ہوں، یہ دو قومی نظریہ سر سید احمد خان نے بھارت کے شہر میرٹھ میں، 1888 میں، یعنی آج سے 137 سال پہلے کہا تھا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ قومیں ہیں۔ جنرل عاصم منیر صاحب نے کوئی نئی بات نہیں کی۔ یہی بات علامہ اقبال صاحب نے کی۔ علامہ اقبال صاحب نے یہ بات 100 سال پہلے کہی۔ یہی بات قائداعظم محمد علی جناح نے کی۔ مجھے حیرت ہے کہ جنرل عاصم منیر نے ایسی کون سی بات کی کہ بھارتی میڈیا کو آگ لگ گئی۔

جناب! میں تاریخی حقیقت بتا رہا ہوں۔ آپ آئیں، کوئی بھی آئے، میں مانتا ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ بٹ صاحب! آپ آر ایس ایس اور مودی کی سوچ کو ہندو مذہب سے نہیں ملا سکتے۔ جو آر ایس ایس اور مودی سوچ ہے، میں آپ کو ایک اور تاریخی حقیقت بتاتا ہوں۔ کیا آپ جانتے ہیں گاندھی صاحب کون تھے؟ گاندھی صاحب کو بھارت کے لوگ باپو کہتے ہیں، باپ کا درجہ دیتے ہیں۔ اسے مارنے والا کون تھا؟ ناتھورام گوڈسے۔ کیوں مارا؟ مارا اس لیے کہ اس نے کہا تھا کہ جو اثاثے ہمیں ملیں، ان میں پاکستان کو اس کا حق دیا جائے۔ آر ایس ایس کی سوچ رکھنے والے ناتھورام گوڈسے نے اسے قتل کر دیا۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دنیش کمار صاحب کے مذہبی حوالے سے جو الفاظ کسی معزز رکن نے کہے تھے، انہیں حذف کیا جاتا ہے۔

سینیٹر دنیش کمار: نہیں، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں نے کہا کہ آپ کی دل آزاری نہ ہو۔

سینیٹر دنیش کمار: نہیں، میری دل آزاری نہیں ہوئی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دنیش صاحب! آپ کا وقت پورا ہو گیا، اور اراکین نے بھی بات کرنی ہے۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب! مجھے چھوڑیں، آج یہاں پاکستان کے جھنڈے کا سفید حصہ مخاطب ہے۔ جناب! آج مجھے بولنے دیں تاکہ یہاں سے ایک واضح آواز جا سکے کہ پاکستان کی ایک کروڑ اقلیتی آبادی اپنے وطن کے لیے جان دینے کے لیے تیار ہے۔ کوئی بھی غلط فہمی میں نہ رہے۔ آپ مزید دیکھیں گے اور میں آپ کو ایک اور تاریخی حقیقت بھی بتا دوں۔ جناب والا! آپ یہ نہ سوچیں کہ میں

بھارت کوڈرارہا ہوں، خوف زدہ کررہاہوں۔ بٹ صاحب نے بھی بات کی ہے،وہ میں آپ کو بتادیتاہوں۔ میں بٹ صاحب کی بات سے متفق ہوں،ایک بات سے۔ جناب! میری عمر پچاس سال ہے۔ میرے آباواجداد یہاں کے قدیم ترین باشندے ہیں، بلوچستان کے قدیم ترین باشندے ہیں۔ جو انہوں نے مجھے بتایاہےاور جو میں نے دیکھاہے کہ مسلم قوم ہر ظلم برداشت کرسکتی ہے،ہرزیادتی برداشت کرسکتی ہے لیکن جب توہین مذہب کی بات آتی ہے،توہین رسالت کی بات آتی ہےتو وہ کبھی بھی یہ برداشت نہیں کرسکتی۔ اگر کسی مسلم والد کا ناخلف بیٹاتوہین مذہب کرے گا،توہین رسالت کرے گاتواس کا باپ اسے جہنم رسید کرکے خوش نصیبی محسوس کرے گا۔

مودی صاحب! وہاں پر مسلمانوں کی پاکستان کی آڑ میں روز بے عزتی کی جاتی ہے۔روزان کو رسوا کیاجاتاہے۔ توہین رسالت کے حوالے سےان پر جملے کسے جاتے ہیں۔میں کہتا ہوں کہ اس وقت سے ڈروجب ان میں وہ جنون جاگ گیاتوآپ کو پاکستان کے 25 کروڑ عوام سے نہیں، بیس کروڑ بھارتی مسلمان سے بھی مقابلہ کرناپڑے گا۔وہ 1947 کی تاریخ دہرائیں گے اور تقسیم کی تاریخ دہرائیں گے۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بہت شکریہ۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب! مجھے بولنے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آج بولنے والے اراکین زیادہ ہیں، پھر ان شاء اللہ کسی وقت آپ کو وقت دیں گے۔ شکریہ، well done.سینیٹر کامل علی آغا صاحب۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: میں پیچھے نہیں دیکھتا۔میں وقت دوں گا۔لسٹ میرے سامنے ہےاور نمبروار وقت دے رہاہوں۔ دیکھیں، دواراکین ان کی طرف سے ہوگئے، آپ نے خود دیکھا۔ ابھی ان کو بھی وقت دے رہے ہیں۔ جی آغا صاحب۔

Senator Kamil Ali Agha

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین، شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کاموقع دیا۔ آج جس موضوع پر گفتگو ہورہی ہے، الحمد للہ، سینیٹ میں جتنی بھی گفتگو ہوئی ،یہ پیغام الحمد للہ یہاں سے جارہاہےاور گیاہے کہ بھارت کے مقابلے کے لیے قوم یک جا ہےاور الحمد للہ ایک آواز کے ساتھ

اس کی مذمت بھی کر رہی ہےاور اس بات کا عہد کر رہی ہے کہ اگر ہندوستان نے کوئی ایسا قدم اٹھایا جو پاکستان کی integrity کے خلاف ہو تو یقینی طور پر ہم وہ قوم ہیں جو بار بار ہندوستان کو سبق سکھا چکی ہے، الحمدللہ۔ یہ بازو ہمارے آزمائے ہوئے ہیں۔ یہ پہلی مرتبہ نہیں ہے۔ یہ ہمیشہ بغض، کینہ اور پاکستان کی دشمنی میں وہ اقدام کرتے ہیں کہ پوری دنیا ان کے منہ پر تھوکتی ہے، ان کو مورد الزام بھی ٹھہراتی ہےاور ان کو شرم نہیں آتی۔

یہ ثابت ہو گیا کہ پہلگام واقعہ جھوٹ کا پلندا ہے، دنیا کی حمایت لینے کے لیے پہلے بھی مختلف واقعات کروائے اور کچھ scenes create کیے لیکن ان کو ہر دفعہ منہ کی کھانی پڑتی ہے۔ جناب چیئرمین! آج میں آپ کو اور اس ایوان کو اطلاعاً یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہندوستان کی فوج کے ایک sitting General نے یہ صاف الفاظ میں کہا کہ یہ جھوٹ ہےاور سارا self-made واقعہ ہے اور اس General نے بھارتی حکومت کو مورد الزام ٹھہرایا ہے اور بڑے صاف الفاظ میں کہا ہے کہ میں حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ اگر کوئی اس بات پر میرے خلاف کارروائی کرے گا، حکومت نے کارروائی کی تو میں بہت سے واقعات کے متعلق دنیا کو بتاؤں گا، یعنی اس نے مزید بھی انکشافات کرنے کی بات کی ہے۔

اس واقعہ میں سب سے بڑی دیکھنے والی بات یہ ہے کہ واقعہ تو ہوا ہے لیکن کسی جگہ پر کسی نے کوئی coverage دیکھی ہو، ٹی وی پر دیکھی ہو، کسی جگہ پر، کسی print media میں دیکھی ہو کہ وہ لاشیں کدھر گئیں، یعنی اٹھائیس لوگوں کے مرنے کا تذکرہ اور الزام پاکستان پر لگا دیا گیا لیکن لاشیں کسی بھی جگہ پر دکھائی نہیں گئیں اور وہ میاں بیوی جو وہاں پر سیر کے لیے گئے ہوئے تھے تو کہا کہ وہ بھی مر چکے ہیں تو اس جوڑے کے لواحقین کو کتنا صدمہ ہوا ہوگا، لیکن کچھ گھنٹوں بعد ہی ٹی وی پر میڈیا کے سامنے دونوں میاں بیوی نے بتایا کہ ہم تو زندہ ہیں۔ یہ کتنی شرم کی بات ہے اور وہ ڈھٹائی کے ساتھ جھوٹ بولے رہے ہیں اور اس کے باوجود بھی وہ خبر میڈیا پر چلتی رہی۔ الحمدللہ پاکستانی میڈیا نے بڑی ذمہ داری کا ثبوت دیا اور اس سارے عرصہ کے اندر وہ وہ چیزیں نکال کر لائے جو میں سمجھتا ہوں کہ آگاہی اور عام آدمی کی اطلاع کے لیے ضروری تھا۔ میں ان کے اس رویے اور ذمہ داری کو قابل ستائش سمجھتا ہوں اور میڈیا کو ایسی ہی ذمہ داری ادا کرنی چاہیے۔

جناب! Indus Waters Treaty اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ held in abeyance نہیں کر سکتے، اس کو hold بھی نہیں کر سکتے اور جیسے کہ کچھ دوستوں نے کہا کہ یہ نلکے کی ٹوٹی نہیں ہے جو بند کر دیں گے، یہ قدرتی بہاؤ کے ساتھ پانی آ رہا ہے اور اس کو divert کرنا کسی صورت میں ممکن نہیں ہے۔ اگر انہوں نے یہ کیا تو یاد رکھیں کہ جتنے بھی ڈیم انہوں نے مقبوضہ کشمیر کے اندر بنائے ہیں وہ سارے کے سارے غیر قانونی ہیں اور یہ اس معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔ ہمارے اہداف میں یہ شامل ہے کہ اگر انہوں نے مزید پاکستان کے پانی کو روکنے کی کوشش کی تو ان شاء اللہ وہ ڈیم بھی صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جائیں گے۔ ان شاء اللہ وہ کسی صورت میں قائم نہیں رہیں گے اور انہوں نے جتنے بھی اقدام کیے ہیں اس کی روشنی میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لیے غنیمت ہے کیونکہ یہ Indus Waters Treaty کئی حوالوں سے پاکستان کی مجبوری تو بنا لیکن پاکستان کے فائدے میں کم اور نقصان میں زیادہ تھا، تو ہم یہ سمجھتے ہیں اور ہمیں یہ پیغام دے دینا چاہیے کہ شکر ہے کہ تم نے اس کو ختم کیا، یہ اقدام تمہارے خلاف استعمال ہوگا اور ہم دوبارہ claim کریں گے کہ وہ پانی جو انڈیا نے بے جا divert کیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مقبوضہ علاقے سے جو پانی آ رہا ہے وہ قدرتی روانی کے ساتھ جس طرف جا رہا تھا ادھر ہی جانا چاہیے، جس طرف بہہ رہا تھا ادھر ہی بہنا چاہیے اور وہ پانی ہمیں واپس ملنا چاہیے۔ ہم یہ پیغام دیں کہ اس ملک کی پوری قوم متحد ہے، یک جان ہے اور ہمارا اتحاد جو ہے وہ قائم ہے اور ان شاء اللہ قائم رہے گا، شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر گردیپ سنگھ صاحب۔

Senator Gurdeep Singh

سینیٹر گردیپ سنگھ: (عربی اور پنجابی) جناب چیئرمین! آج ایک بہت اہم موضوع پر بات کرنی ہے کیونکہ اس وقت انڈیا میں اور کشمیر میں جو حملہ ہوا ہے اور انہوں نے جو الزام ہمارے ملک پاکستان پر لگایا ہے، تو ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں کیونکہ ہمارا ملک ایک امن پسند ملک ہے، ہم امن چاہتے ہیں اور امن کے ساتھ آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ تو میں سب سے پہلے اپنا پیغام ریکارڈ کروانا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! میں انڈیا کا وہ چہرہ دکھانا چاہتا ہوں کہ جو ماضی میں اس کی تاریخ ہے۔ اس تاریخ کے حساب سے انڈیا دہشت گرد ملک ہے، جس نے سال 1984 میں ہمارے سکھوں کے

ساتھ جو ظلم کیے وہ آج تاریخ کا حصہ ہیں اور وہ ایسا ظلم ہے جو دنیا کے کسی اور ملک میں نہیں ہوا تو سب سے پہلے میں ان کا چہرہ بے نقاب کرنا چاہتا ہوں۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سال 1992 میں بابری مسجد کا جو حادثہ ہوا تھا، بابری مسجد کو شہید کیا تھا وہ کس کی سوچ تھی، وہ مودی کی سوچ تھی۔ ہم ان کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سب سے بڑے دہشت گرد تو آپ لوگ ہیں، دوسرے کو کیوں مورد الزام ٹھہراتے ہیں، آپ پڑوس میں اچھے روابط نہیں رکھ سکتے ہیں تو آپ دوسروں پر دہشت گردی کا الزام لگاتے ہیں۔ ہم دنیا کے سامنے آپ کا چہرہ بے نقاب کر رہے ہیں۔

اگر ہم نے یک جاں ہونا ہے تو سب سے پہلے ہم نے اپنے آپ کو اس قابل بنانا ہے، وہ کس طرح ہم بنیں گے! ہم نے یک جاں ہونا ہے، اپنے سیاسی اختلافات کو ختم کرکے اور ایک قوم بن کر ان کو دکھانا ہے کہ ہم پاکستانی بحیثیت قوم اور ہماری افواج ایک ہیں اور ان شاءاللہ ہم آپ کے ساتھ لڑنے کو بھی تیار ہیں اور وہ کرکے دکھائیں گے جو آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔جناب! ہماری 25 کروڑ عوام جو ہے نا وہ یہ سمجھیں کہ یہ ساری پاک فوج ہے اور ان شاءاللہ یہ اپنی فوج کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہو کر مودی کو وہ کر دکھائیں گے کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ اگر مودی یہ سمجھتا ہے کہ اس وقت وہ بھارت کا وزیراعظم ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ وزیراعظم ہے لیکن اس کی سوچ بہت خطرناک ہے، وہ دنیا کا امن تباہ کرنا چاہتا ہے اور اس چیز کو ہم مسترد کرتے ہیں کیونکہ ہمارا ملک خود بیس پچیس سال سے دہشت گردی کا شکار رہا ہے۔ تو یہ دہشت گردی کون کروا رہا ہے اور کس وجہ سے ہو رہی ہے؟ یہ تو انڈیا کروا رہا ہے۔ اس کا میں زندہ ثبوت کلبھوشن ی یادیو کو ٹھہراتا ہوں کیونکہ انہوں نے اس کو پاکستان میں دہشت گردی کروانے کے لیے بھیجا تھا۔ تو جناب چیئر مین! دنیا سے ہمارا مطالبہ اس وقت یہ ہے کہ اس طرح کے الزامات پر اگر کوئی حملہ کرتا ہے تو اس کا جواب اس کو اسی طرح ملے گا اور ان شاءاللہ ہمیں امید ہے اپنی پاک فوج سے اور اپنی اِس قوم سے جو اس time انہیں بھرپور جواب دیں گے اور ان شاءاللہ ہم اُن کو یہ بتائیں گے کہ اگر آپ نے کبھی بھی ایسی کوئی حرکت کی تو اس کا آپ کو بھرپور جواب ملے گا۔ تو سب سے پہلے ہمیں یہ کرنا چاہیے کہ اپنے آپس کے جو اختلافات ہیں، اُن کو ختم کرنا چاہیے۔ چونکہ ہمارے انڈیا کے ساتھ روابط اچھے نہیں ہیں تو اس کے لیے ہمیں آپس میں مل بیٹھ کر اپنی strategy بنانی چاہیے۔اس وقت ہمارا leader عمران خان جیل میں ہے تو

اس کو بھی جیل سے باہر نکالنا چاہیے کیونکہ وہ اس ملک کے عوام کا ایک خواب ہے اور اس کے بغیر یہ جنگ ادھوری ہو گی۔ چونکہ ہم نے اِن کے ساتھ لڑنا ہے تو پہلے اپنے اُس leader کو نکالنا ہو گا جو اِس وقت عوام کے دلوں میں ہے۔

جناب چیئرمین! ایک تو اس چیز کو ختم کرنا چاہیے، دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح اس House کے ایک ممبر ایمل ولی خان صاحب نے ایک بات کی تھی کہ کرتارپور corridor کو بند کرنا چاہیے۔ جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ ہمارے ملک میں اس time ہمارے ساتھ کون کھڑا ہے؟ ہمارے سکھ overall دنیا میں کہتے ہیں کہ ہم پاکستان کے ساتھ ہیں۔ تو پاکستان کے ساتھ کھڑے ہونے والے لوگوں کے لیے آپ کیسے دروازے بند کر سکتے ہیں۔ کرتارپور میں ہماری سکھ کمیونٹی کے لیے ایسا corridor بنا ہے جو کہ ہمارا ستر سال سے دیرینہ مطالبہ تھا اور وہ عمران خان صاحب کے دور میں پورا ہوا ہے اور عمران خان صاحب نے اُس میں آتے ہوئے جو ریاستِ مدینہ کی بات کی تھی، تو سنگ بنیاد اُس نے وہاں سے رکھا تھا۔ کیوں رکھا تھا کہ اُس نے کہا تھا کہ میں اپنے ملک میں ریاستِ مدینہ بناؤں گا۔

چیئرمین صاحب! ہم یہی کہنا چاہتے ہیں کہ ہم نے مل بیٹھ کر اِن چیزوں کو اچھے طریقے سے دیکھنا ہے کیونکہ کل ہمیں کوئی دشمن ایسا نہ کہے کہ یہ کمزور پڑے ہوئے ہیں، یہ آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ یہ تو ہم اُس thesis پر جائیں گے کہ ہم نے دنیا کو یہ بتانا ہے کہ ہم ایک ہیں اور ان شاء اللہ ہم ایک رہیں گے۔ جناب چیئرمین! میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا ہوں لیکن اِس حساب سے جو چیزیں ہو رہی ہیں تو اس پر آپ نے اور تمام ممبران نے باتیں کیں ہیں لیکن ان میں سیاسی اختلافات کو ختم کرنا چاہئے تاکہ ہم آگے بڑھ سکیں اور اپنے ملک و قوم کے لیے اچھی نمائندگی کر سکیں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی شکریہ سردار گردیپ صاحب۔ جی ڈاکٹر سرمد علی صاحب۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: ابھی آپ کے ایک ممبر نے بات کر لی ہے تو دو یا تین۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سرمد علی: جناب، اِن کو موقع دے دیں۔ میں اِن کے بعد بات کر لوں گا۔ جناب، اِن کو موقع دے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ڈاکٹر سرمد علی صاحب۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ڈاکٹر سرمد علی صاحب۔ Floor ڈاکٹر سرمد علی صاحب کو دے دیں۔

سینیٹر سرمد علی: جناب، میں اِن کو floor دیتا ہوں، یہ آ جائیں۔

(اس موقع پر سینیٹر دوست محمد خان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ please بولیں۔ میرے سامنے ایک list ہے، میں number wise سب کو call کروں گا۔ سب کا نام میرے پاس ہے اور سب کو time ملے گا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر صاحب آپ بحث نہ کریں اور Chair کو مخاطب کریں۔ سب کو وقت ملے گا ان شاء اللہ۔ دوست محمد صاحب ویسے ہی کسی کام سے جا رہے تھے تو بولتے ہیں کہ میں واک آوٹ کرتا ہوں۔ سیف اللہ صاحب آپ بیٹھ جائیں۔ اس کے بعد آپ کی باری ہے۔

Senator Sarmad Ali

سینیٹر سرمد علی: شکریہ جناب چیئرمین۔ یہ جو واقعہ مقبوضہ کشمیر میں پہلگام کے مقام پر ہوا ہے وہ نہایت افسوس ناک واقعہ ہے کیونکہ اس میں پچیس سے زائد افراد کی جان گئی ہے لیکن اِس کے ساتھ ساتھ یہ ایک حیران کن واقعہ بھی ہے کیونکہ یہ سمجھ نہیں آتا کہ ہماری LOC سے ڈھائی سو کلومیٹر دور ایک علاقے میں لوگ گئے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ اس کے بعد آپ کی باری ہے۔ جی سرمد علی صاحب۔

سینیٹر سرمد علی: یہ ایک حیران کن واقعہ بھی ہے کیونکہ ہمارے LOC سے پہلگام تقریباً کوئی ڈھائی سو کلومیٹر ہے اور بیچ میں ساڑھے پانچ سو کلومیٹر کی ایک fence بھی لگی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ نے تقریر پانچ منٹ میں ختم بھی کرنی ہے۔

سینیٹر سرمد علی: پانچ میں سے ایک منٹ تواِسی میں ضائع ہو گیا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: چلیں چھ منٹ کر لیں۔

سینیٹر سرمد علی: تو وہ cross کر کے گئے، جہاں پر search lights لگی ہوئی ہیں، جہاں پر ہر دس کلومیٹر کے بعد ایک check post ہے اور وہ اسلحہ لے کر وہ ایسی جگہ جا رہے ہیں کہ جیسے آپ نے وہاں security اُٹھالی ہے اور وہ وہاں پہنچتے ہیں اور لوگوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ یہ تو سمجھ سے باہر ہے کہ ایک ایسا مقام جہاں سات لاکھ سے زائد انڈین فوج بیٹھی ہے، ہمارے پاکستان کی total فوج ساڑھے چھ لاکھ کے قریب ہے تو اُس ایک علاقے میں جو فوج ہے وہ ہماری فوج سے زیادہ ہے۔ تو وہ وہاں کیا کر رہی تھی، کیا وہاں سو رہی تھی؟ ایسا لگتا ہے یہ ان کا اپنا security lapse ہے اور اس کو ہمارے گلے میں ڈالنا اُن کے لیے زیادہ آسان ہے۔

جناب، یہ دیکھیں کہ جیسے ہی یہ واقعہ ہوتا ہے تو اُس کے پانچ منٹ کے بعد آپ پاکستان پر الزام لگا دیتے ہیں بغیر سوچے سمجھے، بغیر تحقیق کیے، بغیر کسی proof کے اور دس منٹ کے اندر اُن کا media یہ trend شروع کر دیا ہے کہ revenge on Pakistan, revenge on Pakistan اور ایک قسم کا media حملہ کر دیتا ہے۔ اب تو The New York Times نے بھی غالباً کل یہ کہہ دیا ہے کہ ہندوستان کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے اور وہ تو صرف ایک مفروضے کی بنیاد پر بات کر رہا ہے اور ان کا مفروضہ یہ ہے کہ چونکہ پاکستان 2015 یا 2018 میں involve تھا تو اِس میں بھی پاکستان involve ہوگا۔ اُن کی عقل پر داد دینے کو دل چاہتا ہے کہ یہ کس قسم کی logic ہے کہ جس کی مثال ایسے ہے کہ .two plus two equals five تو یہ اِس قسم کی logic ہے جو وہاں دی جا رہی ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر پاکستان سے لوگ آئے تھے تو پھر وہ کون لوگ ہیں جن کے گھروں کو وہاں پچھلے تین دن سے مسمار اور bulldoze کیا جا رہا ہے؟ تو جن کے گھروں کو آپ bulldoze کر رہے ہیں کیا وہ پاکستانی تھے جو مقبوضہ کشمیر میں رہ رہے تھے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ آپ کا اپنا home grown resistance group تھا جس نے یہ فیصلہ کیا۔ یا پھر وہ لوگ بھی ہو سکتے ہیں جیسا کہ کل ایک معزز رکن نے کہا تھا کہ کیرالا ہائی کورٹ کے تین جج صاحبان جنہوں نے RSS کے خلاف فیصلہ دیا تھا، انہوں نے بھی ان سیاحوں کے group میں ہونا تھا جو

کسی وجہ سے نہیں گئے۔ یہ ہو سکتا ہے ان کا ارادہ اُن جج صاحبان پر حملہ کرنا ہو اور جب وہ وہاں نظر نہیں آئے تو ایک false flag operation قسم کی چیز کر دی اور پاکستان پر آسانی سے الزام دھر دیا۔

بھارت کا response بہت ہی immature and knee-jerk response ہے کیونکہ وہ اپنے security lapse کو چھپانے کے لیے پاکستان پر انگلیاں اٹھا رہا ہے۔ انڈیا کے لیے پاکستان ایک آسان ترین scapegoat ہے۔ ہمیشہ انڈیا میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ اگر وہاں پر کسی کو چھینک بھی آتی ہے تو وہ کہتا ہے ہمیں پاکستان کی وجہ سے چھینک آئی ہے۔ اس کے علاوہ تو وہاں کچھ ہو نہیں رہا۔

جہاں تک بات Indus Waters Treaty کی ہے تو یہ ہمیں سوچنا چاہیے کہ Indus Waters Treaty ایک bilateral treaty نہیں بلکہ multilateral treaty ہے جس میں World Bank guarantor ہے۔ میرے خیال میں اب ہمیں World Bank کو جھنجھوڑنا چاہیے اور اُس کو کہنا چاہیے کہ اب time آ گیا ہے کہ آپ کچھ دیکھیں کہ کیا ہندوستان unilaterally اِس کو suspend کر سکتا تھا؟ ہندوستان اِس کو unilaterally suspend نہیں کر سکتا۔

World Bank could not and should not keep their eyes shut. It has to respond to this unilateral illegal step by India.

اگر ہم مان بھی لیں کہ یہ Indus Waters Treaty suspend کی جا سکتی ہے اور ہندوستان نے suspend کر دی ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم pre 1960 کی position میں چلے گئے ہیں۔ جس کے یہ معنی ہوئے کہ as lower riparian ہمارے ان چھ دریاؤں پر تمام rights واپس آ گئے ہیں جن میں سے ہم نے تین دریا ہندوستان کو 1960 میں دیے تھے۔ راوی، چناب اور بیاس پر آج ہمارا اُتنا ہی حق ہے جتنا 1960 سے پہلے تھا۔ تو بین الاقوامی قوانین اور treaties کے تحت یہ ہمارا حق بنتا ہے کیونکہ

upper riparian has a duty to respect the water rights of lower riparian. They cannot divert or alter natural flow of a river that harms the rights of downstream states.

اِس کے تحت اب اُن تمام دریاؤں پر جو ہمارے حقوق ہیں، ان کو reclaim کرنے کی ضرورت ہے اور میرا خیال ہے کہ اُن دریاؤں پر جو ہم نے 1960 میں exclusively ہندوستان کو دے دیے تھے، حکومت کو اِن rights کو reclaim کر لینا چاہیے۔

اب ہم 1933 کی Declaration of Montevideo اور 1966 کے Helsinki Rules اور 2006 کے Berlin Rules کے مطابق govern ہوں گے اور اب ہم Indus Waters Treaty کے تحت govern نہیں ہوں گے۔ تو اِنہی treaties کے تحت اب ہمیں اپنے آپ کو assert کرنے کی ضرورت ہے۔ بھارتی media میں اور چونکہ میرا تعلق media سے ہے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بہت شکریہ۔ آپ نے بہت time لے لیا ہے۔

سینیٹر سرمد علی: جی جناب، صرف ایک منٹ دے دیں، میں ختم کر رہا ہوں۔ بھارتی media کی بات چلیں چھوڑیں، میں تو صرف ایک بات کہوں گا کہ دیکھیں یہ کہہ رہے ہیں کہ جب لوگوں کو بسوں سے اُتار کر جب ان کا مذہب اور نام پوچھا یہ تو بنیادی طور پر RAW کی جو playbook ہے، it's directly out of that playbook کہ جو کچھ بلوچستان میں ہو رہا ہے یا خیبر پختونخوا میں ہو رہا ہے، جہاں آپ لوگوں کے مذہب کے بارے میں پوچھتے ہیں ان کے نام سے یا ان کی ethnicity کے بارے میں پوچھ کر لوگوں کو مار دیتے ہیں، یہ تو RAW's playbook ہے، پاکستان کی playbook نہیں ہے۔ یہ تو ان کا کام ہے، یہ وہی کرتے ہیں جو ان کی proxies پاکستان میں کر رہی ہیں۔ ذرا سوچئے بھارت میں جب بھی کوئی terrorist attack ہوتا ہے تو یہ کیوں ہوتا ہے؟ جب بھی کوئی الیکشن ہونے والا ہوتا ہے، یہ کیوں ہوتا ہے کہ terrorist attack ہو جاتا ہے؟ اس بار بیہار میں کیونکہ لگ رہا تھا کہ وہ ہار جائیں گے تو انہوں نے کہا کہ چلیں کچھ create کرنا ہے تو انہوں نے کر دیا۔ آپ دیکھیں، پہلے جو attack ہوا تھا اس کے بارے میں Indian Occupied Jammu & Kashmir کے جو گورنر تھے Satya Pal Malik وہ ریکارڈ پر ہے انہوں نے یہ کہا کہ

“the soldiers got killed because of our own mistake and that it was not Pakistan, but 2019 elections that were behind these killings”

یہ تو BJP کا ایک کام یعنی یہ اپنے ہی سپاہیوں کی لاشوں پر، اپنے ہی لوگوں کی لاشوں پر سیاست چمکاتے ہیں اور الیکشن کرتے ہیں۔ جیسا کہ چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے کہا ہے کہ بھارت کو چاہیے کہ وہ دریائے سندھ میں پانی بہنے دے، ورنہ ان کا خون دریاؤں میں بہے گا۔ اس لیے بھارت کے لیے بہتر ہے کہ وہ خون بہنے سے روکے اور پانی کو بہنے دے۔ جیسے کہ ان کے اپنے شاعر ساحر لدھیانوی کہہ چکے ہیں

جنگ تو خود ایک مسئلہ ہے
جنگ کیا مسئلوں کا حل دے گی

شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ جی۔ سینیٹر شاہ زیب درانی صاحب سے گزارش ہے کہ وہ سینیٹر دوست محمد خان صاحب کو ایوان میں لائیں۔ سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، سینیٹر سرمد علی صاحب آپ سینیٹر دوست محمد خان صاحب کو ایوان میں لائیں۔

Senator Saifullah Abro

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: شروع کرنے سے پہلے چھوٹی سی التجا ہے کہ یہ actually انڈیا کو message جانا ہے۔ ایوان میں سب ہمارے دوست بیٹھے ہیں، میری بھی یہی کوشش ہے، سب کی کوشش بھی یہی ہے۔ تو میرے خیال میں یہاں جو دوست جتنا بول سکتا ہے، کم از کم اسے وقت ملنا چاہیے۔ کیونکہ یہ انڈیا کو ایک سخت پیغام جانا چاہیے۔ متفقہ بات اچھی ہوتی ہے۔ اگر سب دو دو منٹ بولیں گے تو انڈیا سمجھے گا کہ ان کے پارلیمنٹریز میں دم نہیں ہے، تو message اچھا نہیں جائے گا۔ مجھے کم از کم آپ پونا گھنٹہ دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کو آخر میں رکھتے ہیں۔ میں آپ پر ہی ختم کروں گا۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میں نے بھی ایسے کہا تھا۔ دیکھیں جناب چیئرمین صاحب۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کو کتنا وقت چاہیے؟ پونا گھنٹہ؟۔آپ کو آخر میں رکھتے ہیں۔ پانچ سے چھ منٹ تک آپ بات کریں کیونکہ میرے سامنے جو list ہے، میرے لیے نہ کوئی choice ہے نہ میری کوئی ذاتی خواہش ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: پانچ منٹ میں سے دو منٹ آپ بول گئے تو میں کیا بات کروں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، آپ بات کریں۔آپ کو آخر میں رکھیں گے۔آپ پونا گھنٹے کی بجائے سوا گھنٹہ بات کریں۔ جی مہربانی۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین صاحب! ہم نے یہ اجلاس جو بلایا ہے، جو agenda call کیا ہے، یہ واضح پیغام انڈیا کو جانا ہے نا، مودی، مودی، مودی۔ مودی کو کیا ہے۔ انڈیا میں overall جو مسلمانوں کے خلاف، پاکستان کے خلاف ان کی ایک پالیسی ہے، یہ واقعہ کوئی نیا نہیں ہے۔اس سے پہلے جب بھی انڈیا میں کوئی واردات ہوتی ہے تو وہ الزام پاکستان پر ڈال دیتے ہیں۔ یہ واقعہ، جس پر مودی نے حال ہی میں بیان دیا ہے، یہ ایک عجیب، مضحکہ خیز بات ہے۔ ہمیں اسے international media پر اجاگر کرنا چاہیے کہ اس کا stance کیا ہے۔ مودی نے جس انداز سے اپنی تمام پارٹیوں کو بلا کر بریفنگ دی، اور کہا کہ جس علاقے میں واقعہ ہوا ہے، پہلگام وہ بھارت میں Mini Switzerland کہلاتا ہے۔ جیسے یہاں ہمارے ہاں بھی کافی مثالیں ہیں جیسے سکھر کو جرمنی کہتے ہیں اور لاڑکانہ کو کہتے ہیں پیرس ہے، حالانکہ وہ ہے نہیں، وہاں پانچ پانچ فٹ پانی کھڑا ہوتا ہے۔ مگر اصل واقعہ، اگر آپ اس کے فوٹوز دیکھیں، تو وہ جگہ واقعی Switzerland جیسی لگتی ہے۔انہوں نے کہا کہ وہاں بیس لوگ آئے، انہوں نے آکر دہشت گردی کی، 26 افراد کو قتل کیا stance ان کا ایسا ہے کہ جی وہ ایک ایک بندے سے پوچھ رہے تھے کہ کلمہ پڑھیں۔ جس کو کلمہ نہیں آیا اسے قتل کر دیا گیا۔ پہلے تو انڈیا کو یہ جواب جانا چاہیے کہ جو لسٹ انہوں نے جاری کی ہے، اس میں دوسرے نمبر پر ہے سید عادل حسین شاہ۔ یہ تو سید بھی ہے، مسلمان بھی ہے۔

اگر قتل مسلمانوں نے کیا، اور ہندوؤں کو ٹارگٹ کیا گیا، تو سید عادل حسین شاہ کیوں مارا گیا؟ یہ ان کے اپنے لوگ ہیں۔اچھا، کہانی ایسی ہے ان کی کہ وہ جو علاقہ ہے، وہاں transport بھی frequent نہیں ہے۔آپ کے مطابق لوگ آئے، 26 افراد کو قتل کیا، تو وہ گئے کہاں؟ وہ پاکستان کی سرحد سے کم از کم 200 کلومیٹر دور ہے۔ تو یہ جھوٹ بالکل فلمی کہانی جیسا ہے۔ انڈیا واقعی بہت

فلمیں بناتا ہے، اچھی بناتا ہے یہ بھی ایک فلمی کہانی ہے۔ کہتے ہیں کہ بیس منٹ کے بعد جا کر ایف آئی آر کاٹی۔ اوہ مودی! آپ ہمیں کیا سمجھاؤ گے۔ ایسی ایف آئی آر تو ہم پر پنجاب میں عثمان انور نے ایک ایک منٹ میں کاٹیں۔ آپ بیس منٹ میں کاٹ رہے ہو؟ ہم عادی ہیں، ہم being a Pakistani nation، ہم ایسی ایف آئی آرز کے عادی ہیں۔ آپ ہمیں کیا بتائیں گے کہ بیس منٹ کے بعد ایف آئی آر کاٹیں گے وہاں۔ اگر آپ کے پاس کوئی درست مؤقف ہے، تو اس پر آئیں۔ باقی، پاکستان پر الزامات لگانا، یہ دراصل پاکستانی قوم پر حملہ ہے۔ مودی جو دھمکیاں دے رہا ہے پوری قوم، ہم ایک ہیں۔ ہم پوری قوم without party affiliation ملک کے تحفظ کے لیے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ پوری قوم محافظوں کے ساتھ کھڑی ہو گی۔ کون ہے جو اپنی دھرتی پر جان نہیں دیتا؟ ہم سب دیں گے۔

یہاں پر ایک ہمارا دوست سینیٹر دنیش کمار صاحب کھڑا تھا، انہوں نے کہا کہ PTI والوں کو شکایت ہے، ہمیں کوئی شکایت نہیں ہے۔ ابھی تو نمبر بنانا چھوڑ دو، آپ باہر جا کر بات کریں۔ ہم کھڑے ہوں گے۔ آپ جہاں بھی بارڈر پر کھڑے ہوں گے، شہباز شریف صاحب کو جو گولی سامنے آئے، پہلے ہم کھائیں گے۔ بعد میں شہباز شریف، بعد میں زرداری صاحب، بعد میں مریم صاحبہ۔ ہم کھائیں گے پہلے گولی۔ سیف اللہ ابڑو ان کے سامنے کھڑا ہوگا۔ ایسے تھوڑی ہے کہ ہم یہیں کھڑے ہوں گے اور آگے دنیش، ہندو کھڑا ہو، ایسے نہیں ہوگا۔ PTI والوں کو نہ جانے ایسے یہاں کوئی غدارِ وطن بنایا جاتا ہے۔ جناب! یہ لوگ اسلام کے نام پر ہمارے لوگوں کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ ان کو اپنے ملک میں جو دہشت گردی ہے، بیہار، اتر پردیش اور باقی ریاستوں میں جو ہو رہا ہے، وہ دیکھنا چاہیے۔ وہاں مسلمانوں کے ساتھ، دلتوں کے ساتھ، اور چھوٹی ذات والوں کے ساتھ کیا ظلم ہوتا ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، میرے آفس کو ہدایت ہے کہ وہ دوست محمد صاحب کو آفس سے فون پر اطلاع دیں کہ وہ ایوان میں تشریف لائیں۔ جی ابڑو صاحب۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: باقی دیکھیں جی، یہاں پر بات کی گئی کہ پانی بند ہے، پانی بند ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ 1960 میں جو Indus Waters Treaty Agreement ہوا تھا، وہ

World Bank کی موجودگی میں ہوا تھا۔World Bank, India اور Pakistan تین ممالک نے اس پر دستخط کیے۔اس کے علاوہ آٹھ ممالک اور ہیں جنہوں نے donation دی، جنہوں نے اس کے against پیسے دیے تو یہ ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ India پانی بند کر دے گا، یا یہاں یہ ہو جائے گا۔ یہ کسی کے بس کی بات بھی نہیں ہے۔ویسے بھی پانی یہاں بھی بند ہوتا ہے، بلوچستان اور ہمارے سندھ کا پانی کتنے دنوں سے بند ہے۔ سندھی دس دن سے وہاں کھڑے ہیں۔ بلوچستان کے لوگوں کو پانی نہیں مل رہا پینے کا۔تو ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مودی پانی بند کرے گا۔ ہمارا ایمان ہے کہ جب بارش آئے گی تو پانی زیادہ آئے گا۔زیادہ بارش ہو گی تو پانی اور زیادہ آئے گا۔ مودی کچھ نہیں کر سکتا۔ پانی کی بات ہے کوئی کہ پانی بند کر دے گا مودی۔

دیکھیں جی، اتنی چیزیں آسان نہیں ہیں کہ ہم ڈر کے مارے بیٹھ جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اُسی دن ہماری بہن بیٹھی ہیں، شیری رحمان، انہوں نے جو بات کی nuclear کی، یقین کریں India کو ایسے hit ہوئی ہے کہ آپ دیکھیں کہ ان لوگوں نے فوراً کہنا شروع کر دیا کہ Pakistan ہمیں دھمکیاں دے رہا ہے۔ ہماری طاقت ہے۔یہ وہ تھوڑی ہے ایٹم بم جو مودی یہاں شادی پر آیا اور واپسی پر کہہ گیا کہ یہ کھلونا بم ہے۔ مودی، کہاں جا رہے ہو؟ ابھی تمہاری جان جا رہی ہے ہماری شیری بہن کے ایک بیان پر۔ اس ایٹم بم سے تمہیں ابھی خوف آ رہا ہے۔اگر وہ شادی پر نہ آتا، تو ہمارے ایٹم بم کو وہ کھلونا نہ سمجھتا۔بڑی زیادتی کی ہے اس نے۔ میں کیوں بات نہ کروں یار؟ چھوڑو پگڑی تو سب پہنتے ہیں، پگڑی کو کیا ہے اس نے؟ نہیں serious بات ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین ! ،آپ chair کو مخاطب کریں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: مجھے تو محبت ہے آپ سے۔آپ کو ہی مخاطب ہوں حقیقت یہ ہے کہ serious note پر ہمیں کرنا کیا چاہیے؟ میڈیا کی جو وہاں hype create کی گئی India میں، وہاں بھی ایک Arnab Goswami بیٹھا ہے۔ وہ ویسے ہی پاگل ہوا ہے، ارنب گوسوامی ہمیں کیا سکھائیں گے، ہمارے ہاں بھی سات، آٹھ ایسے لوگ ہیں جنہیں تمغہ امتیاز ملا ہے، ہم ان کی باتیں سنتے ہیں، تم سے ہمیں کون سا خوف آئے گا، کوئی خوف نہیں آئے گا بے شک تم کتنی ہی پاکستان کے خلاف تقاریر کرو۔ انڈیا کے لوگ اسے گالیاں دیتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب آپ حق کی نمائندگی

نہیں کریں گے، جب انڈیا ظالم ہے، اس نے خود یہ واقعات کروائے ہیں، جب آپ اسے highlight نہیں کریں گے تو ان کے ملک کا مسئلہ تو حل نہیں ہو گا اور ارنب گوسوامی کہتا ہے کہ نہیں، جاؤ جاؤ پاکستان پر حملہ کرو۔ کیا ہم نے یہاں چوڑیاں پہنی ہوئی ہیں؟ میں تو کہتا ہوں کہ زرداری صاحب، شہباز شریف صاحب اور ساری leadership کی قیادت میں ہمیں کشمیر جانا چاہیے اور وہاں کھڑے ہو کر انہیں challenge دیں کہ آؤ ہمارے ساتھ لڑو۔ مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ ہماری یہ لیڈرشپ جوان اور نوجوان ہے، جو بھی ہیں لیکن ہم سب ان کے ساتھ کھڑے ہیں، دیکھیں گے کہ اگر کوئی حملہ ہوا تو پہلے ہم نوجوان کھڑے ہو جائیں گے، ہم نوجوان تو نہیں ہیں لیکن ان سے دو چار سال چھوٹے ہیں۔

میری خاص طور پر عرفان الحق صدیقی صاحب سے ایک گزارش بھی ہے، کہ ہمیں بحیثیت قوم ایک serious message دینا چاہیے، خاص طور پر خواجہ آصف صاحب یا ان جیسے دوستوں کو تھوڑی احتیاط کرنی چاہیے، ایسے بیانات نہ دیں، جیسا کہ ایک بیان آیا ہے جس کی پوری دنیا نے مذمت کی ہے کہ آپ کا Defence Minister کہہ رہا ہے کہ ہم تیس سالوں تک امریکہ کے لیے لڑتے رہے ہیں، اس سے ایک غلط image جاتا ہے، ہم nuclear state ہیں، اگر ایسے بیانات آئیں گے یا جیسے عطا تارڑ صاحب ہیں۔ ٹھیک ہے جب PTI کا وقت آئے گا تو چاہے آپ عطا تارڑ کو دے دیں بے شک وہ ہمیں گالیاں دیں لیکن جب انڈیا یا مودی سے مقابلہ آئے تو عطا تارڑ کو میڈیا پر نہ لائیں۔ اس سے کم از کم یہ ہو گا کہ ہمارا serious stance نظر آئے گا۔ میرا بھائی اعظم نذیر تارڑ صاحب، عرفان صدیقی صاحب جائیں، شیری بہن جائے لیکن عطا تارڑ کو نہ بھیجیں۔ عطا تارڑ کو بھیجنا ہو تو مونال بھیجیں، جہاں سے اس نے چھ بندوں کو arrest کروایا تھا۔ بات یہ ہے کہ جہاں جس کا کام ہے وہاں اسے دیں، ہاں اگر PTI آپ کے ہاتھ میں آ جائے تو پھر آپ جسے مرضی لگائیں، ہمیں منظور ہے۔

Mr. Acting Chairman: Order in the House, please.

سیف اللہ ابڑو صاحب ذرا سنجیدہ بات کریں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب ابھی یہ سب بول رہے ہیں تو میں کیا کروں۔ جناب میں ہی order میں ہوں باقی House تو نہیں ہے۔ جناب بات یہ ہے کہ یقین کریں کہ ہمارے لیے یہ

پانی وغیرہ کچھ نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں کہ آپ حق پر رہیں تو میں تمہاری مدد کروں گا۔ ہم مسلمانوں کا یہی تو ایمان ہے اور کیا ہے۔ انڈیا کی سات لاکھ فوج کشمیر میں کھڑی ہے، لوگ آئے اور ان کے 26 بندوں کا قتل کرکے گئے، 20 منٹس کے بعد FIR کاٹی گئی، انہیں ڈھونڈیں تو صحیح کہ وہ گئے کہاں؟ یہ ان کی شکست ہے، یہ ان کا manipulated واقعہ تھا جو اس نے کرنا ہے اور وہ ہمیشہ کرتا ہے۔ ایسے بھڑکیں مارتا ہے اور انڈیا کی اپوزیشن بھی اس کی مذمت کر رہی ہے۔ جیسے دہلی کے وزیر اعلیٰ نے اس کی مذمت کی ہے، دہلی میں عام آدمی لوگ پارٹی کے لوگوں نے اس کی مذمت کی ہے، اتر پردیش جائیں وہاں سماج وادی پارٹی نے اس کی مذمت کی ہے۔ کسی نے بھی مودی کو اتنی support نہیں دی ہے، اسے کہا ہے کہ یہ تمہارا واقعہ ہے، تم پہلے ہی مسلمانوں کے خلاف ہو اس لیے ابھی تمہیں اپنے لیے کوئی cover چاہیے۔ ہمیں اس چیز کو اسی تناظر میں لینا چاہیے، ہمارے اختلافات اپنی جگہ ہیں اور ایسا بھی کیا مسئلہ ہے کہ یہ آخری اجلاس ہے، بعد میں بھی بیٹھیں گے تو بعد میں بھی بات کریں گے لیکن ہماری leadership کی طرف سے پیغام جانا چاہیے۔ میں صدیقی صاحب سے دوبارہ التجا کرتا ہوں کہ وہ بڑے میاں صاحب سے کہیں کہ وہ بھی timely statement دیں، ان کی لندن سے statement آنی چاہیے، وہ جہاں بھی ہیں وہاں سے بیان دے دیں۔ پاکستان میں ہیں تو اچھی بات ہے، لندن سے تو دور ہو جائے گا، پاکستان سے جلدی ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ایک تو جو لوگ ایوان میں نہیں ہیں جیسا کہ وزیر یا کوئی اور تو وہ اس کا جواب نہیں دے سکتے ہیں، اس لیے آپ ان کا نام نہ لیں جو ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ قانوناً موجود نہ ہوں، ماشاء اللہ آپ نے قانون اور آئین کے لیے بڑی جدوجہد بھی کی ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! میں نے ایسی بات ہی نہیں کی ہے، میں میاں صاحب کی بہت عزت کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں میاں صاحب نہیں، ایوان میں جو موجود نہیں ہیں کسی کا بھی نام نہ لیں جیسا کہ آپ نے عطا تارڑ صاحب کا نام لیا ہے، جو موجود نہیں ہیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: آپ اپنا دل گردہ بڑا کریں۔ Chair سنتی ہے، آپ سنیں۔ ہم مودی کے خلاف بول رہے ہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہماری جو بھی leadership available ہے

اس کے خلاف بیان دینا چاہیے۔ مضبوط stance آئے کہ پوری قوم ساتھ ہے۔ دیکھیں حکومت یا قوم، الگ تو نہیں ہیں سب چیزیں ہم ساتھ ہی ہیں نا، آپس میں بھائی ہیں، آج کسی کے پاس عہدہ ہے، کل نہیں ہوگا، میں تو وہ بات کر رہا ہوں، آپ بلاوجہ اسے دل پر نہ لیں۔ بات یہ ہے کہ 2019 میں پلوامہ کا کیس ہوا، اس میں جب attack ہوا اور ابھی نندن arrest ہوا تو اس وقت خان صاحب کی statement آپ کے سامنے تھی، ابھی آپ یہ نہ کہیں کہ میں کسی سے comparison کر رہا ہوں لیکن ہمیں یاد کرنا چاہیے اور ہم یہ بھول بھی نہیں سکتے کہ قومی اسمبلی کی ایک ذمہ دار post پر ایک بندہ بیٹھا ہوا ہے، اس وقت وہ اپوزیشن میں تھا، وہ آگے بیٹھ کر بات کر رہا تھا کہ وہ حملہ ہوا، لوگوں کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں، یہ ریکارڈ پر ہے، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ ابھی اس بندے کو یاد آیا ہے، مجھے بڑا تعجب ہوا کیونکہ اس وقت وہ پاکستان میں بھی نہیں ہے out of country ہے، وہ کہہ رہا ہے کہ 2019 کا جواب دیں گے۔ ارے بھائی 2019 میں تو آپ تنقید کر رہے تھے، کس پر؟ ہماری forces پر کہ ابھی نندن کو forces نے کیوں چھوڑا ہے۔ بھائی ایسا نہیں ہوتا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ موضوع پر آجائیں، اصل موضوع پر آجائیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب یہ موضوع ہی تو ہے، پلوامہ کوئی ابڑو کے گھر پر حملہ تو نہیں ہوا تھا، انڈیا میں ہوا تھا۔ پلوامہ اس طرف ہے، آپ دو سال کے بعد آئے، وہ پہلے ہو گیا تھا، وہاں جو حملہ ہوا میں تو اسی کی بات کر رہا ہوں، وہ پاکستان اور انڈیا کا بڑا مسئلہ تھا۔ ابھی نندن ہندو ہے، ابڑو تھوڑی ہے کہ اسے گرفتار کر کے اندر رکھا ہوا ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ 2019 میں اس وقت کے وزیراعظم اور حکومت کو یہ credit جاتا ہے تو ہمیں اس پر کیا objection ہے۔ Objection نہیں ہونی چاہیے، دیکھیں ہم سب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، پانی کے مسائل ہیں جو بھی ہیں۔ لوگوں نے، دوستوں نے باتیں کیں، یقین کریں بہت خوشی کی بات کہ کل CCI meeting ہوئی، یہ meeting دو تاریخ کے لیے schedule تھی، ایسے ہی میں معاملات کو دیکھنا چاہیے کہ جو صوبوں کے معاملات ہیں، حالانکہ وہ ایسے حل نہیں ہوئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ جی۔ شکریہ جی۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! میں آپ کو ایک بات اور بتاؤں کہ آپ اس دن یہاں نہیں تھے اور گیلانی صاحب تھے، جب یہاں پر پوری اپوزیشن نے احتجاج کیا، کامران صاحب بیٹھے

ہوئے ہیں، سب بیٹھے ہیں، جب پانی کا نام آیا تو ہمارے دوست ایسے باہر بھاگے جیسے بھول بھلیاں فلم میں راج پال یادوو پانی سے بھاگتا ہے، پانی کا نام لو تو وہ بھاگ جاتا ہے۔ کل بھی وہی ہوا۔ کل CCI کی meeting میں اس چیز کو endorse کیا گیا کہ یہ چھ کینالز غلط ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: چلیں ایک issue تھا جو ختم ہو گیا، خیریت سے ختم ہو گیا۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب ختم نہیں ہوا، میں ابھی اسی پر آ رہا ہوں۔ ہمارے یا آپ کے کہنے سے ختم نہیں ہوتا۔ ختم اس بات پر ہوا کہ جب تک ہم آہنگی پیدا نہیں ہوتی تب تک نہیں بنیں گے، نہیں بننے چاہییں، ہمارے سندھ اور بلوچستان کا پانی بند نہ کریں۔ میں ایک منٹ میں conclude کرتا ہوں جناب۔ میں سلام کرتا ہوں سندھ اور بلوچستان کے عوام کو، اس ایوان میں سب دوستوں کو جس نے بھی اس کی حمایت کی، جس کے نتیجے میں یہ چیز ہوئی۔ میں سندھ کے غیور عوام کو، وکلاء کو اور شہید ذوالفقار بھٹو کے پوتے ذوالفقار بھٹو جونیئر کو سلام پیش کرتا ہوں، جس نے پورے سندھ میں دورے کیے، پورے سندھ میں گیا اور اس نے اپنے دادا کی یاد دلائی کہ میں ہی بھٹو کا وارث ہوں اور اس نے کیسے پانی کے معاملے پر نمائندگی کی۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے، مجھے خوشی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کے ایک ایک لفظ سے قومی یک جہتی کی خوشبو آ رہی ہے، ماشاءاللہ۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب میں conclude کر رہا ہوں۔ کل یہاں قومی یک جہتی کی بات کی گئی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ سیف اللہ ابڑو صاحب۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: یہی تو مودی سوچے گا کہ چیئرمین باتیں نہیں کرنے دیتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر شاہ زیب درانی صاحب۔ ابڑو صاحب شکریہ۔ ابڑو صاحب کا مائیک کھول دیں، انہیں floor دے دیں۔ جی بات کریں۔ دوست محمد صاحب welcome.

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! کل آپ نے بات کی تھی جب ہمارے Leader of the Opposition بات کر رہے تھے کہ قومی یک جہتی کی بات کرنی چاہیے۔ بالکل یک جہتی کی بات کرنی چاہیے لیکن ہم سے آپ وعدہ کریں کہ دوبارہ مودی شادی میں نہیں آئے گا، آپ وعدہ کریں کہ دوبارہ عوامی ٹاور لاہور میں واجپائی کی حمایت نہیں کی جائے گی، دوبارہ یہ نہیں کہا جائے

گا کہ کارگل واقعہ ہماری forces نے غلط کیا، یہ وعدہ آپ کریں، یقین جانیں PTI آپ کے ساتھ کھڑی ہے۔ مہربانی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بہت شکریہ۔ آپ کی باتوں کے ایک ایک لفظ سے قومی یک جہتی کی خوشبو آ رہی تھی، ماشاءاللہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی وزیر قانون صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب جو میرے دوست ابھی بولنا چاہتے ہیں، صرف تین دن سے ہم اس بحث میں تھے، ہماری دو time bound legislations ہیں۔ ایک میرے جو اقلیتی دوست ہیں ان کی insistence پر۔ جناب ایمل صاحب میری عرض سن لیں، میں آپ سے استدعا کروں گا، میں بڑے ادب سے عرض کر رہا ہوں، میں نے ساروں سے بات کی ہے، آپ اس وقت ایوان میں نہیں تھے، آپ اس کمیٹی میں تھے جو آج اقلیتوں والا Bill ہے، آگے بجٹ اجلاس آ رہا ہے۔ صرف دو منٹ، صرف دو منٹ، میں دست بستہ استدعا کر رہا ہوں۔ ایمل ولی صاحب میں بھی بیٹھا ہوں۔ جناب چیئرمین! یہ دو reports lay ہو جائیں تو انہیں take up کر لیا جائے۔ میں نے پارلیمانی لیڈران سے بھی گزارش کر دی تھی کیونکہ آج session لمبا چلنا تھا، اس کے بعد پھر کچھ دنوں کے لیے break ہے، اس لیے یہ نکل جائیں گے۔ میری استدعا ہے کہ یہ reports lay ہو جائیں، پانچ منٹ کا یہ total business ہے، دوست محمد صاحب سے معذرت کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: گزارش ہے کہ اس میں کچھ ایسے Bills ہیں جن کا وقت 12, 13 May کو پورا ہو رہا ہے، اس کے علاوہ کچھ اور ایسی چیزیں ہیں، یہ پانچ، دس منٹ کا کام ہے، اس کو کر لیتے ہیں پھر اس پر بات کریں گے۔ میں بیٹھا ہوں ان شاء اللہ۔ Order No. 3. سینیٹر عرفان الحق صدیقی، چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے خارجہ امور Order no. 3 پیش کریں۔

Presentation of Report of the Standing Committee on Foreign Affairs on [The Biological and Toxin Weapons Convention (Implementation) Bill, 2025]

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui: I, Chairman Standing Committee on Foreign Affairs, present report of the Committee on a Bill to give effect to the Convention on the Prohibition of the Development, Production and

Stockpiling of Bacteriological, (Biological) and Toxin Weapons and on their Destruction, 1972 [The Biological and Toxin Weapons Convention (Implementation) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔Order no. 4۔ سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ، چیئرپرسن فنکشنل کمیٹی برائے انسانی حقوق Order no. 4 پیش کریں۔

Presentation of Report of the Functional Committee on Human Rights on [The National Commission for Minorities Rights Bill, 2025]

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Chairperson Functional Committee on Human Rights to present report of the Committee on a Bill to provide for constitution of a National Commission for Minorities Rights [The National Commission for Minorities Rights Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔.Order No. 5 اعظم نذیر تارڑ صاحب،آپ سینیٹر اسحاق ڈار صاحب کے behalf پر Order no.5 پیش کریں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! بہت شکریہ اور میں ممنون ہوں اپنے colleagues کا کہ انہوں نے مجھے یہ موقع فراہم کیا، یہ دونوں legislative businesses time bound ہیں اور دونوں کو standing committees نے concerned at length دیکھا بلکہ اس پر کمیٹی میں amendments بھی آئی تھیں۔ ایک ہماری international commitment ہے convention کی، اس کے تابع legislation ہوئی ہے جو biological weapons کے بارے میں ہے، we are a responsible state اور میرے خیال میں ان دنوں میں ویسے بھی it carries a positive message that we being a responsible state, we know our international obligations اور اسی convention کے تابع ہم نے یہ legislation کی ہے۔

دوسرا Bill جو ہے وہ ایک long awaited ہمارا مطالبہ تھا، ہمارے پاکستان میں جو non-Muslims بھائی ہیں اقلیتی دوست ہیں۔ سینیٹر علی ظفر صاحب کی سربراہی میں، محترمہ ثمینہ ممتاز صاحبہ نے بھی contribute کیا۔ میں شکر گزار ہوں تمام ان دوستوں کا جنہوں نے اس میں contribute کیا، ایک special committee constitute کی گئی تھی National جنہوں نے standing committee for human rights Assembly اور Senate میں اپوزیشن اور حکومتی ایوانوں میں موجود جتنے senators اور MNAs ہیں انہیں invite کر کے ان سے suggestions لیں۔ اس کی نو تجاویز آئی تھیں، ان تمام پر میں نے concede کیا اور وہ incorporate کر لیں اور آج کمیٹی نے انہیں finally consider کر دیا۔

<u>Consideration and Passage of The Biological and Toxin Weapons Convention (Implementation) Bill, 2025</u>

Senator Azam Nazeer Tarar: I beg to move that the Bill to give effect to the Convention on the Prohibition of the Development, Production and Stockpiling of Bacteriological, (Biological) and Toxin Weapons and on their Destruction, 1972 [The Biological and Toxin Weapons Convention (Implementation) Bill, 2025] as reported by the Committee, be taken into consideration at once.

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ Bill ویسے کمیٹی سے pass ہو کر آیا ہے۔ آپ بات کریں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ Law Minister نے minorities کے Bill پر مجھ سے بات کی تھی۔ دوسرے Bill کے بارے میں ہمیں کچھ نہیں پتا، ہم چاہیں گے کہ اس پر تھوڑی بہت بات تو کریں کہ یہ ہے کیا؟

Why are we doing it? Why we need this?

جناب قائم مقام چیئرمین: جی اعظم نذیر تارڑ صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب والا! میں نے شروع میں بات کی تھی کہ پاکستان signatory ہے، ایک international convention ہے under the U.N.

Charter, 1972 جو کہتا ہے کہ biological or toxin weapons ان کا استعمال نہیں ہونا، ان کی destruction اور اس حوالوں سے، جو states ایسی capabilities رکھتی ہیں وہ کن parameters کے اندر رہ کر ان پر کام کریں۔ یہ report laid ہے، اس میں آپ نے دیکھا short title and application میں یہ basic چیزیں ہیں کہ citizen کون ہے، foreign national جو territory پر موجود ہے، conveyance کون سی ہے، definitions میں اس طرح aid and abatement ہے۔ Biological agent means any microorganism definitions جنہیں ہم کیمیائی ہتھیار کہتے ہیں، ان کی bacteria, virus, fungus, ہیں۔ یہ اس convention کی ایک requirement ہے کہ ہم نے شاید 2018 or 2019 recent past میں ہی اسے rectify کیا تھا، اس کے بعد اس پر legislation ہونی تھی۔ یہ کافی دیر سے چلا آرہا تھا اور ابھی اس کے 90 days تین چار روز کے بعد expire ہو رہے ہیں۔ اس پر پھر نئے سرے سے ہم نے قومی اسمبلی میں جانا ہے، جب میں نے آج National Commission for Minorities Rights کی بات کی تو office نے مجھے ابھی کہا کہ اس کی معیاد expire ہو جائے گی۔ اس میں انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ offenses بھی ہوں گے any person who is found to have been abating, adding or assisting the commission of any act that constitute an offense under this Act or attempt shall be liable for imprisonment for live or so یہ وہ اس convention کے تحت ہے، it is an international offense جس کی ہم نے corresponding legislation کی ہے۔ آج اگر یہ نہیں ہوگا اور سینیٹ کا اجلاس ختم ہو جائے گا۔ یہ پہلے بھی پچھلی اسمبلی میں pass ہو کر اس وجہ سے ختم ہو گیا کہ National Assembly dissolve ہو گئی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شبلی صاحب بڑے دل کے انسان ہیں۔ شبلی فراز صاحب۔

سینیٹر سید شبلی فراز: ہم نے یہ بات پہلی مرتبہ نہیں سنی ہے کہ expire ہو رہا ہے، دو دن رہ گئے ہیں، ایک دن رہ گیا، پانچ گھنٹے رہ گئے ہیں، please respect this house آپ

وقت پر دیا کریں کہ کوئی اس میں آدمی مشاورت کرسکے یہ highly technical قسم کی چیزیں ہیں Toxins ہیں۔ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ اس ملک میں کون biological weapon بنا رہا ہے ہم تو شاید نہیں بنا رہے، کم از کم ہمارے knowledge میں تو نہیں ہے۔ جب اس قسم کی چیزیں آجاتی ہیں اور پھر ہم نے اس پر اپنے signature کرنے، لکھنا ہے۔ ہمیں کم از کم بنیادی اصول تو پتا ہونے چاہییں، اتنا وقت تو ملنا چاہیے کہ جو حضرات اس کے بارے میں مزید تحقیق کرنا چاہتے ہیں وہ کریں لیکن یہ argument کہ دو دن رہ گئے ہیں، یہ ہو جائے گا، وہ ہو جائے گا، میرے خیال میں non-serious attitude ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس بات میں وزن ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: قائد حزب اختلاف میرے بڑے بھائی ہیں، پوری احتیاط کی جاتی ہے، ان کا مشورہ بڑا جائز ہے لیکن یہ standing committee کی four meetings میں clause by clause پڑھا گیا unanimously pass ہوا تھا، ساری جماعتوں کی نمائندگی تھی اور اسی لیے میں یہ جسارت کر رہا ہوں، without committee اگر ہوتا تو شاید میں یہ آپ سے نہیں مانگ رہا ہوتا۔

سینیٹر سید شبلی فراز: یہ کون سی کمیٹی ہے؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ Standing Committee on Foreign Affairs میں گیا تھا، اسے MoFA نے move کرنا ہوتا ہے because this is our international obligation.

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں یہ تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: بل متفقہ طور پر منظور کیا جاتا ہے۔ Bill کی دوسری reading, شقات 2 تا 15۔ شقات 2 تا 15 میں کوئی ترمیم نہیں ہے لہٰذا میں یہ شقات ایوان کے سامنے ایک سوال کے طور پر رکھتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ شقات 2 تا 15 کو Bill کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شقات 2 تا 15 کو Bill کو حصہ بنایا جاتا ہے اور یہ متفقہ ہے۔ شق ایک بل کا ابتدائیہ اور عنوان۔ اب میں شق ایک، بل کا ابتدائیہ اور عنوان لیتا ہوں، سوال یہ ہے کہ شق ایک، بل کا ابتدائیہ اور عنوان کو بل کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق ایک بل کا ابتدائیہ اور عنوان بل کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ Order No.6. منسٹر صاحب یہ بھی آپ پیش کریں گے؟

Senator Azam Nazeer Tarar: I, on behalf of Minister for Foreign Affairs, move that the Bill to give effect to Convention on the Prohibition of the Development, Production and Stockpiling of Bacteriological, (Biological) and Toxin Weapons and on their Destruction, 1972. [The Biological and Toxin Weapons Convention Implementation Bill, 2025] be passed.

جناب قائم مقام چیئرمین: میں اب تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: Order No.7. Minister for Law Senator Azam Nazeer Tarar پیش کریں۔

Consideration and Passage of [The National Commission for Minorities Rights Bill, 2025]

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! میں نے جیسے عرض کیا کہ 2015 میں Supreme Court of Pakistan نے observe کیا Justice Tassaduq Hussain کی سربراہی میں ایک کیس اقلیتی حقوق کے بارے میں اور کہا گیا کہ اس پر ایک National Commission تشکیل دیا جائے۔ اس کی ایک عارضی تشکیل تو ہو گئی لیکن اس کی قانون سازی میں کچھ تاخیر ہوئی۔ پچھلے دور میں بھی، PTI کی حکومت کے دوران تیار کیا

گیا وہ پاس ہو گیا لیکن unfortunately National Assembly کی تحلیل کی وجہ سے، سینیٹ میں pending ہونے کی وجہ سے وہ بل نہ بن سکا۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں عرض کر دیتا ہوں۔ اس کا جو مختصر خاکہ ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح کہ National Commission for Rights of Women ہے، National Commission for Rights of Child ہے، National Commission for Human Rights ہے۔ اسی طرح جو minorities کے rights ہیں اس کے لیے commission کو تشکیل دیا گیا ہے۔ اس کے Chairperson کا جو تقرر ہے وہ یہ ہے کہ وہ minority سے ہی ہو گا اور اس کے لیے کہا گیا ہے کہ اس کا human rights کے شعبے میں مناسب تجربہ ہونا چاہیے۔ کئی commissions کی جو نامزدگی ہے اس کا اختیار concerned division کو اور وزیر اعظم کو حاصل ہے یا وفاقی حکومت کو حاصل ہے لیکن اس کو ہم نے all inclusive کرنے کے لیے اس میں لکھا گیا ہے کہ ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی جائے گی، جس میں Opposition and treasury benches کی برابر نمائندگی ہو گی۔ وہ پارلیمانی کمیٹی ایک panel تجویز کرے گی، دو دو نام دونوں طرف سے اور اس panel میں سے اس کا انتخاب کیا جائے گا اور کسی وجہ سے اگر dead lock آتا ہے تو ایک مقررہ مدت گزرنے کے بعد صرف اس صورت میں یہ پھر وفاقی حکومت کو refer کیا جائے گا۔

اسی طرح اس میں کچھ اختیارات دیے گئے ہیں کہ یہ executive, police department, executive authorities, deputy commissioner officers اور دیگر محکموں کو احکامات جاری کر سکتے ہیں اگر کوئی شکایت آتی ہے کہ ہمارے اقلیتی بھائی یا بہن ہیں ان کے ساتھ کوئی غلط سلوک کیا گیا ہے۔ ان کو contempt کی powers بھی دی گئی ہیں اور اس طرح کے بہت سارے مسائل ان کو deal کرنے کے لیے اور یہ اپنی annual report Parliament میں پیش بھی کریں گے۔ Moreover, وہ حکومت کی رہنمائی

کریں گے کہ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے کس طرح کے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک جامعہ قسم کا یہ تیار کیا گیا ہے۔

اس میں دو تجاویز تھیں۔ پہلی یہ تھی کہ اس کا سربراہ مسلمان بھی ہو سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں تھا لیکن ہم نے اپنے اقلیتی بہن بھائیوں سے اظہار یک جہتی کے لیے اور یہ ثابت کرنے کے لیے کہ یہ آپ کا commission ہے اور آپ اس کو چلائیں گے۔ یہ کمیٹی میں اتفاق رائے سے decide کیا گیا ہے کہ وہ صرف اقلیتوں میں سے ہوں گے۔ اقلیتوں کی نمائندگی جو ہے وہ نئے census میں جو ان کے numbers ہیں۔ ہمارے census کے مطابق سب سے بڑی جو اقلیتی آبادی ہے وہ ہندو برادری کی ہے، تھوڑے کم numbers کے ساتھ پھر ہمارے Christian بھائی بہن ہیں۔ اس کے بعد پھر جیسے Sikh, Parsi ہیں ان کو رکھا گیا ہے اور پھر ایک general seat بھی رکھی گئی ہے۔ چاروں صوبے بھی اس میں اپنا ایک ایک senior officer nominate کریں گے جو کہ commission کو assist کرائے گا۔ یہ اس کی وضاحت ہے، میں جناب سے گزارش کروں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں اس تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: بل کی دوسری reading شقات ۲ تا ۳۶۔ شقات ۲ تا ۳۶ میں کوئی ترمیم نہیں ہے لہٰذا میں اس کو ایوان کے سامنے ایک سوال کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ شقات ۲ تا ۳۶ کو بل کا حصہ بنایا جائے؟ اب میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شقات دو تا ۳۶ کو بل کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ شق ایک بل کا ابتدائیہ اور عنوان۔ اب میں شق ایک، بل کا ابتدائیہ اور عنوان لیتا ہوں، سوال یہ ہے کہ شق ایک بل کا ابتدائیہ اور عنوان کو بل کا حصہ بنایا جائے۔ اب میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق ایک، بل کا ابتدائیہ اور عنوان بل کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ Order No.8. سینیٹر اعظم نذیر تارڑ Order No .8. پیش کریں۔

Senator Azam Nazeer Tarar: I, Minister for Human Rights, move that Bill to provide for Constitution of a National Commission for Minorities Rights [The National Commission for Minorities Rights Bill, 2025] be passed.

جناب قائم مقام چیئرمین: میں اس تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: بل کو پاس کیا جاتا ہے۔ جی سینیٹر شاہ زیب درانی۔

سینیٹر شاہ زیب درانی: جناب چیئرمین! Treasury benches میں جو بیٹھے ہوتے ہیں ان کو ہمیشہ فراغ دلی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور اس فراغ دلی میں میں آپ سے گزارش کروں گا کہ کیونکہ ڈاکٹر صاحب ناراض ہو کر گئے تھے تو پہلے ان کو موقع دیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی دوست محمد صاحب۔

Continued Further Discussion on the Motion under Rule 218

Senator Dost Muhammad Khan

سینیٹر دوست محمد خان: جناب چیئرمین! میں کیا کروں، میں روؤں یا ہنسوں یا کیا کروں؟ آپ کی بہت مہربانی لیکن اس طرح House نہیں چلے گا جس طرح آپ اس House کو چلا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: چلے گا ان شاءاللہ آپ غم نہ کریں۔ آپ ابھی بات کریں، آپ بات بھی کر رہے ہیں اور ساتھ میں threat بھی دے رہے ہیں۔

سینیٹر دوست محمد خان: کل چار بجے سے ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں بھی تو بیٹھا ہوا ہوں۔

سینیٹر دوست محمد خان: آج تین بجے سے پھر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آگے والوں کو موقع دے دیتے ہیں اور پیچھے والوں کو موقع نہیں دیتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ بات شروع کریں۔

سینیٹر دوست محمد خان: یہ Pahalgam میں جو واقعہ ہوا ہے اور ہندوستان نے بغیر ثبوت کے ہم پر الزام لگایا ہے۔ اس کے پیچھے کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ایک تو پاکستان Taliban کے ساتھ

برسرِپیکار ہیں، دوسرا افغانستان کے ساتھ ہمارے کس قسم کے تعلقات ہیں۔ ہمارے جب Deputy Prime Minister گئے تھے تو وہ وہاں افغانستان کے نہ تو Prime Minister سے ملے اور نہ ہی ان کے امیر المومنین سے ملے۔ معلوم نہیں کس سے ملے۔ انہوں نے ہمیں یہ بتایا بھی نہیں کہ میں نے کیا بات کی ہے۔ ہم بلوچستان کے آزادی پسندوں کے ساتھ بھی برسرِپیکار ہیں۔ انڈیا کے ساتھ بھی ہمارے تعلقات انتہائی خراب ہیں۔ جناب چیئرمین! میں دو وجوہات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ انڈیا نے یہ وقت کیوں choose کیا ہے۔ ایک تو یہ جو اردلی حکومت بیٹھی ہوئی ہے اور ہمارے اوپر ان کو مسلط کیا ہوا ہے اس نے ملک کو معاشی طور پر تباہ وبرباد کرکے رکھ دیا ہے۔ پچھلے تین سالوں سے ملک کی سب سے بڑی پارٹی کو تختہ مشق بنایا ہوا ہے۔ اس پارٹی کے چیئرمین کو چھ سو دنوں سے پابند سلاسل رکھا ہوا ہے۔ جیل کی تنگ اور تاریک کوٹھری میں بند ہے اور ہزاروں ورکرز پر ظلم ڈھائے جارہے ہیں۔ سینکڑوں کو شہید اور ہزاروں کو زخمی کردیا گیا ہے۔ یہ ظلم کسی کربلا سے کم نہیں ہے۔ اس کشمیر کے لیے جس کو آزاد کشمیر کہتے ہیں ہمارے بڑوں نے اس کے لیے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ اگر پاکستان ceasefire نہ کرتا تو ان شاء اللہ پورے کا پورا کشمیر آج آپ کی گود میں ہوتا۔ جناب چیئرمین! انڈیا plebiscite پر مجبور ہوا۔ اس کی Resolution آپ اٹھا کر دیکھیں جو United Nations نے پاس کی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ میں اس لیے مجبور ہوا ہوں کہ ان قبائلیوں سے مجھے دہلی کے تخت کو خطرہ پڑ گیا ہے۔ اس لیے میں plebiscite کرنے کے لیے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین! اس ہاؤس میں دو ایسے سینیٹرز بھی ہیں جن کے بڑوں نے کشمیر کی جنگ میں بڑا حصہ لیا ہے۔ اس میں ہمارے قائد حزب اختلاف کے والد صاحب، محترم احمد فراز صاحب جو پاکستان کے چوٹی کے شاعر ہیں اس نے بھی اس جنگ میں حصہ لیا اور میرے خاندان کے لوگوں نے بھی اس جنگ میں حصہ لیا ہے۔ ان کو جو میڈلز ملے ہیں۔ فخر کشمیر، ہلال کشمیر اور شیر کشمیر کے میڈلز ملے ہیں۔ یہ میڈلز اس وقت دیے گئے جب سردار عبدالقیوم خان آزاد کشمیر کے صدر تھے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کو Leaders اور سیاستدانوں کے بارے میں سمجھانا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! سیاستدان صرف الیکشن کے لیے سوچتا ہے جبکہ Leader سو سال تک اپنے ملک اور قوم کے لیے سوچتا ہے۔ جناب چیئرمین! مجھے یاد ہے۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کو میں سلام پیش کرتا

ہوں۔ مجھے یاد ہے کہ 17 ستمبر کو میں ساتویں کلاس کا طالب علم تھا۔اس نے 1965 میں جو تقریر کی تو اس نے کہا کہ اوئے ہندوستانیوں ! تم نے کس قوم کو للکارا ہے۔ جس کے دل میں "لا إله إلا الله محمد رسول الله" ہو۔اس ایک تقریر نے تمام قوم کو یکجا کر دیا۔ جناب چیئرمین ! ایمل ولی کچھ کہنا چاہتا ہے۔ میں نے جب یہ تقریر سنی تو میں گھر سے والد کی بندوق لے کر ان بسوں میں بیٹھ گیا جہاں پر قبائلی بیٹھے ہوئے تھے۔اب مجھے یاد نہیں کہ وہ سیالکوٹ یا لاہور جا رہے تھے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: چلیں جب یاد آ جائے تو پھر بتا دیں۔

سینیٹر دوست محمد خان: جناب چیئرمین ! میں ساتویں کلاس کا student تھا۔ جناب چیئرمین !آپ کی یادداشت اچھی ہوتی ہیں۔ میری تھوڑی کمزور ہیں۔ جناب چیئرمین ! میری والدہ نے میرے والد صاحب کو بتایا کہ آپ کا دوسرا بیٹا بھی جہاد کے لیے جا رہا ہے۔ میرے والد صاحب بوڑھے تھے وہ آئے اور مجھے زبردستی بس سے اتار دیا اور بندوق مجھ سے لے لی۔

جناب چیئرمین ! دوسرے لیڈر کا میں ذکر کرنا چاہوں گا جن کا نام عمران خان ہے۔ بالاکوٹ پر جب انڈیا نے ہوائی حملہ کیا۔ ناصر صاحب ! تشریف رکھیں۔ یہ آپ کے کشمیر کی بات کر رہا ہوں۔ جناب چیئرمین ! انڈیا نے جب حملہ کیا تو ہماری بہادر ائیر فورس نے ایسا جواب دیا کہ ابھی تک انڈیا وہ زخم چاٹتا ہے۔اس موقع پر ہمارے عمران خان صاحب نے جو تقریر کی کہ اگر انڈیا نے پھر شرارت کی تو میں سوچوں گا نہیں بلکہ حملہ کروں گا اور میں نے میزائل آپ کے شہروں پر لگا دیے ہیں۔اس نے تو حملہ نہیں کیا تھا۔ چوتھی بات یہ ہے کہ عمران خان کی دھمکی پر مودی نے کہا کہ یہ سر پھرا پٹھان ہے یہ واقعی ہم پر حملہ بھی کر دے گا۔اس لیے یہ خاموش ہو گئے۔ جناب چیئرمین ! میں کہہ رہا ہوں کہ ابھی بھی وقت ہے کہ عمران خان اور اس کی پارٹی کو باعزت طور پر رہا کریں۔اگر آپ ملک کو یک جا کرنا چاہتے ہیں۔ عمران خان کے بغیر ملک یک جا نہیں ہو سکتا۔ یہ تیراں پارٹیاں نہ تین میں ہیں اور نہ تیراں میں ہیں۔ جناب چیئرمین ! یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ جناب چیئرمین ! مجھے وہ بات یاد ہے آپ کو بھی یہ بات سننی ہو گی کہ [1][***]

---

[1][Words expunged as ordered by Mr. Acting Chairman].

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں۔ یہ الفاظ قومی یک جہتی کو سجتے نہیں ہیں۔ ان الفاظ کو expunge کر دیں۔

سینیٹر دوست محمد خان: جناب چیئرمین! یہ الفاظ بالکل expunge نہ کریں۔ یہ الفاظ بالکل زبردست ہیں۔ [***] اللہ کے واسطے۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، میں آپ کے الفاظ کی طرف نہیں جاتا ہوں۔

سینیٹر دوست محمد خان: جناب چیئرمین! میرا ملک جارہا ہے۔ خدا کی قسم ہمارا ملک جارہا ہے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ افغانستان میں عمران خان کی جو عزت ہے۔ شاید افغانستان کے طالبان بھی ہمارے ساتھ جنگ میں شامل ہو جائیں۔ اتنی بڑی اس کی عزت ہے لیکن افسوس کہ ہم نے ان کو کال کوٹھری میں بند کیا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: خیر اور امن کی دعا مانگنی چاہیے۔ خوش حالی کی دعا مانگنی چاہیے۔

سینیٹر دوست محمد خان: عمران خان کو جیل سے باہر نکالیں تاکہ ہم ایک قوم بن سکیں۔ Thank you very much. بس windup ہو گیا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر ایمل ولی خان صاحب۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ اپنی پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔ آ گئے تو بات کرنے دیں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! میں نے ابھی تک کچھ بولا نہیں ہے اور یہ شروع ہو گئے۔ جناب چیئرمین! بڑی معذرت کے ساتھ۔ یہ ڈاکٹر ہیں اور ڈاکٹر کی ایسی حرکتیں۔ میرے خیال میں ڈاکٹر ایسی حرکتیں نہیں کر سکتے۔ ایسے نہیں لگتا کہ وہ ڈاکٹر ہیں۔ ڈاکٹر بن کر تشریف رکھیں۔ آپ سینیٹر ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ Chair کو مخاطب ہوں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: آپ میں اور ہم میں فرق ہے۔ پوری دنیا یہ بات مانتی ہے۔ آپ کو بھی ماننا پڑے گا۔ جناب چیئرمین! ان کو بٹھائیں۔

(مداخلت)

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! ان کو ڈر ہے۔ پتا نہیں ان کو کیا مسئلہ در پیش ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، مجھے اس بارے میں علم نہیں تھا۔ مجھے ابھی پتا چلا ہے۔ جی، ایمل ولی صاحب! آپ بات کریں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! ایک ماحول بنا ہوا ہے۔ اس ماحول میں بھی یہ حالت ہے۔ ہندوستان میں میڈیا والے یہ کام کر رہے ہیں اور پاکستان میں یہی لوگ یہ کام کر رہے ہیں۔ ہندوستان کا میڈیا اور پاکستان کے یہ لوگ یہی حرکتیں کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: میرے علم میں نہیں تھا۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! آپ کے ممبران نے دو دو، تین تین مرتبہ بات کی۔ جناب چیئرمین! یہ آواز سے ڈرتے ہیں۔ تکلیف پہنچتی ہے اور ہم تکلیف ان کو پہنچائیں گے۔ [***][2]

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ لوگ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ میں warning دیتا ہوں۔ میرے علم میں نہیں تھا۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین۔ [***]

جناب قائم مقام چیئرمین: ایمل ولی صاحب! آپ chair سے مخاطب ہوں۔ آپ بات کریں۔

(اس موقع پر پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نشستوں پر کھڑے ہو کر احتجاج کرتے رہے)

[*****][3]

جناب قائم مقام چیئرمین: میرے علم میں بالکل نہیں کہ انہوں نے بات کی ہے۔ میں اس سیشن میں نہیں تھا۔

(اس موقع پر پاکستان تحریک انصاف کے اراکین احتجاج کرتے رہے)

[*****]

(مداخلت)

---

[2][Words expunged as ordered by the Mr.Chairman].

[3] [Words expunged as ordered by the Mr. Chairman].

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ لوگ مہربانی کرکے اپنی نشستوں پر چلے جائیں۔ آپ نشستوں پر بیٹھیں گے تو میں کوئی فیصلہ کروں گا۔ آپ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ جی وزیر قانون صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں بڑے ادب کے ساتھ عرض کروں گا، جذبات میں بات ہو جاتی ہے لیکن میرے خیال میں ہمیں اس ایوان کے تقدس کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس ایوان کا ایک تابندہ ماضی ہے، ہماری traditions ہیں، میرے خیال میں ہم سب کو ان کا خیال رکھنا چاہیے۔ آپ نے ایمل ولی خان کو floor دیا، سر آنکھوں پر لیکن اگر دوستوں کا یہ اعتراض ہے کہ پہلے اس topic کو close کر لیا جائے جس پر ہم گفتگو کر رہے ہیں اور اس کے بعد اگر وہ بات کرنا چاہیں تو میں انہیں request کرکے آیا ہوں۔ In order to show solidarity on this very sensitive and important national issue. میں تمام sides سے یہ درخواست کروں گا کہ issue ایسا ہے، مہربانی فرما کر اسے mix up نہ کریں۔ سینیٹر ایمل خان نے چونکہ اس debate کو open کیا تھا، میں بڑے ادب سے عرض کروں گا، آپ نے لیڈر آف دی اپوزیشن کے بعد اس debate کو آگے بڑھایا تھا۔ ان شاء اللہ العزیز، ہم اس ایک chapter کو اچھے طریقے سے اور خوشی خوشی conclude کریں گے۔ مہربانی فرما کر آپ تھوڑا موقع دیں، جو دوست رہ گئے ہیں، وہ بول لیں۔ آپ conclude کریں گے تو ہم ایوان سے جائیں گے۔ جو آپ کا issue ہے، آپ اس پر بات کیجیے گا۔

میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس موضوع کے اوپر یہ ہاؤس discuss کر رہا ہے، اس کی اہمیت کو اور اس کے ساتھ جو sensitivity attach ہے، ہم سب نے by and large ان تین دنوں میں اپنے tempers اور emotions کو بہت balance out کرکے یہ ساری proceedings چلائی ہیں۔ یہی ایک قوم کی اور اس ہاؤس آف دی فیڈریشن کی خوبصورتی ہے۔ میں تمام دوستوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بات سنی ہے۔ میں آپ سے ملتمس ہوں، میں نے ایمل خان سے بھی request کی ہے کہ جو speakers رہ گئے ہیں، وہ اپنی بات کریں گے۔ اس topic کو conclude کرکے آپ کا floor ہوگا، آپ نے اپنی جو بات کرنی ہے، ضرور کیجیے گا لیکن I think it is conventionally established کہ جب ایک

topic کے اوپر ایک chain میں بات ہو رہی ہوتی ہے تو ہم پہلے اسے conclude کرتے ہیں۔ میں آپ سب دوستوں کا مشکور ہوں کہ آپ نے میری بات سنی۔ اب آپ اس بحث کو resume کر لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میرے علم میں یہ بات نہیں تھی کہ ایمل صاحب نے تقریر کی ہوئی ہے کیونکہ میں ان دنوں میں نہیں تھا۔ نمبر دو، ابھی جس طریقے سے بات ہوئی ہے، جو ناخوش گوار اور غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہوئے ہیں، نہیں ہونے چاہییں۔ میں ان تمام چیزوں کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں تمام دوستوں کا شکر گزار ہوں اور ایمل خان کا بھی کہ انہوں نے میری بات مانی اور floor دیا۔ .I am extremely grateful اب بات ختم ہو گئی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر افنان اللہ صاحب۔ شاہ زیب صاحب! اس طرح نہیں، آپ نے کہا کہ میری باری دوست محمد صاحب کو دے دیں۔ جب آپ نے اپنی باری دوست محمد صاحب کو دی تو اس کے بعد آپ کیسے بول رہے ہیں؟ جی سینیٹر افنان اللہ صاحب۔

Senator Afnan Ullah Khan

سینیٹر افنان اللہ خان: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پہلگام کا جو واقعہ ہے، میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس پر بات کرنے کا موقع دیا۔ آپ کو معلوم ہے کہ پچھلے ہفتے جو incident ہوا جس میں Indian occupied Kashmir میں 26 لوگوں کی ہلاکتیں ہوئیں۔ ان ہلاکتوں کی ذمہ داری ہندوستان نے بغیر تفتیش کئے within few minutes پاکستان پر ڈال دی اور کہا کہ جی یہ پاکستان نے سارا حملہ کرایا ہے۔ اگر آپ خطے کی recent history کو تھوڑا سا دیکھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ بلوچستان کے اندر حالات خراب کرنے والا ہندوستان ہے۔ کلبھوشن یادیو بلوچستان سے پکڑا گیا۔ کشمیر اور پاکستان کے حالات خراب کرنے والا ہندوستان ہے۔ امریکہ کے اندر دہشت گردی پھیلانے والا ہندوستان ہے۔ کینیڈا میں ان کے spies پکڑے جاتے ہیں جو قتل کرتے ہیں۔ Khalistan Movement کے head کا جو قتل ہوا، اس کے پیچھے کون نکلتا ہے؟ وہ ہندوستان نکلتا ہے۔ پورے خطے میں اگر کسی کو بنگلہ دیش

سے مسئلہ ہے تو وہ ہندوستان کو ہے۔ اگر سری لنکا سے مسئلہ ہے تو وہ بھی اسی ہندوستان کو ہے۔ بھوٹان سے بھی ان کو مسئلہ ہے۔ ہر ملک سے مسئلہ کس کو ہے؟ ہندوستان کو ہے اور یہ پورے خطے میں آگ لگاتے ہیں۔ ہر جگہ انہوں نے آگ لگائی ہے۔ ہر جگہ انہوں نے انتشار پھیلایا اور جب اپنے گھر یہی انتشار آیا تو اس کے بعد کہتے ہیں دیکھیں جی ہمارے ہاں پاکستان نے یہ کرایا ہے۔ بھئی جب آپ اپنے ملک میں minorities کو دبائیں گے، آپ ان کے حقوق نہیں دیں گے، آپ مسلمانوں کو جو 20 کروڑ ہیں اور وہاں third class citizen ہیں، وہاں ان کی عبادت گاہوں کو گرائیں گے اور اس کے بعد یہ expect کریں گے کہ یہ ساری آگ جو آپ نے لگائی ہے، وہ ہر جگہ پھیلے مگر آپ کے گھر نہیں آئے۔ ایسا تو نہیں ہوگا۔

جناب! ایسا نہیں ہو سکتا کہ جب آپ کا اس طرح کا behaviour ہو اور اس کی کوئی implication نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم Indus Waters Treaty کو suspend کرتے ہیں۔ ظاہر ہے وہاں سے پاکستان کا 104 million acre feet پانی آتا ہے جس سے ہماری زراعت چلتی ہے اور ہماری جی ڈی پی اس پر dependent ہے۔ اگر ہندوستان یہ سمجھتا ہے کہ وہ پاکستان کا پانی بند کر سکتا ہے تو ایسا کرنے کے لئے اسے تقریباً 16 کے قریب منگلا ڈیم چاہیے اور ابھی اس وقت ایک بھی ڈیم وہاں پر موجود نہیں ہے۔ اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ اس طرح کا infrastructure develop کرے گا اور ہمارا پانی روکے گا اور ہم چپ کر کے بیٹھے رہیں گے تو یہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے پاکستان کے پاس وہ weapon systems موجود ہیں جس کے ذریعے ہم ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار آپ کے hydroelectric projects and dams کو تباہ کر سکتے ہیں جنہیں آپ نے پچھلے 76 سالوں سے لگا کے بنایا ہے۔ ہم ان کو بھی تباہ کر سکتے ہیں کشن گنگا ڈیم کو بھی تباہ کر سکتے ہیں۔ اگر ہندوستان لڑائی کا راستہ لینا چاہتا ہے تو ٹھیک ہے۔ پانی ہماری lifeline ہے۔ اگر اس کے اوپر ہندوستان نے کوئی ایسا کام کیا تو اس پر ایسی جوابی کارروائی ہوگی کہ وہ ہمیشہ یاد رکھے گا۔ جو ہمارے کشمیری بھائی ہیں جن کے اوپر وہاں بہت دفعہ ظلم ہوتا رہا ہے، ہم ان کی legitimate rights کو support کرتے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک Muslim majority province کو جسے United Nations charter کے ذریعے plebiscite کا حق ہے، آپ نے اسے دبا دیا ہے۔ اس پر آپ کوئی بات نہیں کرتے۔ آپ نے

وہاں آرٹیکل 370 بھی revoke کیا۔ اس وجہ سے پہلے صرف وہاں کے لوگ زمین خرید سکتے تھے لیکن اب باہر سے آنے والے بھارتی بھی وہاں آ کر زمین خرید سکتے ہیں۔ ہندوستان جب یہ سب کرے گا تو ظاہر ہے کہ کشمیر کے مجاہدین اسے resist کریں گے اور یہ ان کا right ہے۔ ہزاروں سال سے آباد وہاں کے لوگوں کے جب آپ rights سلب کریں گے تو کیا اس کی کوئی implication نہیں ہو گی۔

جناب ! دنیا میں دو ایسے ملک ہیں جن کے وزراء اعظم نے genocide کیا ہوا ہے۔ پوری دنیا میں صرف دو ہی وزیراعظم ہیں: ایک نتن یاہو ہے جس نے غزہ میں genocide کیا ہے اور دوسرا گجرات کا قصائی مودی ہے۔ کس قسم کی سوچ کے لوگ وہاں پر پائے جاتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ وہ ایسے لوگوں کو discourage کریں، بھارت کی جو ہندو تنظیمیں ہیں، وہ اس طرح کے لوگوں کو آگے لے کر آتی ہیں جنہوں نے گجرات میں 2200 لوگوں کو شہید کیا۔ وہ کشمیر میں آرٹیکل 370 کو revoke کرنے والے ہیں۔ دنیا کو یہ بات سوچنی چاہیے کہ ایک ایسا آدمی جس نے گجرات میں ظلم کیا، جس نے اور جگہوں پر ظلم کیا، جب وہ وزیراعظم بنے گا تو وہ کینیڈا میں آگ لگائے گا، وہ امریکہ میں آگ لگائے گا وہ اپنے پورے خطے میں بھی آگ لگائے گا اور وہ یہی کر رہا ہے اور اس کو روکنے کے لئے صرف ہم ہی کھڑے ہیں۔ آپ مجھے بتا دیں کہ اسے برصغیر میں اور کون روک سکتا ہے۔ دنیا کو یہ بات دیکھنی چاہیے۔ میں یہاں پر ایک اور بات بھارت کے لوگوں کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پاکستان میں ان لوگوں کی حکومت ہے جنہوں نے چار ایٹمی دھماکوں کے مقابلے میں پانچ ایٹمی دھماکے کئے تھے۔ اس وقت میاں محمد نواز شریف صاحب کی حکومت ہے۔ ہم نے خالی یہ نہیں کیا تھا بلکہ جب بل کلنٹن نے میاں محمد نواز شریف صاحب کو جو پانچ ارب ڈالر offer کئے کہ آپ ہم سے یہ لے لیں اور ایٹمی دھماکے نہ کریں تو میاں صاحب نے اس کو ٹھکرا دیا۔ پاکستان اس وجہ سے ایک ایٹمی قوت بنا اور اس کی ہم نے ایک بڑی قیمت ادا کی۔ میں آپ کو سرتاج عزیز صاحب کی کتاب Between Dreams and Realities refer کرتا ہوں۔ اس میں وہ لکھتے ہیں کہ جب ہم نے ایٹمی دھماکے کئے تو اس میں میری کسی کانفرنس میں اس وقت کی secretary of state of America, Madame Albright کی ساتھ ملاقات ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ آپ نے اب یہ ایٹمی دھماکے کئے ہیں اور پاکستان کو ایک ایٹمی قوت بنایا ہے، آپ کو اس

کی قیمت ادا کرنی پڑے گی اور آپ کی حکومت نہیں بچے گی۔آپ نے دیکھا کہ اس کے بعد میاں محمد نواز شریف کی حکومت ختم کر دی گئی۔

جناب! میں مزید یہ کہنا چاہوں گا کہ بھارتی بولتے ہیں کہ ہم اپنا aircraft carrierجوINS Vikrantکے نام سے ہے،اسے کراچی بھیجیں گے اور اس کے ذریعے پاکستان کا blockade کریں گے۔اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے وہArabian Sea میںenter ہی نہیں ہوا تھا کہ ہمارے شاہینوں اور افواج نے وہاں پر زبردستaerial denial strategy apply کی اور اس وجہ سے اس نےU-turn لیا اور کرناٹکا چلا گیا جو ممبئی سے بھی آگے ہے۔وہاں جا کر اس نےbrakes لگائی۔یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے اور اس میں بڑے لوگوں کی قربانیاں بھی ہیں کہ آج ہمارے پاسJF-17 جیسےfighter jets ہیں۔میں بس ختم کر رہا ہوں۔یہ پروگرام بھی میاں محمد نواز شریف نے شروع کیا تھا۔چین جو ہمارا زبردست دوست ہے اور میں ان کا بڑا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پاکستان کوPL-15 air to air very long range missiles دیے جس کے ذریعے ہم اپنے دشمنوں کی جہازوں کو بڑے دور سے نشانہ بنا سکتے ہیں اور جو aerial equation ہے،وہ پوری کی پوری ہمارے حق میں آگئی ہے۔میں اپنےTurkey کے بھائیوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے اس مشکل وقت میں پاکستان کے ساتھ ہر طرح کھڑے ہونے کی بات کی ہے۔ہندوتوا اور مودی بار، بار ہمیں دھمکی دیتے ہیں۔میں ایک بات کرنا چاہوں گا جسے آپ بے شک بعد میںexpunge بھی کر دیں کہ وہ یاد رکھیں کہ گائے کا پیشاب پینے والے ہمارا کچھ بھی نہیں کر سکتے۔اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ہمیں دھمکا دیں گے اور دبا دیں گے تو آپ کو ہماری تاریخ کا نہیں پتا۔مسلمانوں نے اس خطے پر ایک ہزار سال حکمرانی کی ہے۔شاعر کہتا ہے کہ

شوق سے شہر پناؤں میں لگا دو ہم کو　　　　ہم چٹانیں ہیں ریت کے ساحل تو نہیں

ہم اس ملک اور اس خطے کی حفاظت کرنا جانتے ہیں۔ہمارے آباؤاجداد نے یہاں حکمرانی کی ہے۔مودی یہاں پر جو ظلم کرنا چاہ رہا ہے،نہ صرف ہم اسے روکیں گے بلکہ غزہ میں جو بربریت نیتن یاہو کر رہا ہے،ان شاءاللہ اسے بھی روکیں گے۔ہماری یہ جنگ جاری رہے گی اور ہم اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس میں فتح یاب ہوں گے،ان شاءاللہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔جی سینیٹر احمد خان۔

Senator Ahmed Khan

سینیٹر احمد خان: شکریہ، جناب چیئرمین! اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ ہم پچیس کروڑ عوام میں سے صرف 100 ہیں اور یہاں کیا حال ہو رہا ہے۔ Lobby میں جو ہمارے مہمان بیٹھے ہیں، آپ ان سے پوچھ لیں کہ کیا یہ طریقہ کار ہے۔ جس موضوع پر آج ہم نے ایوان کو بلایا ہے، صرف اسی پر بات کرنی چاہیے تھی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بات کریں۔

سینیٹر احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی)۔ جناب چیئرمین اور معزز اراکین! آج اس مقدس ایوان میں کھڑا میرے سینے میں صرف میرا دل نہیں دھڑک رہا بلکہ ان لاکھوں شہیدوں کی قربانی کی گونج، لاکھوں بچوں کی امید اور لاکھوں ماؤں کی دعائیں ہیں اور پوری قوم کی غیرت میرے لہجے میں بول رہی ہے۔ جناب والا! پاکستان ایک پر امن ملک ہے۔ ہم نے کبھی جنگ کا آغاز نہیں کیا۔ ہم نے کبھی دوسروں کی زمینوں پر نظریں نہیں ڈالیں۔ پاکستان نے ہمیشہ دنیا کو امن، محبت، بھائی چارے اور برابری کا پیغام دیا ہے لیکن افسوس کہ دنیا کا ضمیر تب جاگتا ہے جب طاقتور کو تکلیف ہو اور مظلوم کی چیخیں گونجتی رہیں بے اثر۔ معزز اراکین! یہ وہی پاکستان ہے جس نے دہشت گردی کے خلاف جنگ تن تنہا لڑی۔ اس میں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ ہماری گلیاں، بازار، مساجد اور اسکول خون سے رنگے گئے۔ ہم نے ایک لاکھ سے زیادہ بے گناہ شہریوں کے جنازے اٹھائے ہیں۔ بارہ ہزار سے زائد ہمارے فوجی جوان جان کا نذرانہ پیش کر چکے ہیں اور پندرہ ہزار سے زائد جوان معذور ہو چکے ہیں۔ تب بھی ہم نے امن کا دامن نہیں چھوڑا۔ ہم نے دنیا سے انصاف مانگا۔ ہم نے اقوام عالم کو صرف یہ کہا کہ ہمارا خون بھی یاد رکھیں اور ہماری قربانیاں بھی گنیں لیکن جناب والا! اب وقت آ گیا ہے کہ ہم دنیا کو آئینہ دکھائیں اور اپنے دشمن کو خبر دار کریں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ آج دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد ملک کون ہے جس نے کینیڈا، امریکہ اور آسٹریلیا میں دہشت گردی کی اور کینیڈا کے وزیر اعظم نے اس پر اپنی پارلیمنٹ میں بات بھی کی۔

جناب والا! یہ وہی ہمارا ہمسایہ دشمن ملک ہے جو مقبوضہ کشمیر میں 75 سال سے دن دیہاڑے لوگوں کی آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر قتل کرتا ہے۔ ان کی جانیں لیتا ہے اور ہماری بچیوں کی عزتوں کو پامال کیا جاتا ہے لیکن مسلمانوں نے آج تک کبھی بھی ایسا اقدام نہیں کیا جس پر ہم نے کبھی

شرمندگی محسوس کی ہو، بالخصوص پاکستانیوں نے۔ ہندوستان میں صرف مسلمان نہیں، سکھ اور عیسائیوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھا گیا ہے۔ ان کے مذہبی تہواروں پر حملے کیے جاتے ہیں اور Hinduism کی جنون میں بھارت بھارت نہیں رہا بلکہ انتہا پسند نظریے کی تجربہ گاہ بن چکا ہے۔ اگر بھارت کو لگتا ہے کہ پاکستان خاموش بیٹھا رہے گا تو وہ سن لے کہ ہم امن چاہتے ہیں مگر غیرت کے ساتھ، ہم صبر کرتے ہیں مگر بزدل نہیں اور اگر کوئی ہمارے دریاؤں کی طرف بڑھتا ہے تو پھر وہ دریا پانی کے نہیں، پھر خون کے بہیں گے۔ معزز اراکین! اللہ کے کرم و فضل سے یہ قوم نہ جھکی ہے، نہ بکی ہے اور نہ کبھی جھکے گی۔ ہم نے 1965 میں تمہاری فوج کو پسپائی پر مجبور کیا۔ ہم نے 2019 میں تمہارے طیارے کو گرا کر تمہیں یاد دلائی اور تمہارا ہیرو ابھی نندن، جس نے کہا کہ absolutely, tea was fantastic, ہم نے وہاں سے بھی آپ کو امن کا پیغام دیا۔ یہ وہ پاکستان ہے، یہ وہ ملک ہے جس کا دشمن ہو تو سوتا نہیں اور دوست ہو تو اسے تن تنہا چھوڑتا نہیں۔

جناب والا! آج اس ایوان سے، اس مقدس مقام سے میں دشمن اور دنیا کو بھی یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہم امن کے داعی ہیں مگر عزت کے سوداگر نہیں ہیں۔ ہم صلح کے خواہاں ہیں مگر اپنی سرحدوں پر کسی کی پرچھائی بھی برداشت نہیں کریں گے۔ اگر کسی نے میلی آنکھ سے دیکھا تو پھر ہم تلوار نہیں، تاریخ اٹھا کر دکھائیں گے، ان شاء اللہ، اللہ کے کرم و فضل سے۔ آخر میں، اپنی قوم سے کہوں گا کہ اٹھو میرے وطن کے باشعورو، اٹھو میرے شہیدوں کے وارثو، وقت آ چکا ہے، بس ایک ہونا ہے، ہمیں متحد ہونا ہے اور ہم نے دنیا کو دکھانا ہے کہ پاکستان ایک ملک نہیں، یہ ایک نظریہ ہے، یہ ایک غیرت ہے اور یہ ایک ایمان ہے۔ پاکستان زندہ باد، افواج پاکستان پائندہ باد۔ ہر وہ ماں جس نے سپاہی جنا، میں اسے اپنے دل کی گہرائیوں سے، یہ ایوان اور یہ معزز اراکین سلام اور عظمت پیش کرتے ہیں۔ شکریہ، جناب چیئرمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر سلیم مانڈوی والا صاحب۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ لوگ بتا دیں، میرے سامنے تو لسٹ پڑی ہے، میں لسٹ کے مطابق چل رہا ہوں۔ اگر آپ لوگ کہیں گے کہ اسے وقت دیں، اُسے وقت دیں۔ اگر آپ اپنے

قیمتی وقت سے تھوڑاسا وقت نکال کر میرے چیمبر میں آ جائیں تو میں آپ کو لسٹ دکھاؤں گا۔ تین لسٹیں میرے پاس آچکی ہیں۔ جی سینیٹر محمد عبدالقادر صاحب۔

Senator Mohammad Abdul Qadir

سینیٹر محمد عبدالقادر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت سارے اراکین اس موضوع پر بول چکے ہیں۔ میں مختصراً چند منٹ میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ ہم سب سمجھتے ہیں کہ کشمیر جنت نظیر کی وادی میں کشت و خون کا کھیل انڈیا کئی دہائیوں سے کھیل رہا ہے۔ 2019 کے بعد جب اس نے کشمیر کو annex کر لیا ہے، اس کے بعد جو ظلم وہاں ہوا ہے، وہ پوری دنیا نے آج تک witness نہیں کیا ہو گا لیکن مجھے افسوس ہے کہ دنیا، بین الاقوامی میڈیا اس ظلم پر نہیں بولتی۔ انڈیا اپنے تمام ہمسایوں کو اور ہمسایوں کو چھوڑ کر کینیڈا تک اپنی دہشت گردی کی وجہ سے مشہور ہے لیکن انڈیا میں اگر کبھی بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے، بجائے اس کے کہ وہ اس واقعے کی investigation کرے، اس واقعے کو check کرے، وہ بالکل بغیر کسی سوچ اور سمجھ کے اس کا الزام پاکستان پر لگا کر پوری دنیا کو یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ پاکستان ہمیشہ اسے نقصان پہنچانے پر تلا ہوا ہے جبکہ پوری دنیا گواہ ہے کہ 1947 سے لے کر آج تک انڈیا نے پاکستان کو نہ چین سے بیٹھنے دیا ہے اور نہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے دیا ہے۔ آپ خود بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں، آپ مجھے بتائیں کہ بلوچستان میں جتنے واقعات ہو رہے ہیں، ایف سی کے کیمپوں پر حملے ہو رہے ہیں، آرمی کے کیمپوں پر حملے ہو رہے ہیں، ہسپتالوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ کیا ان کے شاخسانے انڈیا میں نہیں ملتے؟ کیا انڈیا کے جاسوس کو ہم نے ارض پاکستان پر بلوچستان سے گرفتار نہیں کیا؟ کیا ہم نے international forums پر انڈیا کی دہشت گردی کے ثبوت مہیا نہیں کیے؟ جناب چیئرمین! ہم نے ہر چیز مہیا کی ہے۔ چند ماہ پہلے کم از کم تین چار ایسے بڑے واقعات بلوچستان میں ہوئے ہیں جن کے تمام footprints بھارت کی طرف جا رہے تھے۔ اب انڈیا نے اس خفت کو مٹانے کے لیے اس impression کو change کرنے کے لیے اس نے خود ایک false flag operation کیا جس کا media trial ہم نے نہیں کیا جناب چیئرمین، خود انڈین میڈیا نے اس کا trial کیا کہ واقعے کے پندرہ منٹ کے اندر آپ نے پاکستان پر الزام لگا دیا اور جب وزیراعظم پاکستان نے اور چائنہ جیسی بڑی طاقت نے کہا کہ آپ اپنے ثبوت مہیا کریں،

آپ independent investigation کریں تو انڈیا اب اس پر بات نہیں کر رہا۔ انڈیا نے یہ واقعہ کرنے کے ساتھ ہی پوری دنیا کے لوگوں کو بلا کر briefing دینا شروع کر دی اور the extreme step they had in the name of water warfare اس نے کہا پچھلے دو تین سالوں سے انڈیا اسی پر کام کر رہا تھا کہ کسی طریقے سے Indus Waters Treaty کو repeal کروں۔ بہانہ یہ بنایا، یہ false flag operation کیا اپنی boundary کے دو ڈھائی سو کلومیٹر اندر، آپریشن کرنے کے بعد نہ یہ بتایا کہ قاتل کہاں گئے، نہ یہ بتایا کہ ثبوت کیا ہیں، اگلے دن announce کر دیا کہ ہم Indus Waters Treaty کو repeal کر رہے ہیں، ان کے پیٹ کا یہ درد بہت پرانا ہے۔ یہ اس واقعے سے related نہیں ہے۔

ان کی جو 85 to 90 visitor sites ہیں اس میں سے 45 to 50 تو انہوں نے بند کر دیں۔ جو 1 million لوگ visit کرنے آ رہے تھے وہ وہاں سے بھاگ گئے، جو ان کے International Investors آ رہے ہیں ان کی International Investments رک گئیں لیکن جو ان کا پیٹ کا درد ہے یا پاکستان کے خلاف جو ان کی jealously ہے وہ ان کو اندھا کر دیتی ہے اور وہ ہر وقت پاکستان کو Internationally اکیلا کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی ایسا اقدام کرتے رہتے ہیں۔ جناب چیئرمین! انہوں نے آسام کے ساتھ، انہوں نے بھوٹان کے ساتھ، انہوں نے مانیپور میں ہر جگہ armed forces گھسائی ہیں ان پر aggression کی ہے، یہ ان کی aggression کا ثبوت ہے۔ سال 2019 کے بعد انہوں نے کشمیر میں ایک Armed Forces Special Power Act بنایا ہے، جس کو Internationally بھی اور United Nations نے بھی denounce کیا ہے۔ اس Act کے تحت soldiers کو ایک immunity grant کی گئی ہے کہ اگر وہ civilians کو مار بھی دیں تو ان کا trial نہیں ہوگا اور اس واقعے کے بعد انہوں نے کم از کم ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے کئی گھروں کو دھماکے سے اڑا دیا ہے اور لوگوں پر ظلم و ستم ڈھانا شروع کر دیا ہے۔ دنیا اس ظلم و ستم کو نہیں دیکھ رہی، کیونکہ دنیا ان کے رچائے ہوئے ڈھونگ کو دیکھ رہی ہے۔ سال 2019 کے بعد سے سات لاکھ فوج وہاں پر اس نے رکھی ہے جو demographic

change کرنے کے لیے لوگوں کو وہاں لا رہا ہے اور کشمیریوں کو minority میں change کرنا چاہتا ہے۔

ہم کشمیریوں کے ساتھ ہمیشہ کھڑے رہے ہیں، ہمیشہ کھڑے رہیں گے۔ پاکستانی قوم کسی بھی ایسی گھڑی میں متحد ہے، اس میں کوئی پارٹی نہیں ہے، کوئی ذات، کوئی نسل، کوئی زبان نہیں ہے، بالکل ہم متحد ہیں۔ اسلام میں جہاد کا زبردست فلسفہ یہ ہے اگر آپ جیت گئے تو غازی ہیں، اگر آپ مارے گئے تو شہید اور اللہ کے ہاں بخشے ہوئے ہیں۔ جس طرح ابھی افنان صاحب نے بھی کہا کہ ہم نے ایک ہزار سال سے زیادہ یہاں حکومت کی ہے اور زندگی کا مسلم فلسفہ یہ ہے کہ اگر ایسا کوئی بھی وقت آیا تو چوبیس یا پچیس کروڑ کے پچیس کروڑ لوگ لڑنے کو بھی تیار ہیں اور جان دینے کو بھی تیار ہیں۔ انڈیا کو کوئی بھی extreme step اٹھانے سے پہلے ایک ہزار مرتبہ سوچنا چاہیے کہ وہ کس قوم اور کس ملک کے ساتھ اس قسم کا step اٹھانے جا رہا ہے، بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر شاہ زیب درانی صاحب۔

<u>Senator Shahzaib Durrani</u>

سینیٹر شاہ زیب درانی: شکریہ جناب چیئرمین، اس موضوع پر گفتگو کرنے سے پہلے میں ایک بات ضرور کرنا چاہوں گا کہ آج قومی یک جہتی کا دن ہے اور آج ہمیں یک جان، یک قلب ہو کے ایک قوم کی طرف سے ایک پیغام دینا چاہیے، بجائے کہ ہم کسی ایک individual کو، کسی ایک شخص کو یا کسی ایک نظام کو glorify کریں، اس سے بہتر ہے کہ ایک united message ایک unity کا پیغام پوری قوم کی طرف سے جانا چاہیے۔ Coming to this topic, thank you very much Mr. Chairman.

آپ نے مجھے اس پر بولنے کا موقع دیا، کچھ دن پہلے مقبوضہ کشمیر میں ایک بڑا دل خراش واقعہ پیش آتا ہے جس میں کوئی چھبیس یا اٹھائیس سیاح جو ہیں وہ قتل کیے جاتے ہیں اور من حیث القوم ہم اس کی مذمت کرتے ہیں لیکن ہم ان ستر ہزار نوجوانوں کی جن کو قتل کیا گیا ان کی بھی مذمت کرتے ہیں، جو بھارت پچھلے 75 سال سے کرتا آ رہا ہے۔ لیکن اس واقعے کے بعد جناب چیئرمین ہوتا کیا ہے کہ وہی the same old story الزامات کا اور بہتان کا تماشا جو انڈین میڈیا اور انڈین سیاست دانوں نے شروع کر دیا but without any evidence, without any research, without any shame and the very same old

tactics and drama کہ جس میں آپ پہلے ایک بحران پیدا کریں، خود ساختہ بحران آپ نے پیدا کیا، پھر پاکستان پر الزام لگائیں اور پھر اپنے internal failure اور جو اپنی اندرونی ناکامیاں ہیں ان کو دنیا سے چھپانا شروع کریں۔

کشمیر کی کہانی دہشت گردی کی نہیں ہے، کشمیر کی کہانی ان بچوں کی ہے جن کے خواب گولیوں سے چکنا چور کیے گئے، ان ماؤں کی ہے جن کے لخت جگر کو ان سے جدا کیا گیا، ان ہزاروں نوجوانوں کی ہے جنہیں زندان میں ڈالا گیا، اس ظلم و زیادتی کی داستان ہے جو پچھلے 75 سال سے کی جاری ہے اور جب وہ دنیا پر عیاں ہونے لگتی ہے تو ایک نیا ڈرامہ رچایا جاتا ہے۔ کبھی وہ پلوامہ کی صورت میں، کبھی وہ بالاکوٹ کی صورت میں اور اس دفعہ وہ پہلگام کی صورت میں ہے۔ جناب چیئرمین! بھارتی سازش جو ہے وہ صرف کشمیر تک محدود نہیں یہ ہماری جڑوں میں بس چکی ہے اور اس کا ایک جیتا جاگتا ثبوت بلوچستان ہے۔ پچھلے بیس سال سے بلوچستان آگ اور خون کی ہولی میں جل رہا ہے، وہاں پر terrorist funding ہو رہی ہے، وہاں پر terrorist financing ہو رہی ہے، وہاں پر terrorist کو support کیا جا رہا ہے، وہاں پر ہر طرح کے شواہد موجود ہیں اور سب سے بڑی جیتی جاگتی حقیقت یہ ہے کہ Kulbhushan Jadhav, a serving Indian Naval Officer بلوچستان میں کیا کر رہا تھا کیا، وہاں پر پھول بانٹنے آیا تھا؟ وہ تو وہاں پر terrorist camp میں موجود تھا، وہاں پر terrorists کو training دے رہا تھا، وہاں پر ان کی funding کر رہا تھا۔ دہشت گرد ہم ہیں؟ دہشت گرد تو وہ ہے جو مسلمانوں کا قتل کرتا ہے، دہشت گرد تو وہ ہے جو اقلیتوں پر ظلم ڈھاتا ہے، دہشت گرد تو وہ ہے جو ماں کو ان کی اولاد سے جدا کرتا ہے، دہشت گرد تو وہ ہے جو مسجدوں کو جلاتا ہے، دہشت گرد تو وہ ہے جو پوری دنیا میں مشہور ہے by the name of butcher of Gujrat اور اس کے بعد پھر ہمیں اخلاقیات کا درس دیا جاتا ہے۔ such a shame.

جناب! ہم اس واقعے کے حقائق پر بھی جاتے ہیں، سال 2020 میں مقبوضہ کشمیر میں ساڑھے تین لاکھ tourists جو ہیں وہ visit کرتے ہیں لیکن سال 2025 میں بلکہ in fact سال 2024 میں تین تیس لاکھ tourists وہاں آئے ہیں تو کیا آپ نے وہاں پر اتنے خاطر خواہ انتظامات کیے تھے؟ کیا آپ نے وہاں پر سیکورٹی کا نظام بہتر کیا تھا؟ آپ نے تو سات لاکھ فوج لگائی ہے،

وہ تو صرف ان معصوموں کو، ان کشمیریوں کو تنگ کرنے کے لیے ہیں، انہیں زندان میں ڈالنے اور انہیں قتل کرنے کے لیے رکھا تھا۔ It is a sheer and absolute internal security failure which was orchestrated by India and then you have the audacity to blame it on us and then you have the audacity to come to us and say that we are going to withdraw from this treaty آپ کیسے اس treaty سے جا سکتے ہیں، International guarantors موجود ہیں and let's say by your madness you're going to do that. Water is life and let me tell you this thing کہ آپ کے ایک قطرے پانی کے لیے ہم اپنا آخری قطرہ خون کا بھی بہا دیں گے۔ جناب چیئرمین! میں بھارت کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان نہ جھکے گا نہ بکے گا we want peace but not at the cost of our integrity, we want to talk لیکن آپ کے جھوٹ کے سامنے ہم نہیں جھکیں گے۔

اتنے دنوں سے صرف باتیں کر رہے ہیں کہ ہم یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے ان کے پاس options ہیں کیا؟ LOC پر کوئی شرارت کریں گے تو ہمارے پاس وہاں پر جواب دینے کا پورا حق ہے۔ یہ کوئی aerial misadventure کرنے کا سوچیں گے تو میں ان کو یاد دلاتا ہوں کہ Abhinandan ابھی تک زندہ ہے۔ اگر یہ کوئی naval adventure کرنے کا سوچیں گے تو میرے خیال میں پھر انہیں اپنی بندرگاہوں کو آہنی غلاف میں چھپانا چاہیے کیونکہ ہمارے پاس اتنی سکت ہے اور اتنی قوت ہے کہ ہم ان کی بندرگاہوں کو تباہ کر سکتے ہیں اور اگر وہ بارڈر سے آنا چاہتے ہیں then I want to remind them that we are a Nuclear State اور آخر میں بتاتا چلوں کہ we are not falling for any misadventure کبھی غلطی سے بھی نہ سوچیں وہ اور نہ ہی غلط فہمی میں رہیں کیونکہ اگر یہ بھول گئے ہیں تو میں ان کو دوبارہ سے Operation Swift Retort یاد دلانا چاہتا ہوں جو سال 2019 میں پاکستان کی طرف سے انہیں جواب دیا گیا اور very famous "the tea is fantastic". So let me assure you on behalf of this House, this Nation, this military and this State that if you are planning for any misadventure, the tea will always be

fantastic. Thank you very much, Pakistan Zindabad.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی شکریہ۔ جی سینیٹر عون عباس صاحب۔

Senator Aon Abbas

سینیٹر عون عباس: اَعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ آج بہت important دن ہے اور تمام دوست بات کرنا چاہیں گے تو اِس لیے میں اپنی بات پانچ سے سات منٹ میں ختم کر لوں گا۔ جناب! قائد اعظمؒ نے ایک بات کہی تھی کہ دنیا میں کوئی ایسی طاقت نہیں جو پاکستان کو ختم کر سکے۔ There is no power in the world that can undo Pakistan میں اپنی طاقت اُس ایک line سے لیتا ہوں۔

جس وقت یہ پہلگام کا واقعہ ہوا تو بہت سوچنے کا موقع ملا۔ بیس دہشت گرد آئے اور انہوں نے بیس نہتے لوگوں کو وہاں پر مار دیا اور اُس کے بعد جناب چیئرمین! یہ سوچنے کی بات ہے کہ اتنی بڑی طاقت کہ جن کی پندرہ لاکھ فوج میں سے سات لاکھ فوج اس وقت Indian occupied Kashmir میں posted ہے، جن میں سے 168,000 Indian army وہاں موجود ہے، انکی 160,000 Central Armed Police force وہاں پر موجود ہے، ان کی Border Security Force کے 160,000 لوگ وہاں posted ہیں، ان کی ایک اور فوج ہے جس کو کہتے ہیں ,Sashastra Seema Bal SSB اس کے سوا لاکھ لوگ وہاں پر موجود ہیں اور ایک ہے ,Indo Tibetan Border Police جس کے تقریباً اسی ہزار لوگ وہاں posted ہیں۔ سات لاکھ فوج posted تھی، بیس لوگ آئے، بیس لوگوں کو مارا اور چلے گئے اور سات لاکھ فوج دیکھتی رہ گئی۔ اِن کو شرم نہیں آتی کہ اُن میں سے ایک شخص بھی نہیں پکڑا گیا۔ اس کے ایک دو گھنٹے بعد اچانک ایک ترانہ شروع ہو گیا کہ جی پاکستان سے لوگ آئے تھے اور نکل گئے۔ اگر تمہارے سات لاکھ لوگ بیس لوگوں کو نہیں پکڑ سکتے تو یہ ڈرامے بنانے چھوڑ دو۔

چیئرمین صاحب، انڈیا کی جو سوچ ہے وہ مودی سے نکلتی ہے۔ اِس کی سوچ گجرات سے نکلتی ہے۔ مسلمانوں سے اِس کی دشمنی اور نفرت یہ کوئی آج کی نہیں ہے، یہ تو صرف ایک سیاست ہے لیکن اِس کو یاد رکھنا چاہیے کہ تم کس قوم سے بات کر رہے ہو۔ یہ وہ قوم ہے جو پچھلے ستر اسی سال

سے، جیسے بھی تھے جناب، ہم دنیا میں اِس کے مقابلے میں شاید ایک ساتواں حصہ بھی موجود نہیں ہوں گے، ہماری فوج بھی اِس سے چھوٹی، ہمارے لوگ بھی اِن سے تھوڑے، ہماری economy بھی اِن سے چھوٹی، لیکن ہمارا ایمان اِن سے بہت بڑھ چکا ہے۔ یہ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

چیئرمین صاحب! اب میں سیاست نہیں کرنا چاہوں گا، آج میں اِس جگہ پر بالکل سیاست نہیں کروں گا۔ چیئرمین صاحب! کارگل سے لے کر پلوامہ تک، ہماری قوم جس طریقے سے بھی کھڑی رہی، اُس پر آپ کو بھی سوچنا پڑے گا۔ جب کارگل کا واقعہ ہوتا ہے تو اُس وقت کے Prime Minister صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے پتا ہے کہ جن لوگوں نے یہ حرکت کی ہے، میں انڈیا سے معافی مانگ لوں گا۔ مجھے پتا ہے کہ یہ پاکستان سے شرارت ہوئی ہے۔ اور اُسی طرح کا واقعہ 2019 میں ہوا تھا جب اُس وقت کے وزیر اعظم نے UN میں کھڑے ہو کر انگریزی میں کہا تھا جناب چیئرمین، اردو میں نہیں کہا تھا۔ اُس نے اُس وقت بھی کہا تھا کہ مجھے پتا ہے اس وقت پلوامہ کا جو attack ہوا ہے، اسی طرح کا ایک attack اور بھی ہوگا اور اِنہوں نے اپنا ذہن بنالیا ہے کہ پاکستان کو مَورِدِ اِلزام ٹھہرائیں گے لیکن میں اِن کو بتانا چاہتا ہوں کہ سوائے ایمان کے اور لاإله إلا الله کی طاقت کے علاوہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے اور یہ اُنہوں نے وہاں کھڑے ہو کر کہا تھا کہ میں یہ بھی بتادوں کہ ہم چھوٹے ضرور ہیں لیکن ہم nuclear force ہیں اور اگر آج انڈیا نے یہ سوچ لیا کہ وہ ہم پر attack کرے گا تو جنگ پاکستان اور بھارت کے اِس border کے درمیان نہیں رہے گی۔ دنیا کو سوچنا پڑے گا کہ یہ جنگ کدھر جا سکتی ہے۔ میں دھمکی نہیں دے رہا بلکہ صرف بتا رہا ہوں کہ یاد رکھیں کہ جب میرے پاس یہ choice ہوئی کہ مجھے surrender کرنا ہے یا مرنا ہے تو میں مر گزروں گا۔ یہ ہوتا ہے ملک کا وزیر اعظم جس نے 2019 میں یہ بات کی تھی۔

جناب چیئرمین! آج ہم سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ سینیٹ کے اِس platform پر کھڑے ہو کر ایک unanimous Resolution دیں۔ ہم نے دی تھی۔ علی ظفر صاحب نے اور شبلی صاحب، دونوں نے حکم دیا اور ہم سارے بیٹھے۔ وہاں اعظم تارڑ صاحب موجود تھے، شیری رحمان صاحبہ موجود تھیں، عرفان صدیقی صاحب موجود تھے، اسحاق ڈار صاحب بھی آئے تھے۔ ہم سب نے آدھے گھنٹے میں ایک Resolution بنائی تھی کیونکہ ہمارے ملک کا مسئلہ تھا اور ہماری سالمیت کا issue تھا۔ جو جو کہا گیا ہم نے اس میں اپنی طرف سے کوئی ایک بھی ایسی چیز نہیں ڈالی

جس سے کوئی سیاست جھلکتی ہو۔ یہ پاکستان تحریکِ انصاف تھی کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اُس وقت پاکستان زیادہ ضروری ہے اور پاکستان تحریکِ انصاف شاید ضروری نہیں تھی۔

جناب چیئرمین! دیکھیں ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ آج بھی ہمارے لوگ گرفتار ہو گئے ہیں۔ آج کے دن علی ظفر صاحب اور بیرسٹر گوہر ملنے کے لیے گئے تو انہیں خان صاحب سے نہیں ملنے دیا گیا۔ آپ دنیا کو کیا message دینا چاہتے ہیں۔ کون سی سالمیت کا message دینا چاہتے ہیں۔ چیئرمین صاحب! جنگیں فوج نہیں جیتتی، جنگیں قومیں جیتا کرتی ہیں۔ جس فوج کے پیچھے اُس کی قوم کھڑی ہو، جس فوج کے پیچھے پوری سالمیت کے ساتھ سب ڈٹ کر کھڑے ہو جائیں، اُس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہرا سکتی۔ آپ بھی آج پیغام دیں اور بتائیں کہ آج جو پاکستان کی leadership جیل میں ہے، میں ان کو لے کر آتا ہوں، یہاں APC بلائیں گے۔ بلائیں All Parties Conference اور بلائیں تمام leadership کو، نواز شریف صاحب کو بلائیں، زرداری صاحب کو بلائیں، عمران خان صاحب کو بلائیں اور دنیا کو بتائیں کہ اِس مقصد میں ہم اکٹھے کھڑے ہیں۔ یقین کریں خوف سے دنیا کانپ جائے گی۔

چیئرمین صاحب! ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ یہاں تقریریں کریں اور میرا leader جیل میں ہو۔ یقین جانیں کہ ایک دن کے لیے، صرف ایک دن کے لیے عمران خان صاحب کو یہاں لا کر اِس کرسی پر بٹھا دیں۔ میں آپ کو شرط لگا کر کہتا ہوں کہ انڈیا تو دور کی بات ہے، دنیا آپ کو گندی نظر سے دیکھ ہی نہیں سکتی۔ جناب، یہ جو طاقت ہے وہ ایمان سے آتی ہے۔ اُس شخص میں ایمان ہے، اُس شخص کی سوچ دیکھیں کہ وہ اِس وقت جیل میں بیٹھ کر tweet کر رہا تھا کہ کس طرح، اور مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک میاں نواز شریف یا زرداری صاحب کی statement نہیں آئی۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی مسئلہ ہو۔ میں سیاست۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ time کو دیکھیں، باقی دوستوں نے بھی بات کرنی ہے۔

سینیٹر عون عباس: جناب، بات تو سن لیں۔ ابھی تو صرف پانچ منٹ ہوئے ہیں حضور۔ Statement تو سب کی آنی چاہیے۔ جناب، سب کی statement لے کر آئیں۔ یہ ملک اور قوم کے لیے اِس وقت بہت ضروری ہے۔ میں ایک اور چیز پر بات کرنا چاہوں گا جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی پلیز، پلیز۔

سینیٹر عون عباس: جناب، جب APC بلانے کا کہا جاتا ہے، اب دو تین دن کے بعد APC کی بات شروع ہو جائے گی، ہم نے دیکھا کہ انڈیا میں آج سے تین دن پہلے APC ہو چکی ہے۔ تمام جماعتیں اُس میں پہنچ چکی تھیں۔ جناب، یہاں پر بھی APC بلائیں۔ یقین کریں کچھ بھی نہیں ہونے لگا۔ میں کہتا ہوں کہ آج اپنی کدورتیں پیچھے رکھ کر دنیا کو ایک پیغام دے دیں کہ اِس وقت پاکستان سب کا سب ایک page پر کھڑا ہو گیا ہے اور یقین جانیں کہ آج اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ ملک آگے بڑھے تو بلوچستان کے دوستوں سے ہاتھ مِلائیں۔ اگر خیبر پختونخوا میں کہیں پر کوئی کمی بیشی ہوئی ہے تو اُن سے ہاتھ مِلائیں۔

سندھ کا پانی، دفعہ کریں جناب، یہ ایسا کون سا issue ہے۔ اِدھر جنگ کی بات ہو رہی ہے اور ہم پانی کے issue پر اڑے ہوئے ہیں۔ جناب، اپنی انا کو پیچھے کر دیں۔ کل مجھے خوشی ہوئی کہ CCI کے اجلاس میں پانی پر بات ہوئی اور انہوں نے کہا کہ ابھی اس کو روک لیتے ہیں۔ جناب روکیں مت بلکہ ختم کر دیں۔ یہ کون سا پانی ہے جس کے لیے پنجاب کہہ رہا ہے کہ ہمیں پانی دیں اور سندھ کا آپ پانی روک رہے ہیں۔ اِن issues کو ختم کریں۔ ہماری کوئی جنگ کسی سے نہیں ہے، آج کے دن ایک پیغام دیں۔ ایک Resolution اِس ملک کو جنگ سے نہیں روک سکتی، اِس کو جتوا نہیں سکتی لیکن ایک پیغام اِس جنگ کو جتوا سکتا ہے اور یہ کہ یہاں پر ساری کی ساری leadership بیٹھی ہو۔ میاں نواز شریف بیٹھیں، زرداری صاحب بیٹھیں، عمران خان صاحب بیٹھیں اور پھر یہاں سے بات ہو گی کہ ہم اکٹھے ہیں، اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں۔ پاکستان زندہ باد۔ عمران خان زندہ باد۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی شکریہ عون عباس صاحب۔ سینیٹر ندیم بھٹو صاحب۔

<u>Senator Nadeem Ahmed Bhutto</u>

سینیٹر ندیم احمد بھٹو: بہت شکریہ جناب چیئرمین، آپ کو یاد آیا، بہت شکریہ۔ میں ادب کے ساتھ کچھ عرض کرنا چاہ رہا ہوں۔ آپ سے کچھ معلومات لینا چاہ رہا ہوں کہ آیا سینیٹ کے کسی law میں یہ لکھا ہے کہ آخری نشستیں آخری دن جب بحث سمیٹنے والی ہو گی، اس دن بات کریں گے۔ ہمیں اِس ایوان میں آئے ہوئے ایک سال ہو گیا ہے اور ہمیشہ سے ایسا ہوتا رہا ہے، یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ

جس دن بجٹ سیمیٹی جا رہی ہوتی ہے اُس دن ہمیں موقع ملتا ہے۔ ہمیشہ خالی کرسیوں سے مخاطب ہوتے ہیں، آج اللہ کا شکر ہے کہ کچھ سینیٹر حضرات یہاں موجود ہیں۔

خدارا ہم پر تھوڑا سا ترس کھائیں۔ ہم اُتنے ہی اہم Senators ہیں جتنے اگلی نشستوں پر تشریف فرما Senators ہیں۔ ہماری بھی اتنی ہی اہمیت ہے۔ ہم بھی اُسی طرح جدو جہد کرکے اس ایوان میں آئے ہیں۔ تو مہربانی کرکے یہ روایت ڈالیں کہ کبھی کوئی ایوان میں کوئی Bill یا کوئی Resolution آئے تو شروعات آپ آخری نشستوں سے کریں۔ ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں۔ تو خدارا اچھا نہیں لگتا کہ اپنی بات شروع کرنے سے پہلے ہم کوئی غصے کا اظہار کریں، یا کوئی ایسی چیزیں کریں۔ میری آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ آئندہ اس چیز کا خیال رکھا جائے۔ اپنی بات شروع کرنے سے پہلے میں چیئرمین بلاول بھٹو زرداری صاحب کو، وزیر اعظم پاکستان کو اور چاروں صوبوں کے وزراء اعلیٰ کو مبارک باد پیش کروں گا جنہوں نے canals کے مسئلے کو ہمیشہ کے لیے دفن کر دیا۔

اس کے بعد میں اپنی بات پر آتا ہوں کہ دہشت گردی دنیا میں جہاں بھی ہو، قابلِ مذمت ہے۔ ہم سب اس کی مذمت کرتے ہیں۔ اور میں یہ کہنا چاہوں گا کہ انتہا پسند مودی سرکار نے ہمیشہ اقتدار میں آنے کے لیے پاکستان کے خلاف جھوٹا بیانیہ بنایا ہے۔ اب بھی وہاں پر انتخابات کا ماحول ہے، تو یہ جو false flag operation بھارت نے بنایا ہے، اس کے پیچھے دراصل ان کے انتخابات ہیں ہمیشہ دہشت گردی کے تانے بانے بھارت سے جا کر ملتے ہیں۔ پاکستانی ایک پُرامن قوم ہے، پاکستانی ایک ذمہ دار قوم ہے۔ 1965 کی جنگ ہو یا 1971 کی جنگ، پاکستان نے ہمیشہ ذمہ داری کا مظاہرہ کیا ہے۔ پاکستان دنیا میں سب سے زیادہ دہشت گردی کا شکار ملک رہا ہے۔ سب سے زیادہ اگر دنیا میں کہیں دہشت گردی ہوئی ہے تو وہ پاکستان ہے۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اس دہشت گردی کا نشانہ میری قائد محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ بھی بنی تھیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کا دہشت گردی کے خلاف ایک واضح مؤقف ہے۔ آج اگر ہمارا پیارا وطن محفوظ ہے تو وہ ہماری مسلح افواج کی وجہ سے ہے۔ آج اگر ہمارا وطن محفوظ ہے تو وہ 24، ساڑھے 24 کروڑ عوام کی وجہ سے ہے۔ آج اگر ہمارا پیارا وطن محفوظ ہے تو وہ میرے قائد، شہید ذوالفقار علی بھٹو کے دیے گئے ایٹمی پروگرام کی وجہ سے ہے۔ آج اگر میرا ملک محفوظ ہے تو وہ میری قائد، شہید محترمہ بینظیر بھٹو کے میزائل پروگرام کی بدولت ہے۔

میرا اقوامِ عالم سے سوال ہے کہ کیا وجہ ہے کہ دنیا میں صرف مسلمان ہی دہشت گردی اور جنگی جنون کا شکار ہیں؟ چاہے وہ فلسطین ہو، کشمیر ہو، بوسنیا ہو یا برما، وہاں ہمیشہ خون کی ہولی کھیلی جاتی رہی ہے۔ پاکستانی قوم متحد ہے۔ پاکستانی قوم اپنی افواج کے ساتھ کھڑی ہے۔ ہندوستان جو سندھ طاس معاہدے کی خلاف ورزی کر رہا ہے، وہ ناقابلِ قبول ہے۔ پہلگام دراصل ایک بہانہ ہے۔ اصل نشانہ سندھ طاس معاہدہ ہے۔ تو میں یہاں بھارت کو کہنا چاہتا ہوں کہ سندھو ہمارا تھا، اور سندھو ہمارا رہے گا، ان شاء اللہ۔ میں اپنے قائد کی بات دہرانا چاہتا ہوں یا تو اس دریا میں پانی بہے گا یا آپ کا خون بہے گا۔ میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ اگر بھارت نے کوئی بھی misadventure کرنے کی کوشش کی، تو ہمارا ایٹم بم اور ہمارے میزائل museum میں سجانے کے لیے نہیں رکھے گئے۔ ہم سب اپنی مسلح افواج کے ساتھ کھڑے ہیں۔ آخر میں، میں اختصار کے ساتھ یہ کہوں گا پاکستان ہمیشہ عزت دار رہا ہے۔ شکریہ۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، سینیٹر ندیم احمد بھٹو صاحب شکریہ۔ سینیٹر ہدایت اللہ خان صاحب۔

Senator Hidayatullah Khan

سینیٹر ہدایت اللہ خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! بہت انتظار کیا، لیکن پھر بھی آپ کا شکریہ کہ آپ نے وقت دیا۔ یہاں ہندوستان میں ہونے والے پہلگام کے واقعہ کی بات ہو رہی ہے جسے دہشت گردی سے جوڑ کر یاد کیا جا رہا ہے۔ ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے ناتے ہمیں جو پیغام ملا ہے، وہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو قرآن مجید میں موجود ہے، جس میں بار بار ہمیں یہ تلقین کی گئی ہے کہ ہم امن، محبت، اخوت اور رواداری کے ساتھ زندگی گزاریں۔ اس کے ساتھ ساتھ جس ہستی پر یہ کتاب نازل ہوئی، وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، جو خاتم النبیین ہیں۔ انہوں نے ہمیں بارہا یہ سبق دیا کہ آپس میں لڑائی نہ کی جائے، امن کے ساتھ رہو، ایک دوسرے کا احترام کرو، حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔

ہمارے پشتون رہنما، باچا خان نے بھی ہمیں ہمیشہ عدمِ تشدد کا درس دیا۔ انہوں نے سکھایا کہ تشدد کو ترک کرنا ہے، اور امن کو اپنانا ہے۔ ان تمام بزرگوں کی تعلیمات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہم

مودی سرکار کو کہنا چاہتے ہیں کہ ہم عدمِ تشدد کے پیروکار ہیں، ہم کسی قسم کے جھگڑے یا فساد کے خواہاں نہیں۔ یہ بات سمجھنے کی ہے کہ جنگ کسی مسئلے کا حل نہیں، بلکہ ملک تباہ ہوتے ہیں، انسانیت ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہمارے رہبر خان عبدالغفار خان بابا نے یہ بھی فرمایا (پشتو) یعنی جو منہ ٹیڑھا ہو تو اس کو مکے سے سیدھا کریں گے اور دوسرا اس نے یہ بتایا ہے کہ اگر ایک کتا آپ کے پیچھے بھونکتا ہے وہ ایسے نہیں سمجھتا، اس کو حدیث سنائیں یا قرآن کی آیت پڑھائیں لیکن وہ چھوڑے گا نہیں جب آپ ہاتھ نیچے کرکے پتھر اٹھاؤگے تو سمجھ جائے گا کہ اس کی نیت تو خراب ہے اور وہ بھاگ جائے گا۔

ہمیں وہ طریقے بھی معلوم ہیں، لیکن ہم جنگ نہیں چاہتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ امن سے رہا جائے۔ یہ کوئی معمولی وقت نہیں، یہ ایٹمی دور ہے۔ پاکستان ایک nuclear power ہے، اور بھارت بھی nuclear state ہے۔ ایسے میں ہمیں اپنے تمام پڑوسی ممالک جیسے ایران، افغانستان، روس، چین اور بھارت کے ساتھ بہتر تعلقات قائم رکھنے چاہئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑوسی کے بارے میں اتنی تاکید فرمائی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے گمان کیا کہ کہیں اسے وراثت میں شریک نہ کر دیا جائے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم آپس میں لڑائی جھگڑا کریں گے تو اس کا نتیجہ صرف تباہی ہوگا، اور کچھ نہیں۔ مودی سرکار کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس ایک مضبوط اور تربیت یافتہ army ہے، جو دنیا کی بہترین افواج میں شمار ہوتی ہے، اور ہمارے ساتھ 25 کروڑ پاکستانی عوام ہیں اور ہم ان کے شانہ بہ شانہ کھڑے ہیں۔

ہم ان کو کہنا چاہتے ہیں کہ ہوش کے ناخن لیں، خوش فہمی میں نہ رہیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے پاس یعنی ہماری فوج کے پاس اسلحہ کم ہے، یا وہ اس سطح کا نہیں جو اُن کے پاس ہے۔ ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ:

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

تو ہم بغیر تیغ اور بغیر بندوق کے بھی لڑ سکتے ہیں، ان شاء اللہ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں دوبارہ آزمانے کی ضرورت نہ ہو، کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ:

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم

سو بار کر چکا ہے تُو امتحان ہمارا

یہ بات انہیں معلوم ہے ہمارے آباؤ اجداد کی تاریخ انہیں یاد ہوگی احمد شاہ ابدالی کا نام انہیں یاد ہے، محمود غزنوی کا نام یاد ہے، شیر شاہ سوری کا نام یاد ہے، غوری کا نام بھی یاد ہے۔ اور اگر یہ سب انہیں یاد نہیں، تو ہم یاد دلاتے ہیں۔ آج ہمارے میزائل کا نام Abdali Missile ہے، ایک ہے Ghauri Missile، اور ایک ہے Ghaznavi Missile تو یہ نام اسی لیے رکھے گئے تاکہ انہیں یاد دلایا جاسکے کہ ہم نے ہندوستان پر ایک ہزار سال حکومت کی ہے۔ پھر، ہمارے بڑوں نے جیسے فرمایا، میں بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کشمیر کی جنگ میں، ہمارے قبائل نے خصوصی طور پر حصہ لیا۔ میں خاص طور پر دیر کا ذکر کروں گا، کیونکہ دیر کے عوام نے اُس وقت بغیر کسی اسلحے کے، بغیر کسی مدد کے، وہاں پر خود جا کر لڑائی کی۔ وہ لوگ آزاد کشمیر تک پہنچ گئے، اور بعض سری نگر کے آگے تک جا چکے تھے۔ لیکن پھر وہاں انہیں حکم ملا کہ واپس آ جائیں۔ افسوس، اس واقعے کی اب تک کوئی تحقیق نہیں ہوئی۔ اس جنگ میں صرف دیر سے نو سو (900) افراد شہید ہوئے۔ آج بھی مقبوضہ کشمیر میں دیر کوٹ کے نام سے ایک جگہ موجود ہے، جہاں اُن شہداء کے نو سو مزارات موجود ہیں۔

یہ بات تاریخی ریکارڈ کا حصہ ہے، یہ کوئی خیالی بیان نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں نہ اُس وقت کوئی خوف تھا، نہ آج ہے۔ ہم خوفزدہ نہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ مسائل کو بات چیت، امن اور بھائی چارے سے حل کیا جائے۔ ہمسائیوں کے حقوق ادا کیے جائیں۔ میں زیادہ بات نہیں کروں گا۔ ہمارے لیڈر، سینیٹر ایمل ولی خان صاحب موجود ہیں، آپ انہیں وقت دیں، وہ ان شاء اللہ بات کریں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی شکریہ۔ سینیٹر سید مسرور احسن صاحب۔

Senator Masroor Ahsan

سینیٹر مسرور احسن: شکریہ، جناب چیئرمین! ہنسنے کی بات نہیں ہے۔ میں back bencher ضرور ہوں لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں پہلے 1990 میں سینیٹر بنا تھا اور وہ سارا دور میرا جیلوں میں گزرا تھا۔ ہم یہاں ویسے نہیں بیٹھے ہیں۔ پیپلز پارٹی کے سارے کارکنوں کی ایک تاریخ ہے۔ آپ نے back bencher ضرور بنا دیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم کچھ نہیں ہیں۔ سب لوگوں نے تو باتیں کر لی ہیں۔ میں بھی کچھ زیادہ بات نہیں کروں گا نہ میں کوئی

بہت بڑا دانشور ہوں۔ ہم سیاسی کارکن ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت ہماری دھرتی نے ہمیں آواز دی ہے اور اِس آواز پر لبیک کرتے ہوئے جو بھی ہماری نیشنل سیکورٹی کمیٹی نے لفظ بہ لفظ کہا ہے، میں اس کی تائید اس کی پرزور حمایت کرتا ہوں۔ جس انداز سے ہماری نیشنل سیکورٹی کمیٹی چیزوں کو آگے لے کر بڑھ رہی ہے، بہت ساری چیزوں کا ان کو اندازہ ہے جن کا ہمیں اندازہ نہیں لیکن ہم ان کے پیچھے کھڑے ہوئے ہیں۔ یقینی بات ہے کہ اس سے پہلے قومی اسمبلی میں جو نیشنل سیکورٹی بریفنگ ہوئی تھی، اس میں ہمارے لیڈران اور ہمارے پارلیمانی لیڈر موجود تھے اور وہ یہ سب جانتے ہیں۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک، ایک لفظ کی حمایت کرتے ہیں اور بہت ہی محتاط ہونا چاہیے۔ مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ ہماری اپوزیشن جو انتہائی شدید ہماری مخالفت کرتی تھی، ہم سے لڑتی تھی لیکن آج انہوں نے ایک بہت اچھا ماحول پیدا کیا ہے۔ میں قائد حزب اختلاف کو اور ان کے تمام ساتھیوں کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کی طرف سے بھی تجاویز آتی رہی ہیں۔ اس وقت ایجنڈا صرف ایک ہونا چاہیے اور وہ غیر مشروط پاکستان کی نیشنل سیکورٹی کمیٹی کی حمایت کرنی چاہیے۔ دیکھیں صبر اور تحمل سے بہت سارے معاملات حل ہوتے ہیں۔ ہم نے بہت برداشت کیا۔ کراچی میں انڈیا نے 1990 کی دہائی میں چونکہ کراچی میں پورٹ تھا اور ان کے پاس بھی بمبئ میں تھا، راکے ایجنٹوں نے وہاں بڑی کارروائیاں کیں اور پیپلز پارٹی نے اور ہم سب نے مل کر اس کا مقابلہ کیا۔ ہم نے سارے را کے ایجنٹوں کو شکست دی اور انڈیا جو چاہتا تھا کہ کراچی جو کہ پاکستان کا economic hub ہے، اس کو نقصان پہنچائے۔ ہم نے ان کو شکست دی۔ آج کراچی امن کا گہوارہ ہے۔ میں صرف اس لیے یہ بات کر رہا ہوں کہ کراچی میں جو کچھ ہوا، وہ کراچی شہر جہاں روز لاشیں ملتی تھیں، آج وہ کراچی امن کا گہوارہ ہے۔ میں ان کی، سندھ کی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی نمائندگی کرتے ہوئے آپ کے سامنے ان کی جانب سے یہ کہتا ہوں کہ آپ قدم بڑھائیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن ہمیں بھی بحیثیت حکمران تھوڑا سا ایک قدم آگے ایک قدم پیچھے ہونا چاہیے اور اپوزیشن کی باتوں کو بھی سننا چاہیے۔ اگر وہ کچھ باتیں کر رہے ہیں، ان کو بھی اپنی ضد اور انا کو ختم کرنا چاہیے۔ ہمیں ضد اور انا ختم کرنی ہوگی۔

جناب! سینیٹر عون عباس صاحب نے بڑی اچھی بات کی کہ بلائیں صدر آصف زرداری صاحب کو، بلائیں نواز شریف صاحب کو اور بلائیں عمران خان صاحب کو، سب مل کر ایک ایجنڈے پر بات کریں کہ ہم سب غیر مشروط طور پر پاکستان کی حفاظت کے لیے ایک ساتھ کھڑے ہیں

اور پاکستان کی حفاظت کریں گے۔ بھارت ہمارا پانی نہیں روک سکتا۔ پانی پر تو ہمارا قبضہ 1400 سال سے ہے۔جب کربلا میں یزید نے، میں یزید کی تشبیہہ اس لیے دے رہا ہوں کہ انڈیا نے ایک بچے کو جو کہ دل کے آپریشن کے لیے گیا تھا، اس کا بھی ویزا کینسل کرکے اسے واپس پاکستان بھیج دیا ہے تو مجھے تو کربلا یاد آتا ہے جہاں نہرِ فرات پر معصوم بچوں کو شہید کر دیا گیا تھا، آج پھر وہی تاریخ دہرائی جا رہی ہے، آج پھر وہی باتیں ہو رہی ہیں لیکن یاد رکھنا اس کربلا میں ایک مولا عباس بھی تھا جس کا ساری دنیا میں آج تک جھنڈا لہرایا جا رہا ہے۔ ہم تو ان کے ماننے والے لوگ ہیں اور ہم کسی سے ڈرتے نہیں ہیں ۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ خود بھی امن سے رہو اور ہمیں بھی امن سے رہنے دو۔ میں صرف اتنی سی بات کرکے اپنی بات ختم کرنا چاہتا ہوں اور صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سب لوگ مل کر یہ آپس میں جو ہماری باتیں ہوتی ہیں، اس وقت ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت ہمیں ضرورت صرف یک جہتی کی ہے۔ ہماری طاقت ہماری یک جہتی میں ہونی چاہیے۔ پاکستان بنا ہی اس لیے ہے کہ قائم رہے گا، ان شاء اللہ۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مسرور احسن صاحب! شکریہ۔ سینیٹر عبدالشکور خان اچکزئی صاحب۔

Senator Abdul Shakoor Khan

سینیٹر عبدالشکور خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ موضوع سے پہلے آپ کی معلومات کے لیے بتاؤں، ساڑھے چار مہینے بعد مجھے مائیک ملا ہے۔ مانڈوی والا صاحب سے معذرت چاہتا ہوں، میں چار سینیٹر صاحبان کو مخاطب کرنا چاہتا ہوں، سینیٹر شیری رحمان صاحبہ، مانڈوی والا صاحب، صدیقی صاحب اور تارڑ صاحب کو۔ بات کرنے کے لیے ہمیں جو طریقہ کار بتایا گیا تھا کہ پہلے یہ بٹن دبائیں تو green light پر آپ کا message جائے گا تاکہ آپ بات کر سکیں۔ دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ وہاں سیکرٹری صاحب کے پاس جا کر آپ بتادیں اور تیسرا مرحلہ، kindly اس تیسرے مرحلے سے بچیں۔ تیسرا مرحلہ کیا ہے؟ چیخنے چلانے والا۔ لوگ کیوں چیختے ہیں؟ پہلے اس پر غور کریں۔ میں اپنی بات بھی کر رہا ہوں اور چیخنے والوں کی بھی، وہ چیختے اس بات پر نہیں کہ مجھے پہلے بات کرنے کا موقع دو۔ وہ صرف یہ کہتے ہیں کہ کم از کم بات کرنے کا موقع تو دو۔ لہٰذا، آپ اس بات کو ensure کر لیں کہ جس کی light green ہو گئی، اس کو آپ بات کرنے کا موقع دیں۔ آج نہیں ملتا تو کل

دیں، کل نہیں ملتا تو پرسوں دیں۔ میں ساڑھے چار مہینے تک انتظار کرتا رہا۔ ایک سینیٹر کو اگر ساڑھے چار مہینے میں بات کرنے کا موقع ملتا ہے تو وہ پھر کشمیر بھی بھول جائے اور باقی معاملات بھی بھول جائے گا، وہ کہے گا کہ میں بے عزت ہو رہا ہوں، میں ایوان میں آکر بے عزت ہو رہا ہوں۔ جس کی green light on ہو جائے، آپ یہ ensure کر لیں کہ کم از کم اسے بات کرنے کا موقع ملے گا۔

اب میں اپنے موضوع کی طرف آتا ہوں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) جناب چیئرمین! پہلگام واقعے پر بات ہو رہی ہے۔ آج تیسرا چوتھا دن ہے۔ پہلگام میں ایک افسوسناک اور دردناک واقعہ ہوا جس میں بے گناہ سیاحوں کو قتل کیا گیا۔ میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ نہ صرف اس معاملے کی مذمت کرتا ہوں بلکہ اس معاملے سے جڑے ہوئے لوگوں کی، Indian establishment کی اور مودی سرکار کی مذمت کرتا ہوں چونکہ مجھے بحیثیت یہاں کے ایک فرد کے پورا یقین ہے کہ یہ بنا بنایا معاملہ ہے۔ یہ کوئی دہشت گردی کا واقعہ نہیں ہے۔ دہشت گردی اگر کی ہے تو یہ مودی مافیا نے کی ہے۔

جناب چیئرمین! معاملہ صرف کشمیر کا نہیں ہے بلکہ پاکستان کا بھی ہے۔ چونکہ مودی جس mind-set سے تعلق رکھتا ہے، وہ RSS ہے۔ RSS کا کھلم کھلا اعلان ہے کہ یہاں پر پاکستان تو چھوڑیں، وہ اکھنڈ بھارت کی بات تو کرتے ہیں ہیں لیکن اکھنڈ بھارت سے بڑھ کر وہ چودہ سو سال پہلے یا جہاں سے مسلمان یہاں آنا شروع ہو گئے یا مسلمان ہو گئے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو واپس اپنے مذہب میں آنا ہے۔ ان کو ہندو مذہب میں آنا ہے۔ ان کا معاملہ کشمیر تک نہیں ہے، نہ ان کا معاملہ پاکستان تک ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کو واپس ہندو ہونا ہے۔ ہمارا جھگڑا ان کے ساتھ مذہب کا ہے۔

میں آج اس موقعے پر تین لوگوں کو یاد کرنا چاہتا ہوں، چونکہ میں یہاں پر دیکھ رہا ہوں جتنے بھی سینیٹرز جو سینہ تان کر کھڑے ہیں، میں بھی اس میں شامل ہوں، وہ ان تین اشخاص کی وجہ سے ہیں جو اللہ کی رحمت بن کر ہمارے ملک میں آئے۔ میں سب سے پہلے ذوالفقار علی بھٹو شہید کی بات کرنا چاہتا ہوں، ہم ان کی وجہ سے آج سینہ تان کر کھڑے ہیں چونکہ ہمارے پاس ایٹمی programme, اور ہمارا اسلحہ ہے، دوسری شخصیت میاں نواز شریف کی بات کروں گا کہ اگر وہ دھماکے کرنے کا فیصلہ نہ کرتے تو یقین کریں آج ہمارا سینہ بہت کمزور ہوتا، ہماری گردن آج جھکی ہوئی

ہوتی اور تیسری شخصیت ہمارے محسن جن کے ساتھ ہم نے کیا سلوک کیا، وہ بھی تاریخ کا حصہ ہے، ڈاکٹر عبدالقدیر خان، یہ تینوں ہمارے ہیروز ہیں۔آج ہم سینیٹر حضرات اور پچیس کروڑ عوام جو سینہ تان کر کھڑے ہیں، یہ ان تین آدمیوں کی وجہ سے ہے، یہ اللہ کی رحمت بن کر ہمارے ملک میں آئے۔

جناب والا! ہمارا مقابلہ نتھورام گوڈسے کی اولاد سے ہے، ہمارا مقابلہ نہرو خاندان سے نہیں ہے۔ میں نام اس لیے لے رہا ہوں کہ نہرو کی الگ سوچ تھی اور گوڈسے کی الگ سوچ تھی۔ آج کا وزیراعظم مودی جس کی سوچ گوڈسے کی سوچ ہے، اسے گجرات کا قصاب بھی کہتے ہیں۔ ہمیں قصاب کا مقابلہ کرنا ہے، ہم جہاد کے ذریعے اس قصاب کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ جہاد ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہم نے ہر قبضہ کرنے والے کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں آخر میں اللہ کا ایک حکم سنانا چاہتا ہوں جو پچیس کروڑ عوام کے لیے ہے، اللہ تعالیٰ سورۃ التوبہ میں فرماتا ہے جس کا ترجمہ ہے کہ 'اے ایمان والو! تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو زمین کے ساتھ لگ جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو تو آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کا ساز و سامان بہت ہی تھوڑا ہے۔ اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کرے گا اور تم اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے'۔

جناب والا! میں سینیٹ کے floor پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے، میں اس پر لبیک کہتا ہوں۔ انڈیا ان شاء اللہ حملہ کرنے کی کوشش نہیں کرے گا، اگر پھر بھی اس نے حملہ کیا تو میں درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ شرعی حیثیت سے امیر المومنین شہباز شریف صاحب فوراً جہاد کا اعلان کر دیں۔ ان شاء اللہ مسلمان پھر اللہ کے لیے لڑیں گے اور کامیابی ہماری ہو گی۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ، سینیٹر بلال مندوخیل صاحب۔

Senator Bilal Ahmed Khan

سینیٹر بلال احمد خان: شکریہ جناب چیئرمین اور محترمہ شیری رحمان صاحبہ۔ ہمیں سب سے پہلے یہ بات دیکھنی چاہیے کہ پہلگام کا واقعہ کیا ہے یا پھر یہ دیکھنا چاہیے کہ اس واقعے کا plan کیا تھا۔ جس طرح میرے تمام دوست یہ باتیں کر چکے ہیں، بار بار ان باتوں کو دہرانا اچھا نہیں ہے لیکن یہ چیز واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جو واقعہ ہوا، ہم اسے واقعہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ انڈیا کا اپنا بنایا ہوا ایک کھیل

ہے۔ مودی سرکار نے خود اسے design کیا ہے، مودی سرکار نے اسے خود execute کیا ہے اور اسی نے ہی اسے ایک شوشہ بنایا ہوا ہے۔ اس کا مقصد کیا ہے، اس programme کا مقصد کیا تھا اور اس کارروائی کا کیا حاصل ہے؟ اگر آپ اس واقعے کو غور سے دیکھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ آج سے تقریباً پونے دو سال پہلے انڈیا کی حکومت نے سندھ طاس معاہدے کے متعلق پاکستان سے کچھ مطالبات کیے تھے اور وہ مطالبات یہ تھے کہ ہم سندھ طاس معاہدے کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کن بنیادوں پر، کن حقائق یا کن چیزوں کو سامنے رکھ کر مودی سرکار یا اس کی ناقص فوج یہ بات کہہ رہی ہے۔ انہوں نے جو بات پونے دو سال پہلے کی تھی اور اس پر انہیں جو کرارا جواب ملا تھا، اس کے جواب میں مودی سرکار کو یہ بات سمجھ آ گئی تھی کہ اس طرح اس کا یہ مطالبہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اسی لیے مودی نے پہلگام واقعے کا ڈرامہ رچایا، اپنے لوگوں کو اس نے مروایا، ان کے ساتھ جو ظلم کیا گیا، اس ظلم کے بیس منٹ کے اندر اندر مودی سرکار نے جو script تیار کیا تھا، اس کے تحت مودی سرکار نے FIR درج کروائی اور وہ پاکستان کے خلاف درج کروائی۔ اس میں پاکستان کو موردِ الزام ٹھہرایا گیا بلکہ directly پاکستان پر تھوپ دیا کہ یہ کام پاکستان نے کیا ہے۔ اگر خدانخواستہ پاکستان نے یہ کام کیا ہے تو اس کے کوئی ثبوت ان کے پاس ہیں تو وہ پیش کریں۔ مودی سرکار کے پاس اگر اس واقعہ کو پیش کرنے کے لیے کوئی ground or base ہے تو وہ پیش کرے۔ میرا نہیں خیال کہ مودی کے پاس ایسا کچھ ہے کیونکہ مودی نے یہ سب کچھ اپنے طور پر بنایا ہوا تھا۔

جناب والا! 1960 کا سندھ طاس کا معاہدہ اس وقت کے سیاسی یا دونوں ممالک کی حکومتوں نے کیا تھا جس کا guarantor World Bank آج بھی موجود ہے۔ مودی یہ چاہتا کہ وہ اُس معاہدے کو ختم کرے، وہ یہ ناکام کوشش تو کر رہا ہے لیکن اس معاہدے کو ختم کرنے کے لیے مودی کو بہت سارے معاملات کو آگے بڑھا کر چلنا پڑے گا، اسے بہت سارے معاملات کو نظر انداز کر کے آگے چلنا پڑے گا۔ اگر مودی یہ کہتا ہے کہ وہ سندھ طاس معاہدے ختم کرے گا تو یہ اس کی بھول ہے۔ میں یہ بات اس حوالے سے نہیں کروں گا کہ میں بحیثیت ایک سینیٹر یا حکومت کے نمائندے کے طور پر یہاں بات کر رہا ہوں، میں international laws کے مطابق بات کر رہا ہوں کہ مودی کی یہ سوچ ان شاء اللہ کبھی بھی پوری نہیں ہو گی۔

جناب والا! اگر مودی اس معاملے کو جھڑپوں کی حد تک لے کر جانا چاہتا ہے، اگر وہ کچھ جھڑپیں کر کے دنیا کو یہ دکھانا چاہتا ہے کہ یہ حرکت پاکستان نے کی ہے۔ مودی کا انڈیا میں موجود social, print and electronic media آج جو کردار ادا کر رہا ہے اور پاکستان کے خلاف جو زہر اگل رہا ہے، اس زہر کے نتیجے میں اگر خدانخواستہ پاکستان اور انڈیا جنگ کی طرف چلے جاتے ہیں جس جنگ کا نام لیتے ہوئے یا سوچتے ہوئے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس پر ہمیں دس مرتبہ سوچنا چاہیے کہ اگر خدانخواستہ وہ جنگ ہو گی تو اس سے پوری دنیا کو کیا نقصانات ہوں گے اور دنیا کو اس کے کیا نتائج بھگتنے پڑیں گے۔ اس بارے میں غالباً مودی نے سوچا نہیں ہے یا اس نے اس پر calculation نہیں کی ہے۔ اگر مودی خدانخواستہ ایٹمی جنگ کی طرف جاتا ہے تو ہم ایٹمی جنگ لڑنے کے لیے بھی تیار ہیں لیکن اس ایٹمی جنگ کے نتائج کیا ہوں گے، وہ دنیا جانتی ہے، کم از کم اس جنگ سے تین ارب کے قریب لوگ متاثر ہو سکتے ہیں اور یہ لوگ صفحہ ہستی سے مٹ سکتے ہیں۔ کیا دنیا اس چیز کو نہیں دیکھ رہی، کیا دنیا اس چیز کو نہیں سوچ رہی، کیا دنیا اس بارے میں نہیں جانتی، دنیا اچھی طرح جانتی ہے، دنیا نے یہ تمام calculation کر رکھی ہے۔ دنیا کے پاس یہ تمام facts and figures موجود ہیں لیکن مودی سرکار، جس طرح مودی نے یہ بچگانہ حرکت کی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ مودی کے صلاح کار کون ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ جی۔

سینیٹر بلال احمد خان: مودی کو بتانے والے کون ہیں، مودی کو ایسی حرکت کرنے کا کس نے کہا اور مودی کو کس نے کہا کہ اس طرح کا plan بناؤ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نماز کا بھی وقت ہونے والا ہے اور conclude بھی کرنا ہے اگر please جلدی کریں۔

سینیٹر بلال احمد خان: مجھے بس دو منٹ دے دیں۔ مودی کو یہ چیز دیکھنی چاہیے کہ وہ جس قوم کے ساتھ یا جس قوم کو اس نے للکارا ہے یا جس قوم کے ساتھ وہ لڑنا چاہتا ہے۔ ہم تو الحمدللہ مسلمان ہیں۔ ہم تو اس کو لڑائی نہیں کہتے ہم تو اس کو جہاد کہیں گے۔ ہم تو اس کو جہاد کا وہ درجہ دیں گے جو ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں بتایا ہے۔ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ اپنی زمین، اپنے ملک سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے۔ آج ہم الحمد للہ اپنے ایمان کی تکمیل کی طرف جا رہے ہیں اگر آج

ہمیں اپنے ملک سے اپنی زمین سے محبت ہے تو ہم اپنے ایمان کو تکمیل دے رہے ہیں۔ اپنے ایمان کو پختہ کر رہے ہیں اور اگر اپنے ایمان کی تکمیل اور اپنے ایمان کی پختگی کی طرف ہم جائیں اور اپنے گھر، اپنی زمین کو بچانے کی بات کریں تو پھر ہم شہید کہلائیں گے۔ اگر خدانخواستہ جنگ ہوتی ہے تو یہ جنگ جہاد میں تبدیل ہو جائے گی اور اگر جہاد ہو گا تو الحمد للہ ہم بطور مسلمان اس جنگ کو بہت خوشی سے قبول کریں گے اور دنیا کو یہ ثابت کریں گے کہ مسلمان اپنے حق کے لیے اپنی زمین پر لڑنے سے نہیں ڈرتا۔ وہ اپنا حق حاصل کرنے کے لیے ہر قدم اٹھانے کو تیار ہے اور وہ ہر قدم الحمد للہ اس زندگی کی طرف جائے گا جو کبھی ختم نہیں ہو گی اور ہم اس چیز کے لیے ہر وقت تیار ہیں۔ بحثیت قوم، بحثیت ادارے، بحثیت ملک ہم اس چیز کے لیے تیار ہیں اور میں اس forum کے توسط سے ہندوستان کو یہ پیغام دینا چاہوں گا کہ ہم پاکستان میں جتنے بھی لوگ موجود ہیں پچیس کروڑ عوام سب ایک ہیں۔ پچیس کروڑ عوام پاکستان ہے، پچیس کروڑ عوام پاکستانی ہیں، پچیس کروڑ عوام میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ اگر ہندوستانی میڈیا show کرنا چاہتا ہے کہ ہم میں تفریق ہے تو الحمد للہ اس position پر، اس جگہ پر ہم سب ایک ہیں اور ان شاء اللہ ایک رہیں گے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں سابق محترم سینیٹر فیصل جاوید صاحب جو سینیٹ کی کارروائی دیکھنے آئے ہیں ان کو House of the Federation میں welcome کرتا ہوں۔ دفتر کو بھی ہدایت ہے کہ Leader of the House conclude کریں گے جو سینیٹرز lobby میں موجود ہیں وہ House میں تشریف لے آئیں۔ سینیٹر سلیم مانڈوی والا۔

<u>Senator Saleem Mandviwalla</u>

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے میں سارے House کو، آپ کو، سارے دوستوں کو مبارک باد دیتا ہوں کہ جس طریقے سے اس House نے اس issue کو take up کیا ہے۔ میں نے ابھی تک اس طرح کی unity اور یک جہتی نہیں دیکھی اور Leader of the House and Leader of the Opposition کو بھی مبارک باد دیتا ہوں۔ یہ مسئلہ obviously ہم پہلی دفعہ تو نہیں دیکھ رہے جو ہندوستان اور پاکستان کا مسئلہ ہے اور یہ issue بھی ہم پہلی دفعہ نہیں دیکھ رہے۔ چاہے سمجھوتہ express تھی، چاہے Pahalgam تھا۔

ہمارے لیے اور پاکستان کے لیے نیا issue نہیں ہے اور میرا خیال ہے ہندوستان ان issues کو create کر کے دنیا کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ Pakistan is a terrorist country اور یہ ساری چیزیں پاکستان کراتا ہے and the fact is کہ یہ ان کے ہی لوگ پکڑے گئے Lieutenant Colonel Purohit جو RSS کے extremist تھے جنہوں نے سمجھوتہ express پر حملہ کیا تھا اور لوگوں کا مارا تھا اور آج بھی آپ حیران ہوں گے کہ ہندوستان سے، ہمارے ہندوستان میں کئی دوست ہیں، ہمارے بنگلادیش میں کئی دوست ہیں۔ وہ messages یہ بھیج رہے ہیں کہ آپ لوگ یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ ہندوستانی حکومت، مودی حکومت ہر وہ کام کرنے کے لیے تیار ہے جس سے وہ اپنی سیاست کر سکے اور power میں رہ سکے۔

میں وہ messages receive کر کے خود حیران تھا، میں نے کچھ colleagues کے ساتھ بھی یہ messages share کیے کہ یہ messages پاکستان سے نہیں آرہے بلکہ India and Bangladesh سے آرہے ہیں۔ یہ ساری چیزیں India backed ہیں، India planned ہیں اور یہ اسی لیے ہیں کہ پاکستان پر کسی طریقے سے سیاست کی جائے اور پاکستان سے کسی طریقے سے جنگ کی جائے۔ میرے سب ساتھیوں نے جیسے ذکر کیا کہ جنگ کے لیے تو پاکستان ہر وقت تیار رہتا ہے، ہمیں کوئی ڈر یا خوف نہیں ہے اور جہاں تک Indus Treaty کا تعلق ہے وہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ verbatim ہم نے suspend کر دیا ہے، ہم نے cancel کر دیا ہے، ہم نے یہ کر دیا ہے تو اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا because on their own they can’t do anything اور نہ ہی پاکستان کا پانی رکے گا اور نہ ہی یہ بات آگے بڑے گی۔

انہوں نے جن دوسرے ممالک کو approach کیا obviously ہمارے Leader of the House is also Foreign Minister ان کی بھی بات چیت ہوئی ہے وہ ہم نے سنی ہے اور اس سے بھی ہمیں اندازہ ہو گیا ہے کہ دوسرے ملکوں کی بھی کیا position ہے ہندوستان کے اوپر۔ میں سمجھتا ہوں ہندوستان Indus-Waters Treaty کو as a war weapon use کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے through ہم جنگ کی پہل کریں۔ مگر مجھے لگتا ہے، آپ نے بھی lately سنا ہو گا کہ ان کی ایک meeting ہو رہی تھی اور ان کے ایک

جنرل صاحب جن کو آج retire کر دیا گیا ہے یا Indian Army سے نکال دیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ ہی کہا تھا کہ یہ جنگ possible نہیں ہے، نہ ہم یہ جنگ لڑ سکتے ہیں اور نہ وہ لڑ سکتے ہیں۔ یہ لڑائی possible نہیں ہے اس بات پر ان کو Indian Army سے remove کر دیا گیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کے بھی تمام لوگ بہت clear ہیں کہ کسی جنگ کی کوئی position نہیں ہے مگر یہ ایک چیز create کی جاتی ہے، hysteria create کیا جاتا ہے۔ ان کے لوگوں کو خوف دلایا جاتا ہے، ہمارے لوگ تو I guess اس چیز کے used to ہیں اس لیے ہمیں تو ہندوستان سے ڈر نہیں لگتا بلکہ مجھے یاد ہے جب ہماری حکومت تھی تو ایک دن رات کو میں نے ان کے ایک منسٹر کو فون کیا ان سے بات کرنے کے لیے ان کے trade Minister کو تو وہ پریشان ہو گئے۔ وہ مجھے کہتے ہیں کہ آپ نے تو مجھے فون کر لیا ہے لیکن میں آپ کو فون نہیں کر سکتا۔ وہاں جو خوف ہے وہ ہم سے کئی گنا زیادہ ہے یہ ایک بہت interesting بات تھی جو مجھے آج تک یاد ہے، میں بھول نہیں سکتا۔

Regions میں بھی، آپ نے بھی travel کیا ہو گا Srilanka, Nepal, Bangladesh, Bhutan, Maldives ان کے جتنے بھی Parliamentarians سے آپ ملیں، جتنے لوگ وہاں رہتے ہیں ان سب کا بھی یہی view ہے Srilanka کے ساتھ بھی اس قسم کی چیزیں کرتے ہیں، destabilize کرتے ہیں۔ Nepal پر بھی blockades کرتے ہیں، Bangladesh میں بھی دیکھ ہی لیا کہ انہوں نے وہاں کیا تباہی مچائی ہے۔ Bhutan and Maldives میں بھی یہی حال ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سوائے instability کے ہندوستان نے اس region میں کچھ نہیں کیا۔ کوئی بھی ملک ایسا نہیں ہے جو کہہ سکتا ہے کہ they have prospered because of India. انہوں نے یہی کوشش کی ہے کہ ہم سب کو کمزور کریں، سب کو اپنے threat میں رکھیں اور ان کو ہم control کریں لیکن میرا خیال ہے باقی ممالک کا تو مجھے نہیں معلوم لیکن پاکستان کے حوالے سے یہ policy مشکل ہے کہ پاکستان پر اس قسم کا threat یا اس قسم کا زور چل سکے۔

دوسرا obviously کچھ لوگوں نے مجھے messages بھیجے کہ in the end ہمارا دشمن Asim Munir ہے، ہمارا دشمن پاکستان نہیں ہے، لوگ نہیں ہیں پاکستان کے۔ مجھے یہ بات

سمجھ میں نہیں آئی دیکھا جائے تو ہم جتنے یہاں بیٹھے ہیں ہم سب ہی General Asim Munirہی ہیں۔ ہم سب ایک ساتھ کھڑے ہیں and we are ready for this fight.ایک آدمی کو target کرنا اور ایک آدمی پر یہ کہنا کہ ہمارا دشمن تو یہ جنرل ہے۔ باقی لوگ اور نہ ہی پاکستانی عوام ہمارے دشمن ہیں۔ میرے خیال میں سارے ہاؤس نے، اپوزیشن اور ہم سب لوگوں نے مل کر اس issue کو deal کیا ہے۔ I am very happy. پہلی مرتبہ مجھے سینیٹ اس طرح نظر آئی ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ Thank you very much.

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب۔

Senator Mohammad Humayun Mohmand

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ جناب چیئرمین! مجھے وہ الفاظ یاد آ گئے کہ کوئی رہ تو نہیں گیا۔ اگر کوئی رہ گیا ہے تو اس کو بھی پہلے بولنے دیں پھر بعد میں میری باری آ جائے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، آپ کے بعد بھی چار ممبران رہتے ہیں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب چیئرمین! منظور صاحب نے بات کی تھی اور جس طرح مانڈوی والا صاحب نے بھی بات کی ہے کہ سارے ہاؤس نے بڑی یک جہتی کے ساتھ اس قرارداد کو پاس کیا ہے اور ہمارے درمیان میں کوئی differences نہیں ہیں۔ جناب چیئرمین! differences ہیں۔ میں آج بھی آپ لوگوں کا اتنا ہی سخت مخالف ہوں جتنا کہ میں پہلے دن تھا۔ کیونکہ میری نظر میں آپ لوگوں نے میرا mandate اسی طرح چرایا ہے جیسا کہ آج مودی ہم سے ہمارا پانی چرانا چاہتا ہے۔ میرے خلاف آپ لوگوں نے اسی طریقے سے false flag operation کیا تھا جیسا کہ آج مودی پاکستان کے خلاف کرنا چاہتا ہے۔ آج میں آپ کے ساتھ اس لئے نہیں کھڑا کہ ہم لوگوں کے درمیان differences نہیں ہیں۔ آج میں آپ کے ساتھ اس لیے کھڑا ہوں کہ یہاں نام میرے ملک پاکستان کا ہے۔ میں اپنے ملک کے لیے آپ کے ساتھ کھڑا ہوں کیونکہ میرا ملک سب سے پہلے آتا ہے اس کے بعد ہم سب آتے ہیں۔ اس لیے میں آپ کے ساتھ کھڑا ہوں۔ میں نے بڑی تقریریں سنی ہیں۔ جس میں ہم لوگوں نے بہت اچھی اچھی باتیں کی

ہیں اور بڑے دعوے کیے ہیں کہ ہم یہ کر لیں گے اور ہم وہ کر لیں گے۔ دیکھیں اس طرح ہے اور وہ کہتے ہیں کہ

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

میری نظر میں ہمارے اندر شاید اس یقین کی کمی ہو اور یہی وجہ ہے کہ علامہ اقبال نے اپنے شکوہ میں کہا تھا کہ

ہم سے پہلے تھا عجب تیرے جہاں کا منظر
کہیں مسجود تھے پتھر، کہیں معبود شجر
خو گرِ پیکرِ محسوس تھی انساں کی نظر
مانتا پھر کوئی اَن دیکھے خدا کو کیوں کر

اور کہتے ہیں کہ

تیرے کعبے کو جبینوں سے بسایا ہم نے
تیرے قرآن کو سینوں سے لگایا ہم نے

اور جواب شکوہ میں آیا ہے کہ

میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے؟
میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے؟
تھے تو آبا وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

جناب چیئرمین! ہم لوگوں نے آج تک ایسا کیا کام کیا ہے کہ جس کے لیے ہم لوگ بڑے اتراتے ہیں لیکن آج کا جو مسئلہ ہے وہ ہے کہ انڈیا نے جو false flag operation کیا ہے۔ یہ actually وہ basic fundamental mindset ہے۔ جس کا میں ہمیشہ ذکر کرتا ہوں۔ یہ وہ mindset ہے کہ جو کہ RSS کا ہے جو کہ basically Nazism کو follow کرتا ہے جیسا کہ اس میں SS تھا اس میں RSS ہے۔ جیسا کہ وہ لوگ Jews کو نشانہ بناتے تھے یہاں پر یہ ہر minority کو بالخصوص مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ یہ وہ mindset ہے اور یہ

ہمیشہ سے چلتا آ رہا ہے۔ یہ پہلی بار نہیں ہو رہا ہے بلکہ یہ ہمیشہ سے چلتا آ رہا ہے۔ میں اس کے بارے میں یہ بھی بتا دوں کہ اس میں سارے کے سارے ہندوستانی شامل نہیں ہیں۔ جیسا کہ ابھی مانڈوی والا صاحب نے بات کی ہے کہ بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو اس کے خلاف ہیں and they are not to be included in this. یاد رہے کہ یہ جو پہلگام کا واقعہ ہے اس کی نشان دہی جیسا کہ سینیٹر عون نے بتایا تھا کہ 2019 میں پہلے عمران خان نے کر دی تھی۔ انہوں نے اس وقت United Nations میں کہا تھا کہ اس طریقے کا ایک اور واقعہ ہو گا اور ہمارے اوپر اس کا blame آئے گا۔ پھر انہوں نے کہا تھا کہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" جب میں اپنے آپ سے سوال پوچھوں گا کہ میرے پاس choices کیا ہیں۔ Surrender کر لو یا لڑائی کر لو اور مر جاؤ تو میں لڑائی کر لوں گا۔ وہی چیز ہے اور ہمارے پاس ایک ہی choice ہے کہ ہم لوگوں نے اس کے لیے لڑنا ہے۔

جناب چیئرمین! بالکل ایسی طریقے سے میرا خیال تھا کہ یہ وہ واقعہ ہو گا جو ہم سب کو اکٹھا کر دے گا اس فلور کی حد تک نہیں۔ میرا خیال تھا, to be very honest میں یہ سمجھ رہا تھا کہ حکومت پہلی بار سب لوگوں کو اکٹھا کرے گی اور یہ جو پرانے آپس میں مسائل چل رہے ہیں۔ جیسا کہ پہلے لوگ کہہ چکے ہیں کہ ساری leaderships کو اکٹھا بٹھا کر اس کے اوپر بات چیت کرے اور اس میں inclusive وہ political party جس کو اس وقت عوام کی سب سے زیادہ support ہے۔ وہ کہتے ہیں نا کہ

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر

جناب چیئرمین! میرے دو تین چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں اور میں اپنی بات کو جلدی ختم کروں گا۔ ایک میرا مسئلہ ہے untimely speech or untimely comments of our Defence Minister. انہوں نے ہمیں جتنا نقصان دیا ہے۔ اس دوران شاید کوئی اور نہیں دے سکا لیکن یہ انہوں نے پہلی بار نہیں کیا ہے۔ انہوں نے ہمیشہ اسی طرح کہا ہے۔ ہر مرتبہ انہوں نے افواج پاکستان کے بارے میں اسی طرح ہی بات کی ہے۔

دوسرا مجھے اپنے Interior Minister Sahib سے تھوڑی سی reservation ہے۔ ان کی دو تقریریں میرے سامنے آتی ہیں۔ ایک وہ کہ جب انہوں نے

کھڑے ہو کر کہا تھا کہ میں پانچ منٹ گولیاں چلاؤں گا اور سب چیزیں ختم ہو جائیں گی۔ دوسرا recently انہوں نے کہا ہے کہ ہم لوگ انڈیا والوں کے ساتھ بیٹھ کر درمیان میں کوئی ایسا commission بٹھا لیتے ہیں کہ پتا چل جائے کہ یہ کیا ہوا ہے؟ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہماری حکومت اتنی apologetic کیوں ہے؟ ہم لوگ انڈیا کو offer کرنے کی بجائے ہم ان سے demand کریں کہ تم بتاؤ کہ تم لوگوں نے یہ کیوں کیا ہے؟ اس طرح کی بات تو آپ تب کریں جب آپ کے دل میں چور ہو۔ آپ آگے بڑھ کر کہیں کہ ہم نے نہیں کیا۔ جیسا کہ عمران خان نے کہا تھا کہ جو مرضی کر لو ہم نے کیا ہی نہیں ہے۔ آپ بتاؤ کہ کیا ہے۔ آپ demand کرو۔ ڈر کر کیوں کرتے ہیں۔ اصل میں problem وہی ہے۔ جو غلامانہ mindset ہے۔ Unfortunately ان کے دماغ میں یہ چیزیں کبھی cross نہیں کر سکتیں۔ جو بات ہم نے سنی تھی۔ وہ کیا تھا؟ ہاں، .beggars can't be choosers یہ mindset ہم نے بدلنا ہے۔ جب تک ہم یہ mindset نہیں بدلیں گے کوئی دنیا کی طاقت ہماری عزت نہیں کرے گی۔ آپ اس کو political statement کہیں یا جو بھی کہیں لیکن ہمیں واقعی کبھی نہ کبھی کہنا پڑے گا "absolutely not" ہم great تب ہوتے ہیں جب ہمیں کسی کو "نا" کہنا آ جائے۔ ہر مرتبہ "ہاں" کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ میں ایک بار پھر اس بات کو repeat کرنا چاہتا ہوں اور اس کے ساتھ اپنی بات کو ختم کرنے لگوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! اذان کا وقت ہونے والا ہے۔ آپ conclude کر لیں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو ختم کرنے لگا ہوں۔ میرا یہ خیال ہے کہ اگر ہم بحیثیت پاکستانی ایک مرتبہ جہاں ہم کھڑے ہیں۔ اس سے پہلے بھی یہ بات ہو چکی ہے۔ ہمارے صوبوں کے درمیان جو political differences ہیں اگر ہم ان کو ختم کر لیں۔ یہ کوئی بہت بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ وہ چیز ہے کہ جس طرح ہم یہاں پر ایک دوسرے کو appreciate کر رہے ہیں۔ یہی چیز اگر ہم national level پر بھی appreciate کرنا شروع کر دیں گے۔ آپ یقین کریں کہ پوری دنیا ہمیں appreciate کرنا شروع کر دے گی کہ یہ دیکھو یہ سارے اکٹھے ہیں۔ ہم سب نے ہمیشہ دیکھا کہ اتفاق میں برکت ہوتی ہے۔ ٹھیک ہے ہمارے

political differences اپنی جگہ پر لیکن بہت سے مواقع پر ایسا ہوتا ہے کہ جہاں پر ہمیں اپنے differences ختم کرکے ہمیں ایک ساتھ آگے جانا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

Senator Shahadat Awan

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بڑی خوش آئند اور قابل مبارک باد بات ہے کہ اس ملک کے Upper House نے ملکی مسئلے کے اوپر ایک متفقہ قرارداد پاس کی ہے۔ ہر بندہ جو بھی اپنی Seat سے اٹھا ہے اس نے وہی بات کی ہے اور وہی پیغام دیا ہے اور شاید یہی بات ہے کہ مجھے ابھی ایک دوست نے بتایا ہے کہ ہمارا جو سینیٹ کا Live Channel ہے وہ بھی انڈیا نے بند کروایا ہے کہ وہ ہماری بات کو برداشت نہیں کر سکتے اور ہماری بات کو سن نہیں سکتے۔

جناب چیئرمین! ہندوستان سندھ طاس معاہدے سے بہت پہلے ہی نکلنے کی حیلے بہانے ڈھونڈ رہا تھا۔ اپنی ناکامی اور نااہلی کو چھپانے کے لیے اور اپنی 8 ,7 لاکھ افواج کی نااہلی کو چھپانے کی خاطر جو جھوٹی باتیں گڑھی ہیں۔ انڈیا کے اندر سے ہی اب یہ آوازیں آنی شروع ہو گئی ہیں۔ جو بات وہ کرتا ہے، وہ جب گجرات کا چیف منسٹر تھا، اس وقت بھی وہ یہی بات کیا کرتا تھا۔ اس کے ذہن میں سیاست یہ ہے کہ اگر اپنے ہی ملک کی minorities کے خلاف اور پاکستان کے خلاف میں بات کروں گا تو میں الیکشن جیتوں گا۔ یہ اس کی خام خیالی ہے کہ بہار کا اگلا الیکشن جیتے گا۔ یہ حکومت بھی اس نے بڑی مشکل سے بنائی ہے۔

جناب چیئرمین! پاکستان ایک پرامن ملک ہے۔ پہلے دن ہی انڈیا کی اپنی کروائی گئی دہشت گردی پر ہم نے افسوس کا اظہار کیا لیکن انڈیا جو کہ ایک دہشت گرد ملک ہے، ہمارے ہاں جعفر ایکسپریس کے واقعے پر اس کی زبان سے ایک لفظ نہیں نکلا۔ جناب! ہم امن چاہتے ہیں، ہم جنگ کی طرف نہیں جانا چاہتے۔ کچھ دوست کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے وزیر دفاع نے کیا کہا لیکن میں بتاؤں اس سے پہلے میرے چیئرمین جناب بلاول بھٹو زرداری صاحب نے یہ کہا کہ اگر سندھ طاس کے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آپ سندھو کو بند کروگے، وہاں پر اگر پانی نہیں بہے گا تو مودی! تمہارا اور تمہاری قوم کا وہاں پر خون بہے گا۔ اسی طریقے سے میں کہتا ہوں کہ پاکستان کے وزیر دفاع صاحب نے

جو کچھ کہا ہے، ایک بات کی حد تک تو میں یہ کہوں گا کہ ان کو جو صبح وشام دھمکیاں دے رہا ہے، اس کو جواب دینا جائز تھا کہ اگر اس طرف آنکھیں دکھاؤ گے، یہ بات کرو گے تو اس کا خمیازہ آپ کو بھگتنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین! میری استدعا یہ ہے کہ ہونا تو یہ چاہیے کہ اسے اپنے ملک کی غربت کے متعلق سوچنا چاہیے۔ وہ طاقتیں جو یہ تماشا دیکھ رہی ہیں، ان کو mediate کرنا چاہیے کہ اگر اس قسم کی کوئی جنگ چھڑتی ہے تو اس میں خالی دو اقوام کا نقصان نہیں ہوگا، یہ اقوام عالم کا نقصان ہوگا اور سب سے زیادہ نقصان اسی کا ہوگا جو صبح وشام اس قسم کی باتیں کرتا ہے۔ یہ ملک رہنے کے لیے بنا ہے اور ان شاءاللہ، جس طریقے سے ہم متحد ہیں، ہم متحد رہیں گے۔ ہمارا دشمن اگر اس طرف دیکھے گا تو ہم مضبوط ہاتھوں میں ہیں۔ ہماری افواج 27 فروری کو بھی انڈیا کو دکھا چکی ہیں لیکن الحمدللہ، اب تو میرے سپہ سالار سے بھی وہ کپکپا رہے ہیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، اسی کپکپاہٹ میں ان کے جرنیل بھی پینشن لے کر، resign کرکے، dismiss ہو کر گھروں کو جانا شروع ہوگئے ہیں۔ بہت شکریہ۔ جیے پاکستان۔ پاکستان زندہ باد۔ میڈم شیری صاحبہ کا بھی بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب۔

Senator Zeeshan Khan Zada

سینیٹر ذیشان خانزادہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس side پر شاید میں آخری speaker ہوں، time بھی کم ہے تو میں جلدی جلدی ایک دو باتیں کروں گا۔ میں نے دونوں sides کی تقاریر سنیں۔ میں سب سے پہلے اس attack میں قیمتی جانوں کے ضائع ہونے کی مذمت کرنا چاہوں گا۔ وہ جو ناجائز اقدامات بھارت نے اٹھائے ہیں اور مودی سرکار نے پاکستان کے خلاف اٹھائے ہیں، ان کی میں شدید مذمت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! ہم سب نے آج مل کر یکجہتی کا ایک message دیا۔ شاید ہمارا طور طریقہ الگ ہو لیکن بات سب کی زبان پر ایک ہی ہے کہ پاکستان کے لیے ہم سب ایک ہیں اور اس پرچم کے نیچے ہم سب ایک ہیں۔ مجھے حکومتی side کی جانب سے ایک ایسا تاثر مل رہا ہے کہ ان کو لگ رہا ہے کہ شاید اگر ہم یک جہتی کے ساتھ ساتھ ایک اور بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ اس ملک کو

جس طریقے سے چلا رہے ہیں یا عمران خان کے حوالے سے یا PTI کے حوالے سے ہم کوئی بات کرتے ہیں تو ان کو شاید یہ لگتا ہے کہ اس کے ذریعے اپنے stance کے ساتھ ہم ایک شرط لگا رہے ہیں لیکن ایسی بات نہیں ہے۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ اس time پر ملک کو اور اس حکومت کو عمران خان کی support کی ضرورت ہے۔ یہ ہمارا موقف ہے۔ اس time پر حکومت لگی ہوئی ہے، اپنی پوری کوشش کر رہی ہے۔۔۔۔۔

(اس موقع پر ایوان میں اذانِ مغرب سنائی دی)

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ اس time پر ہم سب چاہتے ہیں کہ پاکستان ایک ہو اور حکومت کو unite کرنا چاہیے۔ تقاریر تو ہم سب کر رہے ہیں لیکن steps حکومت نے لینے ہیں۔ اس وقت حکومت جو جنگ لڑ رہی ہے انڈیا یا اس کے بیانیے کے خلاف تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس time پر یہ جنگ ایک ہاتھ سے لڑی جا رہی ہے جبکہ دوسرا ہاتھ پیچھے بندھا ہوا ہے۔ میں آپ سے صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ دوسرے ہاتھ کو بھی آزاد کریں۔ اسے آزاد کر کے unity دکھائیں۔ جس طرح عون بپی صاحب نے بات کی اور کچھ اور سینیٹرز نے بات کی کہ سارے لیڈرز کو ایک ساتھ بٹھائیں اور یہ message دیں۔ ہم نے صرف تقاریر نہیں کرنی بلکہ ان تقاریر سے ایک consensus بنانا ہے جو کہ پورے پاکستان کو نظر آئے اور پاکستان کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی برادری کو نظر آئے اور خصوصی طور پر بھارت کو نظر آئے اور مودی سرکار کو نظر آئے۔ ہم یہ چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ unity ہو اور عمران خان کا اس میں حصہ ہو اور حکومت کو فائدہ ہو، میں یہ نہیں کہتا کہ عمران خان کو آپ آزاد کریں، PTI کے لیے اور اپنی تحریک کے لیے، میں کہتا ہوں کہ آپ عمران خان کی support سے فائدہ لیں اور وہ کیسے؟ میرے دو points ہیں۔ سب سے پہلے جس بیانیے پر آج ہم چل رہے ہیں اور ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ انڈیا نے جو مظالم اور atrocities کشمیر میں کیے ہیں، آج یہ جو attacks ہیں، ان چیزوں کی وجہ سے ہیں۔ عمران خان نے 2019 میں یہ بیانیہ بنایا۔ عمران خان نے لوگوں کو بتایا جبکہ آج ہر کوئی اسے accept کرنے کے لیے تیار ہے۔ اسی لیے بین الاقوامی طور پر ان کے لیے بہت مشکل ہو رہی ہے۔ آج کل جنگیں ٹینکوں اور جہازوں سے نہیں لڑی جاتیں، بیانیے سے لڑی جاتی ہیں۔ اس بیانیے کا فائدہ

اٹھائیں اوراس میں عمران خان کی مشاورت لیں۔اس کے علاوہ اس بیانیے کو develop کرنے کے لئے عمران خان نے عوام، ملک اور خصوصاً سوشل میڈیا کی support لی۔آپ بھارت کی سوشل میڈیا کا مقابلہ کیسے کریں گے۔ لوگ کہتے ہیں کہ عمران خان کا سوشل میڈیا پر کنٹرول ہے تو میں کہتا ہوں یہ غلط ہے۔ وہ کنٹرول نہیں بلکہ support ہے اور یہ support اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ پورے ملک اور پورے diaspora میں عمران خان کی support ہے۔اسی لئے سوشل میڈیا عمران خان کی تحریک میں کام آتی ہے اور یہی سوشل میڈیا پر اگر عمران خان صرف ایک statement دیں تو پوری دنیا میں بھارت کا یہ جو narrative ہے،اس کے خلاف ایک تہلکہ مچے گا اور لوگوں کو پتہ چلے گا کہ اب پورا پاکستان ایک ساتھ ہے۔ بس میری یہی ایک، دو باتیں تھیں۔ میں حکومت سے یہ request کرتا ہوں کہ اگر آپ unity چاہتے ہیں تو آپ آگے بڑھیں اور ملک کو unite کریں۔ ہم تو تیار ہیں۔ ہم تو اپنے ملک کے لئے جان بھی دینے کو تیار ہیں اور عمران خان نے بھی یہی کہا ہے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ جی ڈاکٹر طارق فضل چوہدری صاحب۔

<u>Dr. Tariq Fazal Chaudhry, Minister for Parliamentary Affairs</u>

جناب ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وزیر برائے پارلیمانی امور): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین۔ بہت شکریہ، جناب چیئرمین کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت عنایت فرمایا۔ جو آج کی concluding speech ہے، وہ Leader of the House and Deputy Prime Minister جناب اسحاق ڈار صاحب فرمائیں گے۔ میں اپنی بات کا آغاز اس ماحول سے کروں گا جو آج، کل اور پرسوں House of the Federation میں دیکھنے میں آئی۔ ایک انتہائی اہم موضوع پر جو یہاں واقعی ایک Federation کا کردار نظر آیا، وہ قابل ستائش ہے۔ میں اپوزیشن کے مثبت کردار کی بھی تعریف کروں گا گو کہ بہت ساری ایسی باتیں وہاں سے ہوئیں جن کا جواب دیا جا سکتا ہے اور جو حقائق کے منافی ہیں لیکن آج ہم صرف اتحاد اور پاکستان کی بات کریں گے۔ جب میں اپوزیشن کی بات کرتا ہوں تو یہ جو benches ہیں، یہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ آج کی اپوزیشن، کل کی گورنمنٹ ہوتی ہے اور آج کی گورنمنٹ، کل کی اپوزیشن ہوتی ہے۔ ہر جمہوری ملک کے اندر یہی نظام ہوتا ہے لیکن اس ایوان،

آئین اور پاکستان نے رہنا ہے۔ اللہ تعالی کے فضل سے اس مقصد کے لیے آج اپنے تمام اختلافات کو بھلا کر جس طرح یہ message اس ایوان سے پاکستان میں اور پاکستان سے باہر بالخصوص انڈیا کو دیا گیا ہے، وہ قابل ستائش ہے۔ ابھی جیسے سینیٹر ڈاکٹر محمد ہمایوں مہمند نے بات کی کہ ہمارے درمیان اختلافات موجود ہیں اور وہ رہنے چاہیے۔ یہ جمہوریت کا حسن ہے لیکن جب ملک کی بات آتی ہے، اس کے دفاع کی بات آتی ہے تو اس وقت جس پیغام کی اور جس جذبے کی ضرورت محسوس کی گئی، آج House of the Federation سے وہ جذبہ اور وہ اتحاد نظر آیا۔

جناب! اس اتحاد نے پوری دنیا کو ایک message دیا اور وہ بہت واضح ہے اور پوری قوم کی طرف سے ہے کہ پاکستان جارحیت پسند نہیں بلکہ امن پسند ہے۔ پاکستان دہشت گردی کا ذریعہ نہیں بلکہ پاکستان دہشت گردی کا شکار ہے۔ آج جو ملک پاکستان کے خلاف یہ ساری ہرزہ سرائی کر رہا ہے، وہ پاکستان کے خلاف state-sponsored terrorism میں ملوث ہے جس کے ہمارے پاس ناقابل تردید ثبوت کلبھوشن یادیو یا دیگر کی شکل میں اور بلوچستان میں دیگر جو ثبوت ہیں، کس طرح وہ indirect طریقے سے پاکستان میں یہ state-sponsored terrorism کر رہا ہے، وہ ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ آج جس طرح پوری قوم نے متحد ہو کر اپنی مسلح افواج کو یہ پیغام دیا کہ ہم آپ کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں، آج اس پیغام کی بھی اور چاہے اس سے پہلے جو ہم نے کشمیر کے لئے جنگیں لڑی ہیں، اس وقت پاکستان کی قوم میں جو جذبہ دیکھنے میں آیا تھا، آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری قوم نے وہی جذبہ ایک بار پھر دکھایا ہے کہ ہم اپنے مسلح افواج اور اپنے عسکری اداروں کے ساتھ پورے دل و جان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ یہاں بہت ساری تقاریر ہوئیں اور میڈیا میں بھی باتیں ہوتی ہیں کہ پاکستان کا رقبہ اتنا ہے اور انڈیا کا رقبہ اتنا ہے۔ جنگیں نہ ملک کے رقبے کے لحاظ سے لڑی جاتی ہیں اور یہاں بالکل ٹھیک کہا گیا یہ ٹینکوں اور گولہ بارود سے بھی نہیں لڑی جاتی ہیں۔ جنگیں تو ایمانی قوت سے لڑی جاتی ہیں۔ جنگیں آپ کی جنگی صلاحیت سے لڑی جاتی ہیں۔ آج اللہ تعالی کے فضل سے پاکستان کی افواج اور قوم میں جو ایمانی قوت موجود ہے، وہ قابل ستائش ہے۔ آج فوج کی قیادت چاہے وہ آرمی چیف کی شکل میں ہو یا دیگر ہماری جو تمام سیاسی قیادت ہے، اللہ تعالی کے فضل سے جذبہ ایمانی ہو یا professionalism ہو، وہ کمال انتہا پر ہیں۔ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ

جب تک پاکستان میں وہ مائیں زندہ ہیں جو یہ بہادر بیٹے جنم دیتی ہیں، جو جب بھی کسی mission پر جاتے ہیں تو دعا کرکے جاتے ہیں کہ اللہ تعالی مجھے شہادت عطا فرمائے اور جب تک وہ باپ زندہ ہے جو ان جوان شہیدوں کو اپنے ہاتھوں سے قبروں میں اتارتے ہیں اور فخر محسوس کرتے ہیں، اس وقت تک پاکستان کو اللہ تعالی کے فضل سے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

جناب! آج بھارت کو یہاں سے جو message دیا گیا، میں یہ کہوں گا کہ آپ پاکستان کے خلاف کوئی جارحیت کرنے کی غلطی نہ کریں۔ اس سے پہلے آپ نے پاکستان کے خلاف جارحیت کی تو آپ کو منہ توڑ جواب دیا گیا اور آج بھی اللہ تعالی کے فضل سے پاکستان کے پاس وہ تمام صلاحیت موجود ہے کہ آپ کو اس سے بھی زیادہ سخت جواب دیا جائے گا۔ اس موقع پر حکومت کے ہر فورم سے چاہے وہ Prime Minister, Deputy Prime Minister, Defence Minister, Law Minister or Information Minister ہوں، سب پر پاکستان کا مقدمہ اور اس کا مؤقف پیش کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی کے فضل سے پوری دنیا نے پاکستان کے مؤقف کو تسلیم کیا ہے۔ ہمارے دفاع رکھنے کی جو صلاحیت ہے اور اگر میڈیا سے کسی طرح کی جارحیت ہوتی ہے تو پھر بھی اس مؤقف کو سامنے تسلیم کیا گیا ہے۔ میں آخر میں آپ کو ایک دفعہ پھر یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم بحیثیت قوم متحد ہیں، اپنی مسلح افواج کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان شاء اللہ تعالی ہم اپنے وطن کے چپے، چپے کا اپنے خون کے آخری قطرے تک دفاع کریں گے۔ میں اپنی تقریر کا اختتام ایک شعر سے کروں گا کہ

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستان والو تمہاری داستان تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : بہت خوب۔ شکریہ۔ جی قائد ایوان جناب محترم محمد اسحاق ڈار صاحب۔

Senator Mohammad Ishaq Dar, Leader of the House

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان) : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمد و نصلی علی رسول الکریم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے تمام سینیٹ کے ممبران کا بالخصوص Leader of the Opposition کا اور جو ساتھی opposition benches پر بیٹھے ہیں، میں ان سب کو

unity کروں گا اور دل کی گہرائیوں سے ان کا شکریہ ادا کروں گا کہ یہ جو ایک appreciate
National Security Committee ہوئی ہے، جس طرح کہ demonstrate
میں civil and military leadership نے ایک دفعہ پھر ایک page پر ہونے کا دنیا کو
ایک clear message دیا، اسی طرح federation کی نمائندگی کرتا ہوا یہ ایوان جس میں
تمام صوبوں اور federal area کی نمائندگی ہے، یہ ایوان جو federation کی علامت ہے،
اس نے بھی بڑے candid طریقے سے اور بڑے strong الفاظ میں ایک قرارداد کے ذریعے دنیا
کو بھی پیغام دیا۔ اس قرارداد کو finalize کرنے میں میں ایک بار پھر تمام جتنے پارلیمانی لیڈرز ہیں،
اس ایوان میں جتنی جماعتیں ہیں اور بالخصوص Leader of the Opposition and
Law Minister کا، شیری رحمان صاحبہ اور جتنے بھی ساتھی تھے، سب کا شکریہ ادا کروں گا کہ ہم
نے کھل کر حکومت اور Foreign Ministry کی طرف سے جو draft بنایا، اس پر افہام و تفہیم
کے ذریعے ہر ایک نے اپنا حصہ ڈالا اور اسے ایک comprehensive message بنا کر تمام
کے behalf پر میں نے ایوان میں پیش کیا اور اسے unanimously پاس کیا گیا۔ میں سمجھتا
ہوں کہ یہ ایک بہت ہی قابل تعریف بات ہے اور یہ تاریخ میں لکھا جائے گا کہ یہ اس ایوان کی
performance تھی جو ہونی چاہیے اور جب بھی ضرورت ہوتی ہے تو وہ ہوتی بھی ہے الحمدللہ۔

میں دوسرے نمبر پر اپنے تمام ساتھیوں کا جو میرے دائیں یا بائیں طرف ہیں، جنہوں نے
اپنے، اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کیا میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جہاں قومی
سلامتی کا مسئلہ آیا تو سیاست کو سب نے ایک طرف رکھ کر ملک کی اور اپنے صوبوں کی اپنی اپنی نمائندگی
کرتے ہوئے ایک بڑا مفصل، بڑا comprehensive اور بڑا unambiguous
message دیا کہ جب ملکی سلامتی کی بات ہوگی تو ہم سب اللہ کے فضل و کرم سے ایک ہیں۔ میں
تفصیل میں جائے بغیر جو کچھ ہوا تھا، وہ میں نے اس ایوان میں قرارداد پیش کرتے ہوئے اُس وقت تک
کی تفصیل پیش کر دی تھی اور ریکارڈ پر بھی ہے لیکن اس قرارداد کے منظور ہونے سے اب تک کیا کیا
ہے، وہ میں briefly اپنے ساتھیوں کے ساتھ share کر لیتا ہوں۔ اس وقت تک ہم نے سعودی
عرب، متحدہ امارات، قطر، چین، United Kingdom, ترکی، آذربائیجان، کویت، بحرین
اور ہنگری، ان ممالک کے وزراء خارجہ کے ساتھ ماسوائے قطر کے، جن کے وزیراعظم کے ساتھ میری

بات ہوئی اور ایک دو ممالک ہیں جہاں ڈپٹی وزراءِ اعظم ہیں، مثلاً متحدہ امارات میں ڈپٹی وزیرِ اعظم بھی ہیں، یہ ہمارے بڑے قریبی اور بڑے دوست ممالک ہیں، ان کو میں نے ذاتی طور پر I walked them through, what happened, India کی psyche, انڈیا کی تاریخ اور اس کے ساتھ ساتھ جو ہمارے خدشات ہیں کہ انڈیا کے کیا عزائم possible ہو سکتے ہیں in the light of past history, پلوامہ ہوا تو Article 370 کو ختم کر دیا گیا۔ Illegally Indian Occupied Jammu and Kashmir کو Union Territory کا حصہ بنا دیا گیا۔ اس مرتبہ ہماری سوچ یہ ہے کہ شاید کیونکہ یہ دو اڑھائی سال سے لگے ہوئے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ کچھ حالات تبدیل ہو گئے ہیں، کبھی کچھ، Treaty binding ہوتی ہے۔ وہ حالات تبدیل ہونے سے ختم نہیں ہو سکتی۔ اس پر لکھا ہے کہ نہ یہ ختم ہو سکتی ہے اور نہ یہ تبدیل ہو سکتی ہے unless کہ دونوں پارٹیاں اس پر اتفاق کریں۔ مجھے اس پر شک ہے اور اکثر لوگوں کو اس پر شک ہے کہ شاید اس معاہدے کو ختم کرنے کے لیے یہ تمام ڈرامہ رچایا گیا لیکن obviously ہمارے پاس یہ ثبوت نہیں ہے کہ انہوں نے ڈرامہ رچایا، جیسے ہم کہتے ہیں کہ پاکستان کا اس میں الحمدللہ کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ ہم بالکل confidence کے ساتھ یہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔

ایک لمبی لسٹ ہے، کچھ ممالک بات کرنے کے لیے خود رابطہ کر رہے ہیں، کچھ کو ہم نے message دیے ہیں۔ جو جو available ہوتے جا رہے ہیں، ان کے ساتھ تفصیل سے گفتگو ہو رہی ہے، ان کو share کیا جا رہا ہے، ان کو اعتماد میں لیا جا رہا ہے۔ جو میں نے عرض کیا تھا کہ ہم کریں گے اور اب تک جو progress ہے، وہ میں نے share کی ہے۔ آپ نے دیکھا کہ ہم اسے ایک بڑے brief, abridged form میں جو گفتگو ہوتی ہے، اسے وزارت خارجہ کے twitter handle کے ذریعے قوم کے ساتھ share کر رہے ہیں۔ اسے میڈیا کو distribute کیا جاتا ہے تاکہ قوم کو پتا چلے کہ کس کے ساتھ بات ہو رہی ہے اور کیا بات ہو رہی ہے۔ اس کا جو main crux, خلاصہ ہوتا ہے، وہ ہم ساتھ ساتھ share کر رہے ہیں۔

چین اور ترکیہ نے بڑا ایک clear stance لیا ہے۔ چین سے اتوار کو میری بات ہوئی۔ چین کے وزیر خارجہ BRICS کی میٹنگ کے لیے برازیل جا رہے تھے اور اس وقت قازقستان

میں تھے۔ان سے بڑی تفصیل سے بات ہوئی،I walked him through اورانہوں نے بالکل all weather friend دی assurance ہونے کے ناطے،brotherhood کے ناطے،iron-clad brother ہونے کے ناطے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ انہوں نے یہ بالکل کہا،اس کا مطلب ہے کہ دنیا دیکھ رہی ہے کہ یہ ایوان بھی کیا کر رہا ہے، کہ اس حوالے سے آپ متحد ہیں اور یہ وقت کی ضرورت ہے۔

چین کی statement کل ان کے وزارت خارجہ سے issue ہو چکی ہے۔ وہ بالکل پاکستان میں بھی چھپی ہے۔ انہوں نے categorically کہا ہے، ہمارے ان کے ساتھ دہائیوں کے تعلقات کو انہوں نے reiterate کیا ہے۔

جناب چیئرمین! ترکیہ کے حوالے سے بھی ان کے وزیر خارجہ اور میری بات ہوئی، وہ اس وقت قطر fly کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں بتائیں کہ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہم تمام چیزوں کو دیکھ رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے، میں نے کہا کہ پہلے دن ہم نے فوری جو reaction دیا اور record پر موجود ہے۔ میں نے کہا تھا کہ tit for tat کریں گے۔ جو اس نے کیا ہے، وہ اس کے ساتھ ضرور کریں گے۔ میں نے کہا کہ جو ہماری reports ہیں، جو ہماری feedback ہے اور جو ہماری intelligence input ہے، وہ indicate کرتی ہے کہ یہ کوئی escalatory move کو بھی consider کر رہے ہیں تو میں نے کہا دوست ہونے کے ناطے یہ آپ کی ذمہ داری ہے، ہم پہل نہیں کریں گے لیکن اگر کسی نے کیا، اگر انڈیا نے یہ کام کیا تو اس مرتبہ tit for tat نہیں ہوگا، اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے گا، ان شاء اللہ۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: اسی طرح جناب چیئرمین! Diplomatic corps کا میں نے وعدہ کیا تھا، وہ تمام briefings ہو چکی ہیں۔ وزارت خارجہ کی سیکرٹری صاحبہ نے اور ہماری ٹیم نے ان کو بلا کر دفتر خارجہ میں پوری طرح تفصیل سے ان کو بھی walk through کیا ہے۔ آج جب میں ایوان میں آیا ہوں، تقریباً ساڑھے چھ بجے، آئی ایس پی آر evidence کے ساتھ قوم کو ایک بریفنگ دے رہا تھا تاکہ لوگ شواہد بھی دیکھیں۔ میں چونکہ یہاں پر تھا، میں نے نہیں دیکھا لیکن میرے علم میں تھا۔ ہمیں اس وقت اپنے آپ کو globally engage رکھنا ہے۔ انڈیا فیل ہو

گیا۔ یہ میں نہیں کہہ رہا، انڈیا کے اپنے سیاستدان کہہ رہے ہیں کہ انڈیا کوئی narrative بنانے میں اور کوئی ثبوت دینے میں فیل ہوگیا۔ آج میں نے خود دیکھی ہیں ان کے سینئیر سیاستدانوں کی tweets, وہ demand کر رہے ہیں کہ مودی صاحب resign کریں۔

ہماری سفارت کاری کی جو ذمہ داری ہے، اس کو نبھانا ہمارا قومی فریضہ ہے۔ اس House کی input کے لیے میں ان کا بے حد مشکور ہوں۔ Indus Waters Treaty جو ایک بہت ہی حساس معاملہ ہے۔ ان کا ایک خط 24 اپریل کو آیا۔ یہ واقعہ ہو چکا تھا۔ ایک خط آیا، میں نے آپ کو بتایا تھا کہ demarche میں Indus Waters Treaty کا ذکر نہیں ہے لیکن ایک خط آیا، اس میں لکھا گیا کہ حالات بدل چکے ہیں، جب Treaty ہوئی ہے، یہ ہوگیا ہے، وہ ہوگیا ہے and we will put it in abeyance یعنی میں نے جو کہا، جس کا شک تھا Indus Waters Treaty. 1965 کی جنگ میں Indus Waters Treaty معطل نہیں ہوئی، I mean put in abeyance نہیں ہوئی، یہ 1971 کی جنگ میں معطل نہیں ہوئی۔ یہ ایک نئی چیز ہے جو ہمیں لگتا ہے، جیسے میں نے کہا کہ اس وقت ہمارے پاس ثبوت نہیں ہیں کہ یہ واقعی ہے لیکن after all, analysis اسی کا نام ہے کہ بھائی! جب آپ نے پلوامہ کا ڈرامہ کیا اور پاکستان پر ثابت نہیں کر سکے تو اس میں نکلا کیا کہ آناً فاناً انہوں نے Article 370 کو ختم کیا اور اس کو ہڑپ کرنے کی کوشش کی۔ جو UN, OIC کی self-determination resolutions ہیں، ان کی آج بھی اسی طرح sanctity ہے۔ یک طرفہ ایسے فیصلے نہیں ہوتے اور نہ ہونے چاہییں۔ ہمیں اس پر شک ہے۔ شاید یہ جنگ ابھی چلے گی، let's see یہ چیز settle بھی ہو جاتی ہے۔ قومی سلامتی کمیٹی نے Indus Waters Treaty کے حوالے سے press release میں categorically, in writing کہہ دیا ہے which was the consensus feeling of entire membership of the National Security Committee under the Chairmanship of Prime Minister Shahbaz Sharif, that for us, it will tantamount to act of war. اگر آپ نے ہمارے پانی کے ساتھ کوئی گڑبڑ کی، یہ تو اب papers پر ہے تاکہ in abeyance وہی ہے تو پھر یہ ایک جنگ تصور ہوگی۔ کیونکہ یہ 240

million لوگوں کی lifeline ہے،ان کی زراعت۔ ظاہر ہے کہ پانی ہر ایک کی ایک بنیادی ضرورت ہے،اس لیےاس پر کوئیcompromise نہیں ہوگا۔

اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو ہم multiple چیزیں کر رہے ہیں۔ وزراء خارجہ کو،دوسرے ممالک کو update کر رہے ہیں۔ یہاں پر جتنی diplomatic corps ہیں، مختلف ممالک کے سفراء ہیں، ہائی کمشنرز ہیں، ان کو de-brief کر رہے ہیں، ان کو share کر رہے ہیں۔ آئی ایس پی آر کررہاہے۔ اسی طرح Indus Waters Treaty پر کل میں نےایک بڑی comprehensive inter-ministerial meeting کی جس میں تمام متعلقہ وزارتیں موجود تھیں، Stakeholders موجود تھے، Law Minister Sahib موجود تھے، Attorney Generals سب موجود تھے اور ان کو میں نے request کی چونکہ یہ lead water division کی ہے کہ 48 گھنٹے کے اندر ہمیں وہ ایک dozier بناکے دیں جو کہ ہم دنیا میں اپنےmissions کے ذریعے تمام حکومتوں کوآگاہ کریں گے کہ یہ کیا غیر قانونی اورTreaty کے جو جس میں کوئی provision نہیں ہے، یہ کیاکام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

تواس حوالے سے کل شام میں یہ meeting ہوئی ہے جناب چیئرمین! تو میں یہ بھی عرض کروں گا کہ اسی process میں الحمدللہ ہم اس وقت Security Council کے 01 January 2025 to 31 December 2026 تک۔ تو US نےایکpress release یہ وہاں،اس طرح کاواقعہ دنیا میں کہیں بھی ہو جہاں پر Jaffar Express پر بھی ہوا تو وہ ایک press release unanimous, there are 15 members, 5 are permanent, 10 are non-permanent and they are elected for 2 years, تو وہ ایکpress release انہوں نے اسی system کے تحت دی، مجھے کاپی بھی مل گئی۔ اس میں پاکستان کےbehalf پر میرے دواعتراضات تھے۔ ایک اس میں پہلگام لکھاہوا تھا صرف اور دوسرااس میں الزام ڈالاگیا تھا The Resistance Forum, یہ وہ forum ہے کہ جب سال 2019 میں اس کو غیر قانونی ہڑپ کیاگیا، جو ہم نہیں مانتے وہ بالکل غیر قانونی ہے۔ تواس کے

نتیجے میں جموں و کشمیر میں ایک forum بنا جس کا نام ہے The Resistance Front اور اس پر اس کو condemn کیا گیا، اس press release میں اس کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ جب میرے پاس آئی، میں نے دیکھا اور کہا کہ یہ acceptable نہیں ہے اور آپ کو پہلگام کے ساتھ لکھنا پڑے گا جموں و کشمیر، ہماری shuttling ہوئی۔ Obviously, یہ دن ایسے ہی ہیں کیونکہ time gap ہے ادھر New York میں۔ میں نے اپنے Ambassador Sahib کو جو ہمارے permanent representative ہیں آصف افتخار صاحب ان کو clear instructions دیں کہ آپ لکھ کر اس میں two amendments ڈال دیں کیونکہ consensus کے ساتھ یہ issue ہو سکتی ہے ورنہ یہ issue نہیں ہو سکتی ہے، ہم اس وقت تک نہیں کریں گے اور میں نے ان کو کہا بتائیں کہ دنیا میں لندن تین یا چار ہوں اور لندن میں کوئی واقعہ ہو جائے تو صرف لندن لکھیں گے یا اس کے ساتھ آگے یو کے لکھیں گے یا کینیڈا لکھیں گے یا یو ایس اے لکھیں گے یا آسٹریلیا لکھیں گے۔ یہ ایک جگہ ہے، لکھو نا! کیوں شرما رہے ہو جموں و کشمیر لکھنے میں۔

دوسرا میں نے کہا یہاں ہمیں evidence دکھائیں کہ یہ The Resistance Forum نے، TRF نے کیا ہے تو پھر ہم اس کو رہنے دیں گے یا ان کی ownership دکھا دیں۔ انہوں نے ایک میڈیا میں چلا بھی دیا کہ انہوں نے own بھی کر لیا، وہ جھوٹا تھا، یہ نہیں ہے۔ تو اس پر قریباً ہمارے ڈھائی دن لگے۔ We refused to budge in مجھے بڑے بڑے Capital سے کالیں آئیں کہ دیکھیں اس وقت یہ نہیں ہو سکتا Pakistan will not accept وہ کہتے ہیں آپ پر blame آئے گا press release نہیں ہوئی اتنا بڑا واقعہ ہوا، پھر Jaffar Express میں بھی یہ آئی تھی condemnation کی terrorist activity کو بھی condemn کیا گیا تھا، میں نے کہا کہ we are ready, so please you have to put in Jammu and Kashmir and you have to delete this TRM.

اللہ کے فضل و کرم سے جناب چیئرمین! پاکستان کو اور آپ یہ مبارک ہو کو کہ ہم نے وہ دونوں چیزیں کو amend کرکے وہ press release جاری ہوئی اور پاکستان کے موقف کو تسلیم کیا گیا۔ میں آپ کو بلکل categorically کہہ رہا ہوں اور اپنی تسلی ہونے کے بعد کہہ رہا

ہوں، ایسے واقعات میں ہم کئی لوگ جو اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں تیس تیس پینتیس پینتیس سال سے involved ہوتے رہے ہیں اور ہمیں ایک history کا پتا ہے، بلکل اپنے آپ کو مطمئن کرنے کے بعد اب کوئی ایک one in trillion chance ہو تو مجھے پتا نہیں ہے۔ I can now assure this house that الحمدللہ Pakistan کا اس واقعے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور یہ ایک وجہ ہے کہ جب اتوار کو وزیر اعظم شہباز شریف صاحب کاکول کی passing out parade پر گئے، تو انہوں نے اب دنیا کو offer کر دی کہ آؤ اور اِس کی independent and transparent inquiry کرو اور انڈیا کے پاس جو ثبوت ہیں، وہ بھی دے اور ہم بھی دیتے ہیں۔ تو خدانخواستہ اگر ہمارا دامن صاف نہ ہو تو اتنی بڑی offer نہیں کی جا سکتی۔

میں اس House کو، اپنے بھائیوں کو، بہنوں کو اور colleagues کو یہ assure کر رہا ہوں کہ یہ بالکل ایک self-made کوئی معاملہ ہے یا اگر کوئی واقعہ ہوا بھی ہے تو پھر ہمارا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ یہ نہیں ہے کہ دنیا میں کسی جگہ پر بھی کوئی خرابی ہو تو اُس کا مَورِدِ اِلزام ہمیں ٹھہرایا جائے۔ دیکھیں جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ انڈیا کا نہ صرف narrative ناکام ہوا ہے، الحمدللہ بائیس کو یہ ہوا تھا اور ایک ہفتے کے اندر، آج انتیس تاریخ ہے، آج majority of members جو Comity of Nations کے key members ہیں، وہ کہہ رہے ہیں اور دونوں کو appeal کر رہے ہیں کہ escalately move نہ کریں۔ یہ کسی کے حق میں نہیں ہے۔ خدانا خواستہ اگر وہ کریں گے لیکن ہم نے اپنا بتا دیا ہے۔ جن countries سے بات ہو رہی ہے میں اُن کو یہی کہتا ہوں کہ بھائی آپ اُن کو سمجھائیں، ہمیں تو سمجھانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ہم خواہ مخواہ میں retaliation کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ ہماری economy ابھی کچھ کھڑی ہوئی ہے اور ہم نے اِس کو آگے لے کر جانا ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ قوموں کی dignity and honour does not warrant کہ اگر کوئی escalately move ہوئی اور ہم خاموش بیٹھے رہیں گے۔ No, no way. پھر نفع نقصان نہیں آتا اُس صورت میں یا اُس situation میں تو یہ ہم نے اپنے تمام دوستوں اور ساتھیوں کو سمجھایا ہے and so far الحمدللہ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی position ہر بدلتے ہوئے گھنٹے کے ساتھ

دنیا میں بڑی clear ہو رہی ہے۔ وہ جو ایک impression اور Indian media نے جو پہلے اڑتالیس گھنٹوں میں جو ڈرامہ کیا تھا کہ بس یہ پاکستان کا کیا دھرا ہے اور اُس پر چڑھ دوڑو،
that situation is over. They have lost their game and rightly lost their game in terms of narrative, in terms of convincing the world
اور الحمد للہ ابھی situation بہت clear ہے۔ میں کوشش کروں گا ان شاءاللہ کہ آگے بھی جو progress ہو گی ان شاءاللہ جس طرح میں ابھی تک آپ کو progress دے رہا ہوں، میں اس House کو ساتھ ساتھ ایک مرتبہ پھر جو بھی کوئی developments ہوں گی آج کے بعد میں ان شاءاللہ share کروں گا۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی شکریہ. Leader of the House محترم محمد اسحاق ڈار صاحب نے conclude کیا۔ House of the Federation نے جس اتحاد، جس اتفاق، جس یک جہتی کا، جس unity کا مظاہرہ کیا ہے، جس میں تمام جماعتوں نے House of the Federation کو متحد کرنے میں حصہ لیا اور مختلف سیاسی جماعتوں کے تقریباً پینتیس عزت مآب ممبران نے حصہ لیا اور جس جذبے کے ساتھ، جس یک جہتی کے ساتھ اور جس شعور کے ساتھ قومی یک جہتی کا ایک strong پیغام دیا، یقیناً House of the Federation میں شامل تمام جماعتیں اور تمام Senators خراج تحسین کے مستحق ہیں اور اس یک جہتی پر، اس unity پر اور اِس قومی جذبے پر ہم اُن کو مبارک باد دیتے ہیں۔ اِس کے علاوہ ہمارے سپاہی سے لے کر Chief of Army Staff تک، تمام پارٹیوں کی leadership کا، تمام کارکنان کا اور پاکستان کے کروڑوں عوام کا، سینیٹ سے قومی یک جہتی پر خاص کر وزارت خارجہ نے، وزیر خارجہ نے، محمد اسحاق ڈار صاحب نے جس دانشمندی کے ساتھ، جس خلوص کے ساتھ اور جس حکمت کے ساتھ انہوں نے پاکستان کا جو case پیش کیا، اُس پر بھی پوری قوم کو ناز ہے اور House of the Federation بھی اِس پر وزیر خارجہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اُن کو مبارک باد پیش کرتا ہے۔ آئندہ بھی House of the Federation اِسی یک جہتی کے ساتھ قومی معاملات پر، اُس میں شامل تمام جماعتوں کے جو پارلیمانی لیڈران، بالخصوص Opposition Leader شبلی فراز صاحب اور سب نے بڑی دانش مندی کے ساتھ، یک جہتی کے ساتھ جو قومی cause کی یہاں پر

نمائندگی کی ہے، ہم اُن کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور مبارک باد پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں ان شاء اللہ آئندہ بھی یہی جذبہ اور یہی یک جہتی رہے گی۔ آخر میں دعاِخیر کرتے ہیں ایمل ولی صاحب سے۔۔۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: میں نے کہا کہ دعاِخیر کرلیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: یا اگلے session میں کرلیں، جیسے آپ کہتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں اگلے ہفتے مئی میں آرہا ہے، تیرہ یا پندرہ کو۔ یہ اچھا اقدام ہوگا اور یہ بڑے اچھے انداز میں conclude ہوگیا ہے۔

سینیٹر ایمل ولی خان: آپ کرنے دیں نا۔ میں اور بھی اچھا کرلیتا ہوں۔ میں اچھی بات کروں گا ان شاء اللہ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: اچھا چلیں۔ بہت شکریہ ایمل صاحب آپ کا بھی ایسے سوالات جو موجودہ اجلاس میں نہیں لیے گئے، وہ اگلے اجلاس کی کارروائی میں شامل کیے جائیں گے۔ اب میں صدرِ پاکستان سے موصول شدہ اعلانِ برخاستگی پڑھ کر سناتا ہوں۔

'دستورِ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل 54 کی
شق (1) کے تحت حاصل اختیارات کو بروئے کار لاتے
ہوئے، میں منگل 29 اپریل 2025ء کو کارروائی کے
اختتام پر سینیٹ کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی
کرتا ہوں۔ شکریہ'

دستخط/۔۔۔

(آصف علی زرداری)

صدرِ پاکستان

[The House was then prorogued sine die]